اُردُو

آٹھویں جماعت کے لیے

ناشر: ایلیٹ پبلیکیشنز
الکریم مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور 042-37233909, 37243055

ELITE PUBLICATIONS

CURRENT

سٹاکسٹ: چودھری غلام رسول اینڈ سنز
الکریم مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور 042-37233909, 37243055
Email: mails@cgras.com Web: www.cgras.com

CH. GHULAM RASUL & SONS LAHORE
Established in 1932

جملہ حقوق (کاپی رائٹ) بحق ناشر محفوظ ہیں۔

منظور کردہ: پنجاب کری کولم اتھارٹی، وحدت کالونی، لاہور۔ بمطابق قومی نصاب ۲۰۰۶ء اور نیشنل ٹیکسٹ بک اینڈ لرننگ میٹریلز پالیسی ۲۰۰۷ء
(مراسلہ نمبر: PCA/12/223 مؤرخہ: 21-12-2012)

مصنفین

پروفیسر ڈاکٹر عبدالعزیز ساحرؔ
چیئرمین، شعبۂ اُردو، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

ڈاکٹر محمد صالح طاہرؔ
سیکرٹری (فنڈز)، ایس اینڈ جی اے ڈی، حکومت پنجاب، لاہور

پروفیسر ڈاکٹر ضیاء الحسن
شعبۂ اُردو، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

پروفیسر شبانہ کنول
شعبۂ اُردو، فضائیہ انٹرمیڈیٹ کالج، منیر روڈ، لاہور کینٹ

پروفیسر اسد ایوب نیازی
شعبۂ اُردو، گورنمنٹ کالج آف سائنس، وحدت روڈ، لاہور

پروفیسر محمد نعیم بزمیؔ
شعبۂ اُردو، گورنمنٹ اسلامیہ کالج، سول لائنز، لاہور

مدیران

پروفیسر محمد نعیم بزمی

پروفیسر اسد ایوب نیازی

مسز شگفتہ حسنین ترمذی، سید صغیر الحسنین ترمذی (Writer SRM)
پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بُک بورڈ، لاہور

ڈیزائننگ: عامر خان، عدنان سعید

اراکین ریویو کمیٹی

- پروفیسر طارق حبیب — شعبۂ اُردو، سرگودھا یونیورسٹی، سرگودھا
- محمد زبیر منگلوری — سابق سینئر ماہر مضمون، خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ، پشاور
- پروفیسر ظفر الحق چشتی — صدر شعبۂ اُردو، گورنمنٹ دیال سنگھ کالج، لاہور
- پروفیسر ڈاکٹر عبدالخالق تنویر — سابق پرنسپل، گورنمنٹ کالج، ہارون آباد ضلع بہاولنگر
- محمد زبیر ساہی — ڈپٹی ڈائریکٹر (آپریشنز) لٹریسی ڈیپارٹمنٹ، الفلاح بلڈنگ، لاہور
- محمد عبداللہ — پرنسپل، اسلام آباد ماڈل سکول فار بوائز، ڈھوک پراچہ، اسلام آباد
- پروفیسر سیدہ افصح عابد — شعبۂ اُردو، گورنمنٹ کالج برائے خواتین، وحدت کالونی، لاہور
- عبدالمعبود عابد اللہ — گورنمنٹ پائلٹ سیکنڈری سکول، وحدت روڈ، لاہور
- سرفراز احمد فتیانہ — ماہر مضمون اُردو، پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور
- ڈاکٹر محمد سہیل سرور — ڈپٹی ڈائریکٹر، شعبۂ نصاب، پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور / ڈیسک آفیسر، پنجاب کری کولم اتھارٹی، وحدت کالونی، لاہور

تیار کردہ: ایلیٹ پبلی کیشنز، الکریم مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور
042-37233909
042-37243055

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

حُسنِ ترتیب

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱	حمد (نظم)	۱
۲	نعت (نظم)	۷
۳	دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو	۱۱
۴	پاکستان کے چند اہم تہوار	۱۹
۵	ہمارے وطن کا نشان (نظم)	۲۷
۶	خون کا بدلہ	۳۲
۷	شہری دفاع	۴۰
۸	ریل کا سفر (نظم)	۴۹
۹	لانس نائیک لال حسین شہید	۵۵
۱۰	ہاکی	۶۰
۱۱	دریا کی کہانی (نظم)	۶۶
۱۲	پاکستان کے موسم	۷۲
۱۳	حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ	۷۷
۱۴	ادب کی اہمیت	۸۵
۱۵	مِل کے رہو (نظم)	۹۱
۱۶	مِلّی وحدت	۹۷
۱۷	مثالی طالبِ علم	۱۰۳
۱۸	تفریح کی اہمیت	۱۰۹
۱۹	اپنا پرچم ایک (نظم)	۱۱۴
۲۰	خدا اِس وقت یہ چاہتا ہے کہ۔۔۔	۱۱۸
۲۱	خواتین کا مقام اور ان کے حقوق	۱۲۷
۲۲	گرلز گائیڈ	۱۳۴
۲۳	لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ (نظم)	۱۴۱
۲۴	مناظرِ پاکستان	۱۴۶
۲۵	ریل کہانی	۱۵۳
۲۶	آ گہی	۱۶۰
۲۷	ننھا مجاہد اعتزاز حسن (شہید)	۱۶۷
۲۸	فرہنگ	۱۷۲

حمد

تدریسی مقاصد

اِس حمد کی تدریس کے بعد طلبہ اِس قابل ہو جائیں گے کہ:

۱۔ بطورِ صنفِ شاعری حمد سے متعارف ہوں اور شاعری میں مُخمّس کی ہیئت سے رُوشناس ہوں۔
۲۔ توحید کے تصوُّر سے آگاہ ہوں۔
۳۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور قدرتِ کاملہ کو سمجھیں، نیز یہ کہ اللہ ہی کی ذات بہترین سہارا ہے۔
۴۔ قافیے اور ردیف کے اِستعمال اور ردیف وقوافی کی خوب صورتی سے آگاہ ہوں۔

خاص الفاظ

اوسان ، اصلا ، خوف وخطر ، سنّاٹا ، پُر ہول
بیاباں ، لیک ، سَحَر ، مَرگھٹ ، گھُپ اندھیرا

ہے ہمیشہ مِری خُدا پہ نظر
رات ہو ، دن ہو، شام ہو کہ سَحَر
نہ اُجالے میں ہے کسی کا ڈر
نہ اندھیرے میں کوئی خوف و خطر
کیونکہ میرا خُدا ہے میرے ساتھ

شام کا وقت یا سویرا ہو
چاندنی ہو کہ گھُپ اندھیرا ہو
مِینہ نے، آندھی نے، مجھ کو گھیرا ہو
لیک پُر ہَول، دل نہ میرا ہو
کیونکہ میرا خُدا ہے میرے ساتھ

جبکہ طوفان کا ہو سنّاٹا
سخت اندھیاؤ کا چلے جھونکا
جڑ سے پیڑوں کو دے اُکھیڑ ہَوا
میرے دل میں نہ خوف ہو اصلا
کیونکہ میرا خُدا ہے میرے ساتھ

ٹُوٹ کر آسمان سے تارے
شب کو گِرتے ہیں جیسے انگارے
وہم کرتے ہیں لوگ بے چارے
میں نہ گھبراؤں خوف کے مارے
کیونکہ میرا خُدا ہے میرے ساتھ

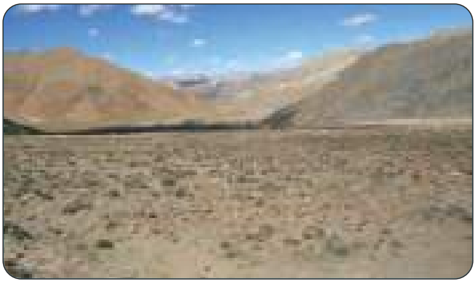

میرے رستے میں ہو اگر میداں
یا پُرانا کوئی کھنڈر سُنساں
کوئی مَرگھٹ ہو یا ہو قبرستاں
نہ خطا ہوں وہاں میرے اوساں
کیونکہ میرا خُدا ہے میرے ساتھ

ہو بیابان میں گُزر میرا
یا سمندر پہ ہو سفر میرا
دُور رہ جائے مجھ سے گھر میرا
رہے پھر بھی قوی جِگر میرا
کیونکہ میرا خُدا ہے میرے ساتھ

(اسمٰعیل میرٹھی)

مشق

۱ ''حمد'' کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) کون سے عمل کے ہونے پر لوگ وہم کرتے ہیں؟
(ب) کن حالات میں شاعر کا جگر قوی رہتا ہے؟
(ج) شاعر کو کسی بھی چیز کا خوف کیوں نہیں ہے؟
(د) خوف زدہ کرنے والے مقامات کون سے ہیں؟
(ہ) اِس حمد کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ کے ذہن میں پہلا خیال کیا پیدا ہوتا ہے؟

۲ 'حمد' میں سے لیے گئے درج ذیل الفاظ کی مدد سے جملے مکمل کریں:

وہم	مرگھٹ	گھپ اندھیرا	سنّاٹا	مینہ
قوی	سحر	انگارے	خوف وخطر	

(i) اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہمارا دل............رہتا ہے۔
(ii) اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے سے ہر قسم کے............وگمان ختم ہوجاتے ہیں۔
(iii) طوفان کا شور ہو یا اس کے تھمنے کے بعد کا............اللہ تعالیٰ ہر صورت میں ہمارے ساتھ ہوتا ہے۔
(iv) قبرستان اور............مُردوں کو دفنانے یا جلانے کا مقام ہیں۔
(v) رات کو طوفان آنے پر ہر طرف............چھا گیا۔
(vi) اللہ تعالیٰ کی ہر جگہ موجودگی کے احساس سے ہم بلا............اپنی منزل کی طرف بڑھ سکتے ہیں۔
(vii) آسمان سے تارے ٹوٹ کر ایسے گرتے ہیں جیسے ....۔
(viii) رات ختم ہوتی ہے اور............کے وقت اللہ کے ذکر سے فضائیں گونج اُٹھتی ہیں۔
(ix) بارش کا دوسرا نام............بھی ہے۔

(ب) دیئے گئے الفاظ میں سے مناسب لفظ کا انتخاب کر کے خالی جگہ پر کریں۔

(i) خوف کی وجہ سے کسی کے بھی اوسان ....ہو سکتے ہیں۔ (گُم، خطا)

(ii) حمد میں شاعر نے تارے، کو............ سے تشبیہہ دی ہے۔ (انگارے، شرارے)

(iii) اللہ کی یاد سے ہمارا دل............ رہتا ہے۔ (پر ہول، قوی)

(iv) رات ہو دن ہو، شام ہو کہ سحر سے مراد ہے............ (ہر دن، ہر وقت)

(v) شام کا متضاد لفظ............ ہے۔ (رات، سویرا)

(vi) حمد میں درخت کا مترادف لفظ............ استعمال کیا گیا ہے (شجر، پیڑ)

(vii) کھنڈر، مرگھٹ، قبرستان............ کی علامت کے طور پر پیش کیے گئے ہیں۔ (تنہائی، موت)

(viii) ہم کسی قسم کے خوف میں مبتلا نہیں ہوتے کیونکہ ہمارا............ ہمارے ساتھ ہوتا ہے۔ (دوست، خدا)

(ix) مسجد میں چاندنی کا متضاد لفظ............ بیان کیا گیا ہے۔ (گھپ اندھیرا، سحر)

(x) حمد میں............ کی تعریف کی گئی ہے۔ (اللہ تعالیٰ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم)

۳ ''حمد'' کے مطابق مناسب الفاظ کی مدد سے مصرعے مکمل کریں:

(الف) رہے پھر بھی قوی .... میرا

(ب) کیوں کہ میرا خدا ہے .... ساتھ

(ج) شب کو گرتے ہیں جیسے ....

(د) یا پرانا کوئی .... سنسان

(ہ) .... کرتے ہیں لوگ بے چارے

۴ ”حمد“ کے مطابق کالم: الف میں دیے گئے الفاظ کو کالم: ب کے متعلقہ الفاظ سے ملائیں:

کالم (الف)	کالم (ب)
سفر	کھنڈر
چاندنی	مَرگھٹ
پرانا	سمندر
قبرستان	انگارے
شب	شام
آسمان	تارے
سَحَر	گُھپ اندھیرا

۵ اس نظم کے کون کون سے بند میں ردیف استعمال ہوئی ہے؟ اُن کی نشان دہی کریں۔

۶ درج ذیل الفاظ کے معنی لُغت میں سے تلاش کر کے لکھیں:

سَحَر، مَرگَھٹ، بیاباں، قوی، پُرہَول، سُنسان

۷ درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیں اور اُنھیں جملوں میں استعمال کریں:

سنسان، شب، اندھیرا، سفر، قوی، پُرہول

۸ اِعراب کی مدد سے تلفُّظ واضح کریں:

حمد، نظر، سنسان، اجالا، سمندر، سحر، پرہول

۹ درج ذیل الفاظ میں سے مذکر اور مؤنث الگ الگ کر کے لکھیں:

سمندر، شام، جڑ، وہم، مرگھٹ، آندھی، اندھیرا، آسمان

۱۰ درج ذیل الفاظ کی جمع لکھیں:

جھونکا، رات، تارا، خطا، انگارا

۱۱ ''گزر'' اور ''سفر'' ہم آواز الفاظ ہیں۔ ان کو ''ہم قافیہ'' الفاظ بھی کہا جاتا ہے۔ آپ درج ذیل الفاظ کے ہم قافیہ الفاظ لکھیں:

الفاظ	ہم قافیہ الفاظ
سحر	
تارے	
میدان	
ہوا	
شام	

۱۲ اس ''حمد'' کا مرکزی خیال تحریر کریں۔

سرگرمیاں

۱۔ طلبہ نظم خوانی کی مشق کے لیے یہ حمد درست تلفّظ اور زیر و بم کے ساتھ پڑھیں۔

۲۔ طلبہ اپنی کاپی پر اللہ تعالیٰ کے کوئی سے پانچ صفاتی نام خوش خط تحریر کریں اور ان کے معنی بھی لکھیں۔

۳۔ طلبہ کسی شاعر کی معروف حمد رنگین چارٹ پر خوش خط تحریر کریں اور اسے جماعت کے کمرے میں نمایاں جگہ پر آویزاں کریں۔

برائے اساتذہ

۱۔ طلبہ کو یہ بتائیں کہ حمد ایسی نظم ہوتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف و توصیف بیان کی گئی ہو۔

۲۔ اس حمد کے علاوہ کسی اور شاعر کی کوئی حمد طلبہ کو سنائیں اور انھیں تلقین کریں کہ وہ اسے اپنی کاپی میں لکھیں۔

۳۔ طلبہ کو اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات، خاص طور پر آیۃ الکرسی کے حوالے سے بتائیں۔

نعت

تدریسی مقاصد

اِس نعت کی تدریس کے بعد طلبہ اِس قابل ہو جائیں گے کہ:

۱۔ بطورِ صنفِ شاعری نعت سے روشناس ہوسکیں۔

۲۔ دِلوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی محبت اُجاگر کرسکیں۔

۳۔ پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے پیغام سے آگاہ ہوسکیں۔

خاص الفاظ

بزمِ کونین — شمعِ توحید — ناخُدا — چشمِ بیدار — اَسرارِ خُدائی — اُمنڈنا — راہ دکھانا — قافلے — پار لگانا

بزمِ کونین سجانے کے لیے آپؐ آئے
شمعِ توحید جلانے کے لیے آپؐ آئے

ایک پیغام جو ہر دل میں اُجالا کردے
ساری دُنیا کو سُنانے کے لیے آپؐ آئے

ایک مُدّت سے بھٹکتے ہوئے انسانوں کو
ایک مرکز پہ بُلانے کے لیے آپؐ آئے

ناخُدا بن کے اُمنڈتے ہوئے طوفانوں میں
کشتیاں پار لگانے کے لیے آپؐ آئے

قافلے والے بھٹک جائیں نہ منزل سے کہیں
دُور تک راہ دکھانے کے لیے آپؐ آئے

چشمِ بیدار کو اَسرارِ خدائی بخشے
سونے والوں کو جگانے کے لیے آپؐ آئے

(ساغرصدیقی)

مشق

۱ ''نعت'' کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) شمعِ توحید جلانے سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

(ب) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کون سا پیغام سنانے کے لیے آئے؟

(ج) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کون سی بزم سجانے کے لیے تشریف لائے؟

(د) آخری شعر میں ''سونے والوں کو جگانا'' کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ بتائیں کہ ان کا کیا مطلب ہے؟

۲ (ا) 'نعت' میں سے لیے گئے درج ذیل الفاظ کی مدد سے جملے مکمل کریں:

کونین	اجالا	بھٹک	بیدار
بزم	توحید	ناخدا	امنڈتے

(i) طوفانوں میں گھیرے ہوئے انسانوں کی کشتی کے .... ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو کہا گیا ہے۔

(ii) جہالت کی تاریکی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی تعلیمات علم کا .... بن کر آئیں۔

(iii) بتوں کی پوجا کرنے والے کے سامنے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے شمع .... جلائی۔

(iv) نعت میں محفل کا مترادف لفظ .... لکھا گیا ہے۔

(v) نعت میں دنیا و آخرت یا دونوں جہانوں کے لیے لفظ .... بتایا گیا ہے۔

(vi) اسلامی تعلیمات سے فیض یاب ہونے کے لیے ہر مسلمان کی چشم............تیار رہتی تھی۔

(vii) ہم درست راہ سے............جائیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کی تعلیمات سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔

(viii) جہالت کے دور میں مشکلات کے طوفان............ہوئے آتے تھے۔

(ب) دیئے گئے الفاظ میں سے مناسب لفظ کا انتخاب کر کے خالی جگہ پر کریں۔

(i) اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا پیغام اور............ایک ہی مفہوم واضح کرتے ہیں۔(شمع توحید، شمع ہدایت)

(ii) بزمِ کونین سے مراد............کی زندگی ہے۔(دنیا، دنیا و آخرت)

(iii) ایک پیغام سے شاعر کی مراد ہے............(قرآنی تعلیمات، صرف ایک بات)

۳ ''نعت'' کے مطابق مناسب لفظ کی مدد سے مصرع مکمل کریں:

(الف) شمعِ................جلانے کے لیے آپؐ آئے

(ب) .... بن کے اُمنڈتے ہوئے طوفانوں میں

(ج) دُور تک .... دکھانے کے لیے آپؐ آئے

(د) ایک .... جو ہر دل میں اُجالا کر دے

(ہ) قافلے والے بھٹک جائیں نہ................ سے کہیں

۴ درج ذیل الفاظ کی جمع لکھیں:

کشتی، منزل، طوفان، قافلہ، مرکز

۵ درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے:

توحید، قافلہ، پیغام، مُدّت، منزل

۶ درج ذیل الفاظ میں سے مذکّر اور مؤنّث الگ الگ لکھیں:

پیغام، مرکز، شمع، بزم، قافلہ، منزل

۷ اس نعت کا خلاصہ اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

۸ نیچے دیے گئے الفاظ کو ان کے متضاد الفاظ سے ملائیں:

اُجالا	جلانا	دُور	سونا	توحید	دُنیا
نزدیک	جاگنا	بُجھانا	اندھیرا	آخرت	شرک

۹ اِعراب کی مدد سے تلفُّظ واضح کریں:

مدت، بزمِ کونین، شمعِ توحید، دور، اسرار

۱۰ نعت کے درج ذیل شعر میں ''مرکز'' سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

ایک مدّت سے بھٹکتے ہوئے انسانوں کو
ایک مرکز پہ بُلانے کے لیے آپؐ آئے

سرگرمیاں

۱۔ خوش الحان طلبہ ترنّم کے ساتھ نعت پڑھنے کا مقابلہ کریں۔

۲۔ جماعت کے تمام طلبہ یہ نعت چارٹ پر خوش خط لکھیں اور سب سے زیادہ خوب صورت چارٹ جماعت کے کمرے میں نمایاں مقام پر آویزاں کیا جائے۔

۳۔ اس نعت کا جو شعر آپ کو سب سے زیادہ پسند ہو، اسے خوش خط اپنی کاپی پر لکھیں۔

برائے اساتذہ

۱۔ طلبہ کو بتائیں کہ نعت ایسی نظم ہوتی ہے، جس میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی ثنا اور اوصاف بیان کیے گئے ہوں اور یہ کہ نعتِ پاک حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے زمانۂ مبارکہ ہی سے لکھی جا رہی ہے۔

۲۔ حمد اور نعت میں جو بنیادی فرق ہے، طلبہ کو اُس سے آگاہ کیا جائے۔

۳۔ یومِ ولادتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی نسبت سے ربیع الاوّل کے مہینے میں ایک تقریب کا اہتمام کریں اور طلبہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی زندگی اور تعلیمات سے متعلّق سوال و جواب کا مقابلہ کرائیں۔

۴۔ طلبہ کو نعتِ پاک پڑھنے کے آداب سے آشنا کریں۔

دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو

تدریسی مقاصد

اِس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اِس قابل ہو جائیں گے کہ:

۱۔ آدابِ معاشرت اور حسنِ سلوک کے مفہوم سے آگاہ ہوسکیں۔
۲۔ محبت، اُخُوّت، اِیثار، قربانی، سخاوت اور ہم دردی کی اَہمیّت سے رُوشناس ہوسکیں۔
۳۔ اِسلامی روایات سے آگاہ ہوتے ہوئے، احترامِ اِنسانیت کی طرف راغب ہوں۔
۴۔ مخلوقِ خدا کے ساتھ نیک برتاؤ کے جذبات خود میں اُجاگر کر پائیں۔
۵۔ محاورے کے مفہوم اور استعمال سے آشنا ہوں۔

خاص الفاظ

اشرفُ المخلوقات	تمنّا اُٹھنا	اپاہج	بدرجہ اَتَم	ذُوالنُّورَین
غنی	کرّ و بیاں	دارِفانی	گہوارہ	نظیر
نچھاور کرنا	نزع	مربُوط	خُوشنُودی	خوش گوار

کرو مہربانی تم اہلِ زمیں پر
خدا مہرباں ہو گا عرشِ بریں پر

اپنے لیے تو جانور اور پرندے بھی جیتے ہیں۔ ہم اشرفُ المخلوقات ہیں اور ہمارا فرض ہے کہ دوسروں کے زیادہ سے زیادہ کام آئیں۔ درحقیقت مخلوقِ خدا کے کام آنے میں ہی زندگی کا اصل مزہ ہے۔

خوش گوار اور پُرسکون زندگی بسر کرنے کے لیے ضروری ہے کہ افرادِ معاشرہ میں حسنِ سلوک، سخاوت اور ایثار کے جذبات بدرجہ اَتَم موجود ہوں۔ ایسا معاشرہ، جس میں ہر انسان دوسرے کی ضروریات کا خیال رکھے، اس زنجیر کی مانند ہوتا ہے جس کی کڑیاں باہم مربوط ہوتی ہیں۔ بصورتِ دیگر معاشرے کا شیرازہ بکھر جاتا ہے۔ ایک دوسرے کے دُکھ درد کو محسوس کرنا اور اس کا مداوا کرنا ایسا فعل ہے جو انسان کو فرشتوں سے بلند اور ممتاز کرتا ہے۔

میر دردؔ کے بقول:

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ اطاعت کے لیے کچھ کم نہ تھے کرّ وبیاں

مسلمانوں کی تاریخ، آدابِ معاشرت کے مختلف پہلوؤں مثلاً ہمدردی، سخاوت، محبت، اخوت، ایثار، حسنِ سلوک اور احترامِ انسانیت وغیرہ کی روشن مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ اللّٰہ رَبُّ العزّت نے انسان کی فطرت میں محبت و ہمدردی کا جذبہ رکھا ہے۔ بعض لوگوں میں یہ جذبہ دوسروں کی نسبت زیادہ ہوتا ہے اور وہ فطری طور پر خلوصِ نیّت سے زندگی میں قدم قدم پر اس کا بھرپور اظہار بھی کرتے ہیں۔

مدینہ منوّرہ میں خشک سالی کا دور دورہ ہے۔ لوگ شدید قحط میں مبتلا ہیں۔ اسی دوران ملکِ شام سے غلّے سے لدے ہوئے ایک ہزار اُونٹ قطار در قطار مدینے کی حدود میں داخل ہوتے ہیں۔ مدینہ منوّرہ کے تاجروں کے چہرے خوشی سے تمتما اٹھتے ہیں اور ان کے دلوں میں خوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ اُن سب کی یہ خواہش ہے کہ یہ غلّہ خرید لیا جائے اور پھر مُنھ مانگے داموں فروخت کر کے زیادہ سے زیادہ نفع کمایا جائے۔ یہ غلّے کے اُونٹ حضرت عثمان ذُوالنّورَین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہیں، جن کا شمار مدینے کے بڑے تاجروں میں ہوتا ہے۔ مدینے کا ہر تاجر آپؓ کے پاس دوڑا آتا ہے تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ غلّہ خرید لے اور خوب نفع کمائے۔ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر ایک سے باری باری پوچھتے ہیں کہ وہ کتنا منافع دے گا؟ ہر ایک آپؓ کو دوگنا نفع دینے کی پیش کش کرتا ہے۔ اس پر آپؓ کہتے ہیں کہ یہ بہت ہی کم ہے، مجھے اس سے زیادہ نفع مل رہا ہے۔ سبھی تاجر حیران ہیں کہ اس قدر منافع کون دے رہا ہے؟ وہ حیران ہو کر آپؓ سے پوچھتے ہیں کہ ہم سے پہلے نہ تو کوئی اِدھر آیا اور نہ ہی ہم نے کسی کو آتے دیکھا۔ آخر وہ کون ہے جو آپؓ کو اس سے بھی زیادہ نفع دے رہا ہے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ وہ میرا اللہ ہے جس نے مجھ سے وعدہ کر رکھا ہے، وہ ایک کے بدلے میں دس دے گا۔ یہ جواب سُن کر مدینے کے تاجر لاجواب ہو جاتے ہیں۔ انسانی تاریخ میں غنی کے نام سے پہچانی جانے والی اس ہستی نے اُسی وقت وہ سارا غلہ اللہ کی راہ میں غریبوں اور مسکینوں میں تقسیم کر دیا۔ اس ایثار، حُسنِ سُلوک اور سخاوت کی کوئی اور مثال کم ہی دستیاب ہوگی۔

اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ صحابہ کرامؓ نے ہر آڑے وقت میں اپنے بھائیوں کی مدد کی اور اُن کی ضرورت کو اپنی ضرورت پر ترجیح دی۔ غزوۂ تبوک کے موقع پر جب رسول اللہ خاتم النّبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے صحابہ کرامؓ کو خدا

کی راہ میں مال و دولت دینے کا کہا تو حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فوراً اپنا آدھا مال راہِ خدا میں پیش کر دیا جب کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو سخاوت کی بے مثل تاریخ رقم کر دی۔ اُنھوں نے اپنے گھر کا سارا سامان لا کر رحمتِ دو عالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے قدموں میں ڈھیر کر دیا۔ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے جب ان سے پوچھا کہ اے ابوبکرؓ! گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟ تو انھوں نے عرض کیا: **اللّٰہ اور اللّٰہ کا** رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم۔ صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اِس عمل کی ترجمانی علامہ محمد اقبالؒ یوں کرتے ہیں:

پروانے کو چراغ ہے، بُلبُل کو پھول بس
صدیقؓ کے لیے ہے خدا کا رسولؐ بس

جنگِ یرمُوک میں زخموں سے چُور ایک زخمی کو جب ایک شخص پانی پلانے لگا تو اس نے قریب کراہتے ہوئے دوسرے زخمی کو پانی پلانے کا کہا۔ جب پانی پلانے والا دوسرے زخمی کے پاس گیا تو اس نے تیسرے زخمی کو پانی پلانے کا اشارہ کر دیا۔ تیسرے زخمی تک جب پانی پہنچا تو وہ اس اثنا میں شہید ہو چکے تھے۔ پانی پلانے والا واپس دوسرے زخمی کے پاس آیا تو ان کی روح بھی پرواز کر چکی تھی۔ جب پہلے زخمی کے پاس آیا تو وہ بھی دارِ فانی سے کوچ کر گئے تھے۔

نزع کے عالم اور شدید زخمی حالت میں بھی صحابہ کرام رضوانُ اللہ عنھم اجمعین کا یہ ایثار اور قربانی بے مثال ہے۔ اِسی طرح ہجرتِ مدینہ کے موقع پر اَنصاری صحابہؓ نے مہاجر صحابہؓ کی جس انداز سے مدد کی، اُس کی نظیر ملنا بھی مُشکل ہے۔ اِن واقعات سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہم ہر مشکل گھڑی میں اپنے اردگرد بسنے والے انسانوں کی مدد کریں تاکہ ہمارا معاشرہ اور ہماری دنیا محبت اور امن وسکون کا گہوارہ بن جائے۔

ہمیں اپنے اردگرد، گلی محلّے میں ضرورت مند نظر آتے ہیں۔ ان کی خاطر خواہ مدد کرنی چاہیے۔ غریبوں، مسکینوں اور اپاہجوں کو کھانا کھلا کر اُن کی مدد کی جا سکتی ہے۔ غریب خاندانوں کی مالی مدد کر کے اُن کی ضرورت پوری کی جا سکتی ہے۔ ہمارے معاشرے میں بہت سے ایسے بچے ہیں جو غربت کی وجہ سے سکول نہیں جا سکتے۔ ہم اُنھیں تعلیم دلوا کر معاشرے کے کارآمد شہری بنا سکتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ ہمارے پاس مال و دولت ہو تو ہم دوسروں کی مدد کرنے کے قابل ہوں گے۔ ہم چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال رکھ کر اپنے معاشرے کو جنت کا نمونہ بنا سکتے ہیں۔ ہمیں جب ایک جماعت سے دوسری جماعت میں ترقی ملتی ہے تو ہم اپنی پچھلی جماعت کی کتابوں کو یا تو اپنے سٹور میں پھینک دیتے ہیں یا ردّی والے کے ہاتھ بیچ دیتے ہیں۔ اگر ہم ان کتابوں کو نہ بیچیں تو یہ کتابیں اُن بچوں کو دی جا سکتی ہیں جو مالی مشکلات کی وجہ سے یہ کتابیں نہیں خرید سکتے۔ اسی طرح ہمارے محلّے یا ہمسائے میں کوئی بیمار ہے اور وہ ہسپتال نہیں

جا سکتا تو ہم اُس کی ہسپتال جانے میں مدد کر سکتے ہیں۔ کسی بزرگ یا نابینا کو سڑک پار کرنے میں مدد دے سکتے ہیں۔ حصولِ تعلیم میں کسی طالبِ علم کی مدد کی جا سکتی ہے۔ کسی حادثے کے دوران زخمیوں کی ابتدائی طبّی اِمداد کے ذریعے اُن کی جان بچائی جا سکتی ہے۔ اگر ہمارے پاس مال و دولت ہو تو اس سے بھی دوسروں کی مدد کرنا لازم ہے۔ قرآنِ کریم میں نیک لوگوں کی یہ صفت بھی بیان کی گئی ہے کہ وہ اپنے مال میں سے ضرورت مندوں اور مصیبت زدوں پر خرچ کرتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا ارشاد ہے: ''جو شخص اپنے بھائی کی حاجت پوری کرے گا، خدا اُس کی ضرورت پوری کرے گا۔''

دُنیا میں ہر انسان کسی نہ کسی طریقے سے دوسرے انسان کی مدد کر سکتا ہے۔ یہ درحقیقت اپنی ہی مدد ہوتی ہے کیوں کہ ہر انسان پر اچھا بُرا وقت آتا رہتا ہے۔ اگر ایک انسان آڑے وقت میں دوسروں کی مدد کرتا ہے تو پھر جب اُس پر کوئی مشکل وقت آتا ہے تو دوسرے بھی اُس وقت اس کی مدد کرتے ہیں۔ ہم ایک دوسرے کا خیال رکھیں گے تو دوسرے بھی مشکل گھڑی میں ہماری مدد کریں گے۔ اس سے باہمی بھائی چارے کو فروغ ملے گا اور معاشرہ بھی ترقی کرے گا۔ دینِ اسلام بھی ہمیں یہی درس دیتا ہے کہ لوگوں میں سب سے اچھا وہ ہے جو لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔

ہمیں چاہیے کہ ہم ہر ضرورت مند کی مدد رنگ، نسل، زبان، مذہب اور علاقے کی تفریق کے بغیر صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے کریں:

ے خدا کے بندے تو ہیں ہزاروں، بنوں میں پھرتے ہیں مارے مارے
میَں اُس کا بندہ بنوں گا جس کو خدا کے بندوں سے پیار ہو گا

مشق

۱ **سبق ''درد دِل کے واسطے پیدا کیا انسان کو'' کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:**

(الف) حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تاجروں نے کتنے نفع کی پیش کش کی تھی؟

(ب) حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زیادہ سے زیادہ نفع کہاں سے مل رہا تھا؟

(ج) جنگِ یرموک میں صحابہؓ نے کس ایثار سے کام لیا؟

(د) ہمیں ایک دوسرے کی مدد کیوں کرنی چاہیے؟

(ہ) طالبِ علم ایک دوسرے کی مدد کیسے کر سکتے ہیں؟

(و) بحیثیت انسان دوسروں کے ساتھ ہمارا رویّہ کیسا ہونا چاہیے؟

۲ سبق ”دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو“ کے مطابق درست جواب کی نشان دہی (✓) سے کریں:

(الف) ملکِ شام سے غلّے کے لدے ہوئے اُونٹ مدینے آئے:

(i) ایک ہزار (ii) دو ہزار

(iii) تین ہزار (iv) چار ہزار

(ب) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوۂ تبوک کے موقع پر اپنا مال راہِ خدا میں پیش کیا:

(i) ایک چوتھائی (ii) ایک تہائی

(iii) نصف (iv) سارا

(ج) حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تاجروں نے نفع کی پیش کش کی:

(i) دوگُنا (ii) تین گُنا

(iii) چار گُنا (iv) دس گُنا

(د) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوۂ تبوک کے موقع پر اپنا مال راہِ خدا میں پیش کیا:

(i) ایک چوتھائی (ii) ایک تہائی

(iii) نصف (iv) سارا

۳ درجِ ذیل الفاظ کے معنی لُغت سے تلاش کر کے لکھیں:

کارآمد، خاطرخواہ، ایثار، سخاوت، اپاہج، نظیر

۴ اس سبق میں مختلف مقامات پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے لیے درج ذیل مختلف تعظیمی القابات استعمال ہوئے ہیں۔ آپ ان کے معنی تحریر کریں:

خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم، رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم، سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم، رحمتِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

۵ درجِ ذیل الفاظ کے متضاد لکھیں اور انھیں جملوں میں استعمال کریں:

مخلوق، خوش گوار، بلند، خشک، سخاوت، انسانیت

٦ سبق ''دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو'' کے مطابق کالم: الف کے الفاظ کو کالم: ب کے متعلقہ لفظ سے ملائیں:

کالم: الف	کالم: ب
حضرت ابوبکرؓ	ذُوالنُّورَین
حضرت عمرؓ	پھول
حضرت عثمانؓ	صدیق
بُلبُل	فاروق
زنجیر	انسان
دردِ دل	قحط
خشک سالی	چراغ
پروانہ	دنیا
دارِفانی	کڑیاں

٧ سبق ''دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو'' کے مطابق کالم: الف کے الفاظ کو کالم: ب کے متعلقہ الفاظ سے ملائیں:

(الف) اللہ تعالیٰ نے انسان کو دردِ دل کے واسطے پیدا کیا ہے۔ درست/غلط

(ب) دنیا میں ہر انسان کسی نہ کسی طریقے سے دوسرے انسان کی مدد نہیں کر سکتا۔ درست/غلط

(ج) زمین والوں سے مہربانی کرنے والے پر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مہربان ہوگا۔ درست/غلط

(د) حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ ایک کے بدلے میں سات دے گا۔ درست/غلط

(ہ) فتحِ مکہ کے موقع پر انصار کی جانب سے مہاجر صحابہؓ کی مدد کی نظیر ملنا مشکل ہے۔ درست/غلط

٨ سبق ''دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انساں کو'' کے مطابق مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں:

(الف) ہماری تاریخ آدابِ معاشرت کے مختلف پہلوؤں کی ....مثالوں سے بھری پڑی ہے۔

(ب) صحابہ کرامؓ نے ہمیشہ بھائیوں کی ضرورت کو اپنی ضرورت پر............دی۔

(ج) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ....کی بے مثل تاریخ رقم کی۔

(د) محبت اور ہمدردی کا جذبہ رکھنے والے خلوصِ نیّت سے اس کا............بھی کرتے ہیں۔

(ہ) دوسروں کی ضروریات کا خیال رکھنے والا معاشرہ اس زنجیر کی مانند ہوتا ہے، جس کی کڑیاں باہم............ہوتی ہیں۔

٩ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ''ذُوالنُّورَین'' کیوں کہا جاتا ہے؟

☆ **محاورہ:**

محاورے کے لغوی معانی گفتگو اور بات چیت کے ہیں۔ اُس کلمے یا کلام کو محاورہ کہتے ہیں جو اہلِ زبان کے اُسلوبِ بیان کے مطابق ہو اور اپنے حقیقی معنوں میں نہیں بلکہ مجازی معنوں میں استعمال ہو۔ محاورہ ہمیشہ دو یا دو سے زیادہ الفاظ سے مل کر بنتا ہے، مثلاً:

تاریخ رقم کرنا، نچھاور کرنا، روح پرواز کرنا، دارِفانی سے کوچ کرنا، خاطر خواہ مدد کرنا، قسم کھانا، گھوڑے بیچ کر سونا، پانی پانی کرنا، پانی میں آگ لگانا، دال گلنا، خون سفید ہونا، مُٹھی گرم کرنا

١٠ درج ذیل جملوں میں محاورے استعمال ہوئے ہیں، آپ اِن جملوں میں محاورات کی نشان دہی کریں:

(الف) وہ امتحان میں نقل کرتا ہوا پکڑا گیا تو شرم سے پانی پانی ہو گیا۔

(ب) وہ بہت لائق بنتا تھا مگر جب اُستاد نے پہلا ہی سوال پوچھا تو بغلیں جھانکنے لگا۔

(ج) اوباش بیٹے کی حرکتوں کی وجہ سے باپ کی عزّت خاک میں مل گئی۔

(د) وہ بہت بے ایمان آدمی ہے۔ اُس نے امدادی فنڈ کا روپیہ کھا کر ڈکار تک نہ لی۔

(ہ) ہم کتنے مزے مزے کی باتیں کر رہے تھے کہ اُس نے اچانک آ کر رنگ میں بھنگ ڈال دی۔

(و) خاں صاحب! ایسی بھی کیا مصروفیت کہ آپ دوستوں کے لیے عید کا چاند ہو گئے ہیں۔

خط:

نثر کی اقسام میں سے ایک اہم قسم خط بھی ہے۔ خط کو آدھی ملاقات کہا جاتا ہے، کیوں کہ خط تحریر کے ذریعے کسی کے ساتھ رابطے اور کسی کا حال جاننے کی ایک شکل بھی ہے اور دِلی جذبات کے اظہار کا بہترین وسیلہ بھی ہے۔ خط لکھنے والا مکتوب نگار کہلاتا ہے اور جسے خط لکھا جاتا ہے، اُسے مکتوب الیہ کہتے ہیں۔

ایک اچّھے خط کے لیے ضروری ہے کہ خط لکھتے وقت کسی قسم کا کوئی تکلّف نہ برتا جائے۔ تحریر کو غیر ضروری تفصیلات سے بوجھل نہ بنایا جائے اور مکتوب الیہ سے اُس کے مقام و مرتبے کے مطابق مخاطب ہو کر بات کی جائے۔

خط کو درج ذیل حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

۱۔ لکھنے کا مقام اور تاریخ	۲۔ القاب و آداب	۳۔ خط کا مضمون
۴۔ اختتام	۵۔ مکتوب نگار کا نام	۶۔ مکتوب نگار کا پتا

خط لکھنے والے کا مقام اور تاریخ صفحے کے اوپر انتہائی دائیں جانب درج کی جاتی ہے۔ خط کا اختتام کسی دُعا پر کرنا چاہیے اور خط لکھنے والے کا نام خط کے آخر میں صفحے کے بائیں جانب لکھنا چاہیے۔

سرگرمیاں

۱۔ ”ہے زندگی کا مقصد اوروں کے کام آنا“ کے موضوع پر طلبہ، اُستاد صاحب کی نگرانی میں ایک تقریری مقابلہ کرنے کا اہتمام کریں۔

۲۔ طلبہ، دوسروں سے کی ہوئی کسی بھلائی کا کوئی واقعہ اپنی جماعت کے کمرے میں سنائیں۔

۳۔ طلبہ دوستوں کو بتائیں کہ وہ معاشرتی بھلائی کا کون سا کام انجام دینے کی خواہش اپنے دل میں رکھتے ہیں۔

برائے اساتذہ

۱۔ طلبہ کو بتائیں کہ وہ عملی طور پر کس طرح دوسرے لوگوں کی مدد کر سکتے ہیں۔

۲۔ طلبہ کو بتائیں کہ ضرورت مندوں کی مدد کرنے سے مثالی معاشرہ کیسے وجود میں آ سکتا ہے۔

۳۔ طلبہ کو ایدھی ٹرسٹ، انصار برنی ٹرسٹ اور ان جیسے دیگر اداروں کی خدمات بتائیں تاکہ ان میں خدمتِ خلق کا جذبہ پیدا ہو۔

پاکستان کے چند اہم تہوار

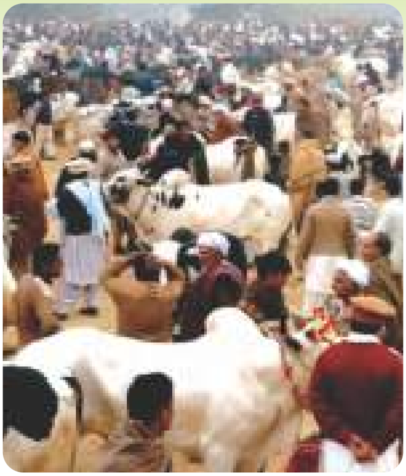

تدریسی مقاصد

اِس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اِس قابل ہو جائیں گے کہ:

۱۔ تہذیب اور ثقافت کے مفہوم سے کسی حد تک آگاہ ہو سکیں۔

۲۔ پاکستانی تہذیب کے بنیادی عناصر سمجھ پائیں۔

۳۔ پاکستان کے مختلف قومی تہواروں سے واقف ہو سکیں۔

۴۔ قومی تہواروں کی اہمیت جان لیں۔

۵۔ مضمون لکھنا سیکھ پائیں۔

خاص الفاظ

ثقافت	تشکیل	اِکائی	اِشتراک
دِل رُبا	مُیسّر	سنگم	حرِیف
پوشاک	دہانہ	مُساوات	اَطوار

انسانوں کے رہن سہن اور زندگی بسر کرنے کے آداب و اَطوار اس کی تہذیب و ثقافت کی تشکیل کرتے ہیں۔ ہر قوم کی تہذیب اور ثقافت مختلف اور انفرادی رنگوں کی حامل ہوتی ہے۔ انھی رنگوں کے باعث اس قوم کی شناخت ہوتی ہے۔ تہذیب و ثقافت کے آئینے میں کسی قوم کے عقیدے، نظریات، رسم و رواج، زبان اور اس کی مخصوص سرگرمیوں کی نشان دہی ہوتی ہے۔

ہمارا پیارا ملک پاکستان ایک ایسی اکائی ہے جس میں مختلف ثقافتوں اور تہذیبوں کا رنگ شامل ہے۔ اس کی مثال ایک رنگا رنگ گلدستے کی ہے۔ ہر پھول اپنی جداگانہ حیثیت کا حامل ہونے کے باوجود گلدستے سے کسی طرح الگ نہیں۔ پاکستان کے علاقوں: پنجاب، سندھ، بلوچستان اور خیبر پختون خوا اور گلگت بلتستان اور آزاد کشمیر کے علاوہ متعدد قبائلی علاقوں اور ایجنسیوں کا الگ الگ رہن سہن ہے۔ اس انفرادیت کے باعث ان کی زبانیں، پہناوے اور رسم و رواج

ایک دوسرے سے مختلف ہیں لیکن اسلامی نظریے کی وحدت نے انھیں ایک لڑی میں پرو دیا ہے۔عقیدے اور نظریے کے اِشتراک نے ان کے درمیان ایک ایسا مضبوط رشتہ پیدا کر دیا ہے کہ وہ مختلف ہوتے ہوئے بھی ایک دکھائی دیتے ہیں۔ پاکستانی تہذیب میں ان سب کا رنگ شامل ہے۔ پاکستانی تہذیب کو بنانے اور نکھارنے میں اِسلامی تہواروں اور روایات کا بڑا اہم کردار ہے۔ مذہبی تہواروں میں شبِ برات، شبِ معراج، عیدالفطر، عیدالاضحیٰ، یومِ عاشورۂ محرم اور جشنِ میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم خاص اَہمیت کے حامل ہیں، اِسی طرح غیر مسلموں کے مذہبی تہواروں میں کرسمس، دسہرہ اور دیوالی وغیرہ شامل ہیں۔ مذہبی تہواروں کے علاوہ قومی اور علاقائی تہوار بھی پاکستانی تہذیب وثقافت کا اہم حصّہ ہیں۔ یہ تہوار لوگوں کے درمیان محبت اور اُخُوّت کا رشتہ مضبوط کرتے اور ان کے لیے کاروبار اور تفریح کا ذریعہ بھی بنتے ہیں۔ پاکستان کے اہم ثقافتی تہواروں میں سے چند ایک کی تفصیل یہاں پیش کی جاتی ہے:۔

۱۔ لوک وَرثہ کا میلا :

پاکستانی تہذیب اور ثقافت کے فروغ اور تحفُّظ کے لیے اسلام آباد میں لوک وَرثہ کا قومی ادارہ قائم کیا گیا ہے۔اس ادارے کے زیرِ اہتمام ہر سال اکتوبر کے پہلے ہفتے میں لوک وَرثہ میلا منعقد کیا جاتا ہے۔ یہ میلا ایک ہفتہ جاری رہتا ہے۔اس میلے میں رنگا رنگ تقریبات کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ پاکستان کے مختلف صوبوں کی دست کاریوں اور گھریلو صنعتوں کی نمائش ہوتی ہے، جس سے ہر صوبے کی تہذیب وثقافت کو جاننے کا موقع ملتا ہے۔مختلف سٹال لگتے ہیں جن میں پورے پاکستان سے لوگ اپنے ہاتھوں سے تیار کی ہوئی مختلف چیزیں نمائش کے لیے رکھتے ہیں۔اس میلے نے عالمی سطح پر بہت شہرت حاصل کر لی ہے اور اب تو بیس سے زیادہ ممالک کے دست کار اس میں شرکت کرتے ہیں۔ بلاشبہ اس میلے کی وجہ سے پاکستانی ثقافت اور تہذیب کو عالمی سطح پر مقبولیت حاصل ہو رہی ہے اور پاکستان کے مختلف صوبوں کے افراد کے درمیان بھی اشتراکِ عمل بڑھ رہا ہے۔ درحقیقت یہ میلہ پاکستانی ثقافت کے مختلف رنگوں کو اجاگر کرنے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔

۲۔ میلا مویشیاں :

پاکستان بنیادی طور پر ایک زرعی ملک ہے۔ اس ملک کی اکثریت زراعت کے پیشے سے منسلک

ہے۔لوگوں کی ایک بڑی تعداد اعلیٰ نسل کے مویشی اور بھیڑ بکریاں پالتے ہیں۔ان سے تجارتی مقاصد بھی حاصل ہوتے ہیں اور مختلف سطح کے مویشیوں کے میلے تفریح کا ذریعہ بھی بنتے ہیں۔پاکستان کا سب سے بڑا میلا مویشیاں

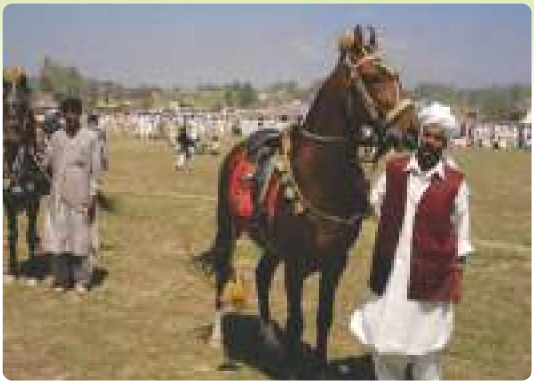

ہر سال فروری کے آخری ہفتے میں پاکستان کے دل، لاہور میں منعقد ہوتا ہے۔اس میلے میں پاکستان کے تمام علاقوں سے لوگ اعلیٰ نسل کے جانور نمائش کے لیے لاتے ہیں۔دُنیا کے مختلف ممالک سے بھی لوگ اس میلے میں شرکت کرتے ہیں، جس سے اس میلے کی مقبولیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ میلے میں بیلوں کی دوڑ، گھڑ سواری، نیزہ بازی اور اونٹوں کے رقص کے علاوہ پولو میچ، جمناسٹک کے مظاہرے اور دیگر رنگا رنگ ثقافتی پروگرام ہوتے ہیں۔ان پروگراموں میں مختلف علاقوں کی ثقافتی سرگرمیوں کا اظہار کیا جاتا ہے۔گھریلو صنعتوں اور دست کاریوں کے سٹال بھی لگائے جاتے ہیں۔رات کے وقت آتش بازی کا خوب صورت مظاہرہ اس میلے کو چار چاند لگا دیتا ہے۔اس میلے میں فوجی پریڈ اور مختلف علاقوں کے رقص بھی پیش کیے جاتے ہیں، جن کو لوگ دل چسپی اور شوق سے دیکھتے ہیں۔

۳۔ شیندور کا پولو تہوار:

پاکستان کے شمالی علاقہ جات کو سیّاحوں کی جنّت کہا جاتا ہے۔شیندور کا خوب صورت اور دل رُبا علاقہ بھی ان میں شامل ہے۔گلگت اور چترال کے درمیان شیندور کا درّہ، قراقرم، ہندوکُش اور پامیر کے پہاڑی سلسلوں کا سنگم ہے۔اس درّے میں پچھلے آٹھ سو سال سے پولو ایک روایتی کھیل کے طور پر معروف ہے، جہاں ہر سال ۷ تا ۹ جولائی گلگت اور چترال کی روایتی حریف ٹیموں کے مابین پولو میچ منعقد ہوتا ہے۔شیندور سمندر کی سطح سے تین ہزار سات سو اڑتیس میٹر کی بلندی پر واقع ہے، اس لیے اسے دُنیا کا بلند ترین پولو گراؤنڈ قرار دیا گیا ہے۔اس میچ کو دیکھنے کے لیے نہ صرف پورے ملک سے لوگ جمع ہوتے ہیں بلکہ دُنیا کے مختلف علاقوں کے سیّاح بھی پورے ذوق وشوق کے ساتھ یہ

میچ دیکھنے کے لیے آتے ہیں۔ میلے میں پولو میچ کے علاوہ کوہ پیمائی، قریبی ندیوں اور دریاؤں میں مچھلی کے شکار اور گھڑ سواری کے مقابلے بھی منعقد ہوتے ہیں۔ گلگت بلتستان کے فن کار اور دست کار بھی اس میلے میں شریک ہو کر اس کی رونق میں اضافہ کرتے ہیں۔ گھریلو دست کاریوں کی نمائش ہوتی ہے۔ پوشاکوں، شالوں اور کپڑوں پر کڑھائی کا نفیس اور نازک کام اس علاقے کے لوگوں کے ذوقِ جمال اور ان کی محنت اور جفاکشی کو ظاہر کرتا ہے۔ شمالی علاقہ جات کی موسیقی اور ان کے مخصوص رقص بھی میلے کی دل چسپی کو بڑھاتے ہیں۔

۴۔ سِبّی میلا :

سِبّی، درّۂ بولان کے دہانے پر آباد ایک قدیم شہر ہے۔ یہ شہر، کوئٹہ سے تین گھنٹے کی مسافت پر جنوب مشرق کی طرف واقع ہے۔ یہاں ہر سال ۱۵۔ فروری کو ایک شان دار ثقافتی میلا منعقد ہوتا ہے۔ پاکستان کے قومی تہواروں اور میلوں میں سبّی میلا بھی اپنی مقبولیت کے باعث نمایاں مقام رکھتا ہے۔ اس میلے کی روایت بھی ایک صدی سے زیادہ عرصے پر محیط ہے۔ یہ میلا پہلی بار ۱۸۸۵ء میں منعقد ہوا۔ اس میلے میں پورے پاکستان سے شائقین اکٹھے ہوتے ہیں۔ اعلیٰ نسل کے جانوروں کی نمائش اور مختلف ثقافتی پروگرام اس میلے کی رونق اور دل کشی کو بڑھاتے ہیں۔ میلے میں قبائلی ملبوسات اور دست کاریوں کی نمائشیں بھی ہوتی ہیں اور مخصوص علاقائی رقص اور ناچ بھی پیش کیے جاتے ہیں۔

ان علاقائی اور قومی تہواروں کے علاوہ بھی میلے اور تہوار منعقد ہوتے ہیں۔ بزرگانِ دین اور صوفیائے کرام کے مزاروں پر سالانہ عرسوں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ ان عرسوں کے موقعوں پر بھی مختلف تقریبات منعقد ہوتی ہیں، جن میں دور و نزدیک سے لوگوں کی بڑی تعداد شریک ہوتی ہے۔ ان تہواروں اور میلوں میں لوگوں کو ایک دوسرے کے قریب آنے کا موقع بھی میسّر آتا ہے اور وہ ایک دوسرے کے طور طریقوں اور رسم و رواج سے بھی آشنا ہوتے ہیں۔

مشق

۱ سبق ''پاکستان کے چند اہم تہوار'' کے مطابق درج ذیل سوالوں کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) پاکستان کی تہذیب و ثقافت کیسی ہے؟

(ب) لوک وَرثہ کے میلے میں کون سی اشیا کی نمائش ہوتی ہے؟
(ج) کوئی سے چار مذہبی تہواروں کے نام لکھیں۔
(د) شیندور کا محلِ وقوع بیان کریں۔
(ہ) سمندر کی سطح سے شیندور کی بلندی کتنی ہے؟

۲ سبق ''پاکستان کے چند اَہم تہوار'' کے مطابق درست جواب کی نشان دہی (✓) سے کریں:

(الف) پاکستان کی تہذیب وثقافت کی مثال ہے:

(i) ایک پھول کی (ii) ایک رنگارنگ گلدستے کی
(iii) ایک خوب صورت درخت کی (iv) ہری بھری گھاس کی

(ب) پاکستان کے مختلف علاقوں کے لوگوں کو ایک لڑی میں پرو دیا ہے:

(i) لسانی نظریے نے (ii) قبائلی نظریے نے
(iii) صوبائی نظریے نے (iv) اسلامی نظریے نے

(ج) لوک وَرثہ کا میلا شہرت کا حامل ہے:

(i) علاقائی (ii) صوبائی
(iii) ملکی (iv) عالمی

(د) پاکستان بنیادی طور پر مُلک ہے:

(i) صنعتی (ii) زرعی
(iii) تفریحی (iv) ساحلی

(ہ) پاکستان کا سب سے بڑا میلا مویشیاں منعقد ہوتا ہے:

(i) جنوری کے آخری ہفتے میں (ii) فروری کے آخری ہفتے میں
(iii) مارچ کے آخری ہفتے میں (iv) اپریل کے آخری ہفتے میں

(ز) لوک ورثہ کے زیرِ اہتمام میلے کا انعقاد کیا جاتا ہے:

(i) لاہور میں (ii) شیندور میں

(iii) اسلام آباد میں (iv) سبّی میں

(ح) پاکستان کا دل کہا جاتا ہے:

(i) اسلام آباد کو (ii) کراچی کو

(iii) ملتان کو (iv) لاہور کو

(ط) ہر سال سِبّی میلے کا انعقاد ہوتا ہے:

(i) ۱۵/جنوری کو (ii) ۱۵/فروری کو

(iii) ۱۵/مارچ کو (iv) ۱۵/اپریل کو

۳ درج ذیل الفاظ کے معنی لغت سے تلاش کر کے لکھیں اور انھیں اپنے جملوں میں استعمال کریں:

مسافت، مویشی، محیط، نمائش، فروغ، دست کاری

۴ درج ذیل الفاظ میں سے مذکر اور مؤنث الگ الگ کریں:

ثقافت، رقص، محیط، مزار، عرس، تہذیب، روایت

۵ سبق ''پاکستان کے چند اَہم تہوار'' کے مطابق مناسب لفظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں:

(الف) سبّی درّہ .... کے دہانے پر آباد ایک شہر ہے۔

(ب) پاکستان کی اکثریت .... کے شعبے سے منسلک ہے۔

(ج) رات کے وقت .... کا مظاہرہ میلا مویشیاں کو چار چاند لگا دیتا ہے۔

(د) شیندور میں پولو کا کھیل .... سال سے معروف ہے۔

(ہ) سبّی میلے کی روایت .... سے زائد عرصے پر محیط ہے۔

۶ درج ذیل محاورات وتراکیب کا مفہوم واضح کریں:

ایک لڑی میں پرونا، چار چاند لگانا، نمایاں مقام رکھنا، شہرت حاصل کرنا، اشتراکِ عمل

۷ سبق ''پاکستان کے چند اہم تہوار'' کے مطابق کالم: الف کے الفاظ کو کالم: ب کے متعلقہ الفاظ سے ملائیں:

کالم: الف	کالم: ب
شیندور	اعلیٰ نسل کے جانور
میلا مویشیاں	اسلام آباد
شب برأت	عرس اور میلے
لوک وَرثہ میلا	پولو میچ
پاکستانی تہذیب و ثقافت	مذہبی تہوار
صوفیا کے مزار	ایک رنگا رنگ گلدستہ

۸ درجِ ذیل الفاظ میں سے واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھیں:

ملک، مقاصد، ذریعہ، قبیلہ، لباس، صوفیا

۹ سبق ''پاکستان کے چند اہم تہوار'' کے مطابق درست اور غلط کی نشان دہی (✓) سے کریں:

(الف) لوک ورثہ کے میلے میں تیس سے زیادہ ممالک کے دست کار شریک ہوتے ہیں۔ درست/غلط

(ب) پاکستانی تہذیب کو بنانے اور سنوارنے میں اسلامی تہواروں کا بڑا اہم کردار ہے۔ درست/غلط

(ج) قومی اور علاقائی تہوار لوگوں میں محبت کا رشتہ مضبوط کرتے ہیں۔ درست/غلط

(د) شیندور کا پولو گراؤنڈ دنیا کا دوسرا بلند ترین گراؤنڈ ہے۔ درست/غلط

(ہ) میلے لوگوں کو ایک دوسرے کے قریب آنے کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔ درست/غلط

(و) شیندور میں ہر سال گلگت اور بلتستان کی روایتی حریف ٹیموں کے مابین پولو میچ منعقد ہوتا ہے۔ درست/غلط

☆ مضمون:

کسی مقررہ موضوع پر اپنے خیالات، جذبات، تأثرات کا تحریری اظہار مضمون کہلاتا ہے۔ مضمون کسی بھی موضوع پر لکھا جا سکتا ہے۔ دنیا کے ہر معاملے، مسئلے یا موضوع پر مضمون قلم بند کیا جا سکتا ہے۔ مضمون کی ایک خاص ترتیب ہوتی ہے۔ سب سے پہلے موضوع کا تعارف کرایا جاتا ہے، پھر اس کی حمایت یا مخالفت میں دلائل دیے جاتے ہیں، بحث کی جاتی ہے اور آخر میں اس بحث کا نتیجہ پیش کیا جاتا ہے۔

مضمون میں موضوع کے چیدہ چیدہ پہلوؤں پر اظہارِ خیال کیا جاتا ہے۔ مضمون کی کئی قسمیں ہیں مثلاً: علمی، تاریخی، تنقیدی، سوانحی، فلسفیانہ، سائنسی، اصلاحی اور ادبی وغیرہ۔

اب آپ مضمون کی اس تعریف کو مدنظر رکھتے ہوئے ''موبائل فون کے فوائد و نقصانات'' پر مضمون لکھیں۔

سرگرمیاں

۱۔ اگر آپ کے قریبی علاقے میں کوئی تہوار منایا جاتا ہے تو اپنے والدین کے ساتھ اُسے دیکھنے کا اہتمام کریں اور پھر اپنے ہم جماعتوں کو اس تہوار کا آنکھوں دیکھا حال سنائیں۔

۲۔ طلبہ اپنے اساتذہ کی نگرانی میں ''تہواروں کی اہمیت'' کے موضوع پر مکالمہ تیار کریں۔

برائے اساتذہ

۱۔ طلبہ کو بتائیں کہ قومی تہوار مختلف لوگوں کے درمیان اتحاد و یگانگت اور بھائی چارے کا باعث ہوتے ہیں۔

۲۔ اگر آپ کے قرب و جوار میں کوئی تہوار منایا جاتا ہے تو اس کے متعلق طلبہ کو معلومات فراہم کریں۔

ہمارے وطن کا نشاں

تدریسی مقاصد

اِس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ اِس قابل ہو جائیں گے کہ:

۱۔ اپنے اندر وطن کی محبت کے ساتھ ساتھ شاعری کا ذوق اُجاگر کر پائیں۔
۲۔ تحریکِ آزادی اور اپنے اَسلاف کی قربانیوں سے آگاہ ہو سکیں۔
۳۔ اُردو شاعری میں قومی نغمے کی اَہمیت سے آشنا ہو سکیں۔

خاص الفاظ

ضَوفشاں	لرزاں	ترساں	سرنگوں
تیغِ رواں	جبیں	منشور	فروزاں
تھرّانا	کوہ و دمن	ابد	ہیبت

اس سے رشکِ فلک ہے، زمینِ وطن
اس سے روشن ہوئی ہے، جبینِ وطن
ذرّہ ذرّہ وطن کا ہُوا ضَوفشاں
یہ نشاں، یہ ہمارے وطن کا نشاں

یہ ہلال آب ہے تیغِ خم دار کی
یہ ستارہ چمک بختِ بیدار کی
یہ نشاں قوم کی سطوتوں کا نشاں
یہ نشاں یہ ہمارے وطن کا نشاں

یہ نشاں جس سے لرزاں تھے روم و عجم
یہ نشاں جس سے ترساں تھے خاقان و جم
یہ نشاں جس سے تھا سَرنِگُوں اِک جہاں
یہ نشاں یہ ہمارے وطن کا نشاں

یہ نشاں اپنی زرّیں روایات کا
یہ نشاں غازیوں کی کرامات کا
جن کا جوشِ مسلسل تھا تیغِ رواں
یہ نشاں یہ ہمارے وطن کا نشاں

جن کے سینے منوّر تھے قرآن سے
جن کے چہرے فروزاں تھے ایمان سے
جن کی ہمت قوی، جن کی قُوّت جواں
یہ نشاں یہ ہمارے وطن کا نشاں

ان کی ہیبت سے صحرا بھی گھبرا گیا
لرزے کوہ و دمن دشت تھرّا گیا
کانپ اُٹّھی زمیں، جھک گیا آسماں
یہ نشاں یہ ہمارے وطن کا نشاں

یہ ہمیشہ یونہی لہلہاتا رہے
جگمگاتا رہے، ضَو دکھاتا رہے
یہ ابد تک رہے گا یونہی ضَوفشاں
یہ نشاں یہ ہمارے وطن کا نشاں

(جمیل الدین عالیؔ)

مشق

۱ نظم ''ہمارے وطن کا نشاں'' کے مطابق مختصر جواب لکھیں:

(الف) ''ہمارے وطن کا نشاں'' سے کون سی چیز مُراد ہے؟

(ب) ہمارے قومی نشاں سے کون لرزاں وترساں تھے؟

(ج) ہمارے قومی پرچم پر ستارہ کس چیز کی چمک ہے؟

(د) شاعر نے بہادر غازیوں کی ہمّت اور قُوّت کے بارے میں کیا کہا ہے؟

۲ (ا) نظم 'ہمارے وطن کا نشان' میں سے لیے گئے درج ذیل الفاظ کی مدد سے جملے مکمل کریں:

ضوفشاں — جبین — رشک — تیغ — بختِ بیدار

سطوت — فروزاں — ہیبت — سرنگوں

(i) ہمارے وطن کا پرچم ہمارے خوش قسمتی یا............کا نشان ہے۔

(ii) پاک سرزمین کے لیے اس نظم کے پہلے بند میں زمینِ وطن اور............وطن کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔

(iii) نظم کے پہلے بند میں لفظ............کو روشن کے ہم معنی کے طور پر لکھا گیا ہے۔

(iv) ہمارے پرچم پر موجود ہلال کو............خم دار اور ستارہ کی چمک کو ....سے تشبیہ دی گئی ہے۔

(v) پاکستان کا پرچم ہماری قوم کی............کا نشان مانا جاتا ہے۔

(vi) قائدِاعظمؒ کی وفات کے دن کو سوگ کی علامت کے طور پر پاکستانی پرچم............رہتا ہے۔

(vii) ہمارے پرچم کی سربلندی پر آسمان بھی............کرتا ہے۔

(viii) ہمارے پرچم کی............سے صحرا بھی لرز اٹھتے ہیں۔

(ب) دیئے گئے الفاظ میں سے مناسب لفظ کا انتخاب کر کے خالی جگہ پر کریں۔

(i) ہمارے وطن کا نشان سے مراد ہے پاکستان کا............(نقشہ، پرچم)

(ii) پہلی رات کے چاند کو............کہتے ہیں (بدر، ہلال)

(iii) خاقان و جم سے مراد ہے روم اور ایران کے............(فوجی، بادشاہ)

(iv) ہمارے غازیوں کے سینے قرآن کی روشنی سے .... ہیں۔ (منور، تاریک)

(v) ہمارے وطن کے پرچم کے آگے اک جہاں .... ہے۔(سرنگوں، سربلند)

۳ درج ذیل الفاظ و تراکیب کے معنی لُغت سے تلاش کر کے اپنی کاپی میں مفہوم واضح کریں:

ضَوفشاں، تیغ، خم دار، بخت، رشکِ فلک، تیغِ رواں، بختِ بیدار، جبینِ وطن

۴ درج ذیل الفاظ کا تلفُّظ اِعراب کی مدد سے واضح کریں:

زریں، سطوت، ضوفشاں، سرنگوں، ابد، قوی، ہلال، فلک

۵ نظم "ہمارے وطن کا نشاں" کے مطابق مناسب الفاظ کی مدد سے مصرعے مکمل کریں:

(الف) اس سے ....ہوئی ہے جبینِ وطن

(ب) یہ ہلال، آب ہے، تیغِ................کی

(ج) یہ نشاں جس سے تھا ....اِک جہاں

(د) اس سے .... ہے زمینِ وطن

(ہ) یہ .... تک رہے گا یونہی ضَوفشاں

۶ نظم "ہمارے وطن کا نشاں" کا مرکزی خیال تحریر کریں۔

۷ اوپر والی سطر میں دیے گئے الفاظ کے ہم آواز لفظ نظم سے تلاش کر کے نیچے والی سطر میں لکھیں:

قرآن	خم دار	لرزاں	جہاں	عجم	لہلہاتا

روزمرّہ:

بیان کے اُس طریقے اور بول چال کو روزمرّہ کہا جاتا ہے، جو اہلِ زبان کے اُسلوبِ بیان، طریقِ اظہار اور گفتگو کے انداز کے عین مطابق ہو۔ اگر کوئی فقرہ اہلِ زبان کے اندازِ گفتگو کے خلاف ہو تو اُسے ''روزمرّہ'' نہیں کہیں گے۔ اہلِ زبان ایک طویل عرصے سے زبان کو پڑھنے، بولنے اور لکھنے کے لیے استعمال کر رہے ہوتے ہیں، اِس لیے اُن کا پڑھا، بولا اور لکھا درست تصوّر کیا جاتا ہے۔

۸ درج ذیل جملوں کو روزمرّہ کے حوالے سے درست کر کے لکھیں:

غلط جملے	درست جملے
وہ ہر دن وہاں جاتا ہے۔	
وہ آئے روز مجھے ملتا ہے۔	
بھائی کو کہنا کہ مجھ سے ملے۔	
بچے کی نیند کھل گئی۔	

سرگرمیاں

ا۔ جماعت میں موجود کسی خوش الحان طالبِ علم سے کہا جائے کہ وہ اس نظم کو بلند آہنگ میں اور ترنّم کے ساتھ پڑھے تا کہ طلبہ میں درست شعر خوانی کی مہارت پیدا ہو۔

۲۔ طلبہ یہ نظم زبانی یاد کریں اور اسے اپنی کاپی میں خوش خط لکھیں۔

۳۔ اس نظم کو چارٹ پر خوش خط لکھیں اور جماعت کے کمرے میں آویزاں کریں۔

برائے اساتذہ

ا۔ طلبہ کو یہ سمجھایا جائے کہ اقوامِ عالم میں باعزت مقام کی حامل قومیں وہی ہوتی ہیں جو اپنے وطن کے وقار اور عظمت کی خاطر تن من دھن قربان کرنے کے لیے ہر لحظہ تیار ہوتی ہیں۔

۲۔ طلبہ کو بتائیں کہ یہ پرچم صرف ہماری پہچان ہی نہیں ہے بلکہ یہ ہمارے اَسلاف کی عظیم جدوجہد اور بے مثال قربانیوں کا مظہر بھی ہے۔

خُون کا بدلہ

تدریسی مقاصد

اِس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اِس قابل ہو جائیں گے کہ:

۱۔ لوک کہانی کے مفہوم اور روایت سے متعارف ہوسکیں۔

۲۔ یہ جان لیں کہ لوک کہانی اپنے علاقے اور خطّے کی معاشرتی اور مذہبی روایات اور رویّوں کی عکّاس ہوتی ہے۔

۳۔ مہمان نوازی اور ایثار کی طرف راغب ہوں۔

۴۔ انتقام لینے کی بجائے معاف کرنے اور درگزر کرنے کے جذبات کو پروان چڑھائیں۔

خاص الفاظ

لَت پَت، حُجرہ، نِڈھال، نقاہَت، دیوانہ وار، لَحظہ بہ لَحظہ، ملال، غافِل، بدبخت، مُہلِک، رَفع، دَستُور، کاری، ندامت، آرزُو، اِنتقام، حسرت، بِپھرا ہُوا

مُراد خان خون میں لت پت ایک چار پائی پر پڑا تھا۔ گاؤں کے لوگ اس کے حُجرے میں جمع تھے۔ اس کی بیوی اور نوجوان بیٹی مارے غم کے نڈھال ہوئی جا رہی تھیں۔ مراد خان کی حالت لحظہ بہ لحظہ خراب ہوتی جا رہی تھی۔ زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے اس کی رنگت زرد ہوگئی تھی۔ وہ کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن نقاہت کی وجہ سے نہیں کہہ سکتا تھا۔ آخر اس نے بڑی مشکل سے ہاتھ اٹھایا۔ سب لوگ خاموش ہو گئے۔ اس کی بیوی اور بیٹی نے بھی ضبط سے کام لیا۔ سب کی توجہ مُراد خان کی طرف تھی۔ کمزوری اس قدر زیادہ تھی کہ مُراد خان کے لیے بولنا مشکل ہو رہا تھا۔ وہ بڑی آہستگی سے کہہ رہا تھا ''دشمن تو اپنا کام کر گیا...... میرا آخری وقت آن پہنچا ہے۔'' اس کی بیوی اور بیٹی دھاڑیں مار کر رونے لگیں۔ مُراد خان نے انھیں اشارے سے خاموش کرایا۔ اس نے کہا: ''مَیں دُنیا سے ایک حسرت لیے جا رہا ہوں۔ کاش! میرا بھی کوئی بیٹا ہوتا جو میرے خون کا بدلہ لیتا تو میری بے چین روح کو سکون ملتا لیکن افسوس!'' اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

مُرادخان کی بیٹی سِپن گُل یہ سُن کر اپنے باپ کے پاؤں سے دیوانہ وار لپٹ گئی اور کہنے لگی: ''بابا! تُم غم نہ کرو، مَیں وعدہ کرتی ہوں کہ جب تک تمھارے خون کا بدلہ نہ لے لوں، مجھ پر چَین کی نیند حرام رہے گی۔'' یہ بات سُن کر سب نے اس کی ہمّت کی تعریف کی اور مرادخان بھی سکون سے مر گیا۔

دن گزرتے گئے مگر سِپن گُل اپنے وعدے کو نہ بھولی۔ وہ اپنے باپ کے خون کا بدلہ لینا چاہتی تھی لیکن کوشش کے باوجود اپنے باپ کے قاتل کا پتا نہ چلا سکی۔ اسے صرف اتنا ہی معلوم تھا کہ اس کے باپ پر کوئی شخص گولی چلا کر پہاڑوں میں غائب ہو گیا اور لوگ اس کے باپ کو زخمی حالت میں وہاں سے اٹھا لائے۔ کسی شخص کو قاتل کے بارے میں کچھ بھی علم نہ تھا۔

سِپن گُل انتقام کی آگ میں جل رہی تھی لیکن قاتل کا پتا نہیں چل رہا تھا۔ وقت گزرنے کے ساتھ اس کے جذبات میں کمی کے بجائے شدّت پیدا ہوتی گئی۔ لوگ اسے سمجھاتے تھے کہ تم نوجوان ہو، خوب صُورت ہو، کیوں اپنی زندگی تباہ کر رہی ہو۔ اپنے آپ پر رحم کھاؤ، مگر سِپن گُل پر ان باتوں کا کوئی اثر نہیں ہوتا تھا۔ بدلے کے خیال میں وہ سب کچھ بھُول چکی تھی حتّٰی کہ وہ اپنی پیاری ماں کی خدمت سے بھی غافل ہو گئی تھی۔

ایک رات سِپن گُل نے اپنے باپ کو خواب میں دیکھا کہ وہ کہہ رہا ہے: ''بیٹی! میری روح تجھ سے بہت خوش ہے، اب مجھے کوئی ملال نہیں کہ میرے کوئی بیٹا نہیں ہے۔ تُو نے بیٹوں سے بڑھ کر میرے قاتل کی تلاش کی ہے لیکن اب تُو اس خیال کو اپنے دل سے نکال دے اور اپنی بوڑھی ماں کی خدمت کر۔'' اس خواب سے سِپن گُل جاگ اٹھی اور اس کے کانوں میں بڑی دیر تک اپنے باپ کی آواز گونجتی رہی۔ اتنے میں دروازے پر دستک ہوئی۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ اب ماں بھی جاگ پڑی تھی۔ ماں بیٹی دونوں نے اٹھ کر دروازہ کھولا۔ دروازہ کھلتے ہی ایک زخمی نوجوان دھڑام سے اندر آ گرا اور گرتے ہی بے ہوش ہو گیا۔ وہ کچھ دیر تو اسے دیکھتی رہیں، پھر ماں نے اس کے منھ پر پانی کے چھینٹے مارے۔ دونوں نے اسے ایک پلنگ پر لٹایا۔ سِپن گُل نے جلدی سے پانی گرم کر کے اس کے زخم دھوئے۔ کچھ دیر بعد اسے ہوش آ گیا۔ اس کی ماں نے نوجوان کو گرم گرم دودھ پلایا اور اسے وہ دن یاد آ گیا جب مرادخان کو اسی طرح زخمی حالت میں لایا گیا تھا۔ اس نے نوجوان کو بتایا کہ آج سے دو سال پہلے میرے شوہر کو بھی کسی بد بخت نے گولی ماردی تھی لیکن اس کا زخم مہلک تھا، اس لیے وہ مر گیا۔ تم نوجوان ہو اور زخم بھی گہرا نہیں ہے۔ بس ذرا سی کمزوری ہے، وہ رفع ہو جائے گی۔ نوجوان نے پوچھا: ''تمھارے شوہر کا نام کیا تھا؟'' اس نے کہا...... مرادخان۔

یہ سن کر نوجوان سکتے میں آ گیا۔ اسے یوں محسوس ہوا کہ کسی نے اس کے سر پر کاری ضرب لگائی ہے۔

اُس نے آنکھیں بند کرلیں۔ مراد خان کی بیوی نے پوچھا: ''خیر تو ہے؟ اس نے کہا: کوئی بات نہیں، درد کی وجہ سے کروٹ بدلنا چاہتا ہوں۔''

ماں بیٹی نے اس نوجوان کی بڑی خدمت کی۔ جب بھی سپن گُل اس کے لیے کھانا لے کر آتی تو نوجوان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے۔ اسے کچھ ندامت سی محسوس ہوتی تھی۔ وہ بار بار کہتا تھا: مَیں تمھارے اس احسان کو کبھی نہیں بھلا سکتا۔ اس کی ماں کہتی: ہم نے تُم پر کوئی احسان نہیں کیا۔ ہم نے تو اپنا فرض پورا کیا ہے۔ تم نے ہمارے گھر میں پناہ لی ہے۔ اگر تم صحت یاب ہو کر جاؤ تو یہ ہمارے لیے بڑے فخر کی بات ہوگی۔

سپن گُل نے کہا: میرے باپ کی روح کس قدر خوش ہوگی کہ ہم نے ایک زخمی کو پناہ دی اور اس کی خدمت کی۔ یہ بات سن کر نوجوان چلّا اٹھا: ''سپن گُل! اپنے باپ کی بندوق لے آؤ اور مجھے قتل کر دو۔ اپنے باپ کے خون کا بدلہ مجھ سے لے لو۔ مَیں ہی وہ بدبخت ہوں جس نے کسی کے اشارے پر مراد خان کو قتل کیا تھا۔ مجھے خبر نہیں تھی کہ تقدیر مجھے مراد خان کے گھر پناہ لینے پر مجبور کر دے گی۔ مجھے قتل کر دو، مَیں زندہ رہنے کے قابل نہیں ہوں۔'' سپن گُل کے سینے میں انتقام کی آگ بھڑک اٹھی اور وہ ایک بپھرے ہوئے شیر کی طرح دوڑتی ہوئی کمرے سے اپنے باپ کی بندوق لے آئی۔ آج تو وہ دن آیا تھا جس کی آرزو میں وہ زندہ تھی۔ آج کے دن تو اُسے مرے ہوئے باپ سے کیا ہوا وعدہ پورا کرنا تھا۔ سپن گُل نے بندوق کی نالی نوجوان کی طرف کی تو اس کی ماں نے ڈانٹ کر کہا: ''لڑکی! تیرے حواس تو ٹھکانے ہیں؟ یہ نوجوان اگرچہ ہمارا دشمن ہے لیکن اس نے ہمارے گھر میں پناہ لی ہے۔ اگر ہمارے گھر میں اسے کچھ ہو گیا تو ہم کسی کو منھ دکھانے کے قابل نہیں رہیں گے۔ بیٹی! تُو اچھی طرح جانتی ہے کہ ہمارا دستور ہے کہ اگر دشمن بھی ہمارے گھر پناہ لے لے تو اس کی جان کی حفاظت کرنا ہمارا فرض بن جاتا ہے۔ یہ تو ہم کبھی سوچ بھی نہیں سکتے کہ گھر آئے مہمان کو قتل کر دیں۔ سپن گُل! خدا کے لیے بندوق پھینک دو۔''

ماں نے یہ باتیں کچھ اس انداز سے کہیں کہ سپن گُل پر ان باتوں کا بڑا اثر ہوا۔ اس نے بندوق پھینک دی اور نوجوان سے کہا: ''کاش! اس گھر کی چار دیواری سے باہر مجھے پتا چل جاتا کہ تُو میرے باپ کا قاتل ہے تو میرے ہاتھ سے بچ کر نہ جاتا۔ تُو ہمارے گھر میں مہمان بن کر آیا ہے، اس لیے تجھے معاف کرتی ہوں۔''

(پشتو لوک کہانی)

مشق

۱ سبق ''خون کا بدلہ'' کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) مُراد خان کو کس نے قتل کیا؟

(ب) مرتے وقت مراد خان کے دل میں کیا حسرت تھی؟

(ج) سِپن گُل نے مرتے وقت اپنے والد سے کیا وعدہ کیا تھا؟

(د) ماں بیٹی نے نوجوان کو ہوش میں لانے کے لیے کیا کیا؟

(ہ) سِپن گُل جب اپنے والد کے قاتل کو مارنے لگی تو ماں نے کیا کہا؟

۲ سبق ''خون کا بدلہ'' کے مطابق درست جواب کی نشان دہی (✓) سے کریں:

(الف) مُراد خان خون میں لت پَت پڑا تھا:

(i) فرش پر (ii) چارپائی پر

(iii) کرسی پر (iv) چٹائی پر

(ب) زیادہ خون بہہ جانے سے اس کی رنگت ہوگئی تھی:

(i) سُرخ (ii) سفید

(iii) زرد (iv) نیلی

(ج) وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ سِپن گُل کے جذبات میں:

(i) ٹھہراؤ آتا گیا (ii) بے چینی آتی گئی

(iii) کمی آتی گئی (iv) شِدّت آتی گئی

(د) وہ دوڑتی ہوئی کمرے سے بندوق لے آئی:

(i) ایک بپھرے ہوئے چیتے کی طرح (ii) ایک بپھرے ہوئے شیر کی طرح

(iii) ایک بپھرے ہوئے شخص کی طرح (iv) ایک بپھرے ہوئے ہاتھی کی طرح

(ہ) سپن گل نے گرم پانی سے نوجوان کے:

(i) زخم دھوئے (ii) ہاتھ دھوئے

(iii) پاؤں دھوئے (iv) بال دھوئے

(و) نوجوان نے سپن گل کی والدہ سے نام پوچھا:

(i) اُس کے باپ کا (ii) اس کے بھائی کا

(iii) اس کے خاوند کا (iv) اس کے بیٹے کا

٣ درج ذیل الفاظ کے متضاد الفاظ لکھیں:

غافل، بدبخت، کمی، رحم، ندامت

٤ سبق ''خون کا بدلہ'' کے مطابق درست اور غلط کی نشان دہی (✓) سے کریں:

(الف) گاؤں کے لوگ مراد خان کے صحن میں جمع تھے۔ درست/غلط

(ب) سپن گُل نے کہا کہ جب تک والد کے خون کا بدلہ نہ لے لوں مجھ پر نیند حرام رہے گی۔ درست/غلط

(ج) مُراد خان نے کہا کہ وہ دنیا سے ایک خوشی لیے جا رہا ہے۔ درست/غلط

(د) سپن گل نفرت کی آگ میں جل رہی تھی۔ درست/غلط

(ہ) سپن گُل نے کہا: میرے باپ کی روح کس قدر خوش ہوگی کہ ہم نے ایک زخمی کو پناہ دی اور اس کی خدمت کی۔ درست/غلط

٥ درج ذیل میں سے مذکر اور مؤنث الفاظ الگ الگ کریں:

رنگت، خون، مشکل، غم، وقت، روح

٦ درج ذیل الفاظ کی جمع لکھیں:

حالت، مقصد، شخص، علم، روح، احسان

۷ سبق ''خون کا بدلہ'' کے مطابق کالم: الف میں دیے گئے الفاظ کو کالم: ب کے متعلقہ الفاظ سے ملائیں:

کالم: الف	کالم: ب
رات	چار دیواری
آنکھ	لَت پَت
زخمی	ختم
گھر	خواب
رفع	آنسو
خون	کاش
حسرت	بے ہوش

۸ سبق ''خون کا بدلہ'' کا خلاصہ تحریر کریں۔

درج ذیل جملوں کو روز مرہ کے مطابق درست کر کے لکھیں:

	غلط جملے	درست جملے
(الف)	صوفے کے اوپر کتابیں پڑی ہیں۔	
(ب)	عبداللہ کی کھیل شان دار ہے۔	
(ج)	لاہور اور ملتان کے درمیان کتنے میلوں کا فاصلہ ہے؟	
(د)	چار مہینوں کے بعد آج تمھاری شکل دیکھی ہے۔	
(ہ)	عمران نے نئی ٹوپی اوڑھ رکھی ہے۔	
(و)	بارش برس رہی ہے۔	
(ز)	وہ انگریزی کو جانتے ہیں۔	

۹ سبق ''خون کا بدلہ'' کے مطابق مناسب لفظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں:

(الف) مُراد خان کی حالت .... خراب ہوتی جا رہی تھی۔

(ب) وہ کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن .... کی وجہ سے نہیں کہہ سکتا تھا۔

(ج) سپین گُل نے کہا: تُو ہمارے گھر میں .... بن کر آیا ہے، اس لیے معاف کرتی ہوں۔

(د) اگر دشمن بھی ہمارے گھر میں پناہ لے لے تو اس کی جان کی حفاظت کرنا ہمارا .... بن جاتا ہے۔

(ہ) سپین گُل کے .... میں انتقام کی آگ بھڑک اُٹھی۔

☆ درخواست:

درخواست یا عرضی ایسی تحریر کو کہتے ہیں جس میں کسی چیز کو حاصل کرنے یا کسی کام کی کرنے کی اِستدعا یا گزارش کی جاتی ہے۔ درخواست کے اہم اجزا مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ سرنامہ ۲۔ القاب

۳۔ نفسِ مضمون ۴۔ خاتمہ

درخواست کا مضمون سادہ اور عام فہم ہونا چاہیے۔ چھوٹے چھوٹے جملوں میں درخواست لکھی جائے۔ سکول چھوڑنے کا سرٹیفکیٹ کی ایک درخواست نمونے کے طور پر ملاحظہ ہو:

بخدمت جناب ہیڈ ماسٹر صاحب، ڈویژنل پبلک سکول، ملتان

جنابِ عالی!

مودبانہ گزارش ہے کہ میرے والد صاحب ایک سرکاری ملازم ہیں۔ ان کا تبادلہ ملتان سے لاہور ہوگیا ہے۔ ہمیں اسی ہفتے نئی جگہ پر منتقل ہونا ہے۔ نئے سکول میں داخلے کے لیے سابقہ سکول چھوڑنے کا سرٹیفکیٹ پیش کرنا لازم ہے۔

براہِ کرم مجھے سکول چھوڑنے کا سرٹیفکیٹ عطا فرمائیں تاکہ نئی جگہ پر سکول میں داخلہ لے کر اپنی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھ سکوں۔ آپ کی عین نوازش ہوگی۔

آپ کا فرماں بردار شاگرد

سیّد محمد علی ترمذی متعلم ہشتم۔سی

۲۲ مئی ۲۰۱۶ء

☆ محاورہ:

محاورے کے لغوی معنی بات چیت اور گفتگو کے ہیں۔ اُس کلمے یا کلام کو محاورہ کہتے ہیں جو اہلِ زبان کے اُسلوبِ بیان کے مطابق ہو اور اپنے حقیقی معنوں میں نہیں، بلکہ مجازی معنوں میں استعمال ہو۔ محاورہ ہمیشہ دو یا دو سے زیادہ الفاظ سے مل کر بنتا ہے اور اِس میں اکثر فعل اپنے اصل معنی کے بجائے کوئی اور معنی دیتا ہے، مثلاً:

نیند حرام ہونا، انتقام کی آگ میں جلنا، غم کے مارے نڈھال ہونا، قسم کھانا، تارے گننا

سرگرمیاں

۱۔ طلبہ کو کوئی اور لوک کہانی سنائیں اور انھیں اسے اپنے الفاظ میں لکھنے کا کہیں۔

۲۔ طلبہ سے کہیں کہ اگر ان میں سے کسی نے اپنے نانا، نانی یا دادا، دادی وغیرہ سے کوئی لوک کہانی سُنی ہو تو اُسے جماعت کے کمرے میں دوسرے طلبہ کو بھی سنائیں۔

برائے اساتذہ

۱۔ طلبہ کو بتائیں کہ کسی علاقے کی مخصوص تہذیبی اور معاشرتی کہانی جو سینہ بہ سینہ سفر کرتی ہوئی جدید دور میں تحریری صورت میں سامنے آئے، لوک کہانی کہلاتی ہے۔ کتاب میں شامل یہ کہانی ہمارے پیارے صوبے خیبر پختون خوا کی لوک کہانی ہے۔

۲۔ اساتذہ کرام طلبہ کو بتائیں کہ لوک کہانی میں کوئی نہ کوئی اَخلاقی درس اور دانش پوشیدہ ہوتی ہے۔

۳۔ طلبہ کو بتائیں کہ ہر علاقے میں لوک کہانیاں اور لوک ادب موجود ہوتا ہے۔ یہ کسی ایک فرد کی تخلیق نہیں ہوتا بلکہ بدلتے ہوئے زمانے کے ساتھ ساتھ اس میں تبدیلیاں رونما ہوتی رہتی ہیں۔

۴۔ طلبہ کو بتائیں کہ لوک کہانی اور لوک ادب کسی بھی علاقے یا تہذیب کو سمجھنے کے لیے بنیاد فراہم کرتے ہیں، یعنی لوک ادب میں کسی بھی مخصوص خطّے کے مذہبی عقائد، تہذیبی رویّے، فکری رجحانات وغیرہ دکھائی دیتے ہیں۔

۵۔ لوک ادب کے تناظر میں اس خطّے کے لوگوں کے رویّوں کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے کیونکہ لوک کہانیوں میں اُس علاقے کے ماضی، حال اور مستقبل کی جھلک موجود ہوتی ہے۔

۶۔ کہانی، لوک کہانی اور کتاب کے دیگر اَسباق میں موجود فرق سے طلبہ کو آگاہ کریں۔

شہری دفاع

تدریسی مقاصد

اِس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اِس قابل ہو جائیں گے کہ:

۱۔ ابتدائی طبّی امداد کی ضرورت اور اہمیّت سے آگاہ ہوں۔

۲۔ اپنے اندر معاشرتی شعور بیدار کر پائیں۔

۳۔ خود میں انسانیت کا احترام اور زخمیوں کی امداد کا جذبہ پیدا کر پائیں۔

خاص الفاظ

ایمرجنسی	خوامخواہ	گامزن	حمائل
لرزا دینا	لپکنا	عِوض	رُونما
جمگھٹا	سرجن	شعُور	مصنوعی

فون کی گھنٹی بجی اور حامد نے لپک کر فون اُٹھایا۔ دوسری طرف سے اُس کے ابّا جان کی آواز آئی کہ بیٹا! میں آج رات گھر نہیں آسکوں گا، کیوں کہ شہر کی بڑی مارکیٹ میں بم دھماکا ہوا ہے اور ہسپتال میں ایمرجنسی لگا دی گئی ہے۔ اس دوران اُس کی امّی بھی آ گئیں اور پوچھنے پر حامد نے بتایا کہ ابّا جان کا فون تھا۔ وہ کہہ رہے تھے کہ بم دھماکے کی وجہ سے ہسپتال میں ایمرجنسی لگی ہوئی ہے جس کی وجہ سے وہ رات کو گھر نہیں آسکیں گے۔ حامد نے سوچا کہ دھماکا کرنے والے کس قدر ظالم لوگ ہیں! خوامخواہ بے گناہ شہریوں کو ہلاک کر رہے ہیں۔ اُس نے امّی سے پوچھا: ''یہ کون لوگ ہیں اور ایسا کیوں کرتے ہیں؟'' امّی جان نے اُسے بتایا: ''بیٹا! یہ ملک اور قوم کے دشمن ہیں۔ یہ نہیں چاہتے کہ ہمارا ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہو اور خوش حال بنے۔'' اس کے بعد امّی نے حامد کو اپنے بستر پر جانے کے لیے کہا کیوں کہ رات بہت ہو چکی تھی۔

حامد چپ چاپ اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔ وہ بستر پر لیٹ تو گیا مگر اُسے نیند نہیں آ رہی تھی۔ وہ مسلسل

سوچتا رہا کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے؟ یہ کون لوگ ہیں جو چند سِکّوں کے عوض قیمتی جانوں کا سودا کرتے ہیں اور ملک میں تباہی پھیلاتے ہیں؟ یہی باتیں سوچتے سوچتے حامد سو گیا۔

دوسرے روز شام کی چائے پر اُس کی ابّا جان سے ملاقات ہوئی۔ حامد کے پوچھنے پر انھوں نے بتایا کہ وہ کس طرح رات بھر زخمیوں کا آپریشن اور ان کی مرہم پٹّی کرتے رہے۔ حامد نے ابّا جان سے پوچھا: ''ابّا جان! مَیں کس طرح ان لوگوں کی مدد کرسکتا ہوں جو بم دھماکے میں یا کسی حادثے میں زخمی ہو جاتے ہیں۔''

ابّا جان نے اُسے بتایا کہ اِس کے لیے اُسے ابتدائی طبّی امداد کی تربیت لینا اور مشقیں کرنا پڑیں گی۔ ابتدائی طبّی اِمداد کی تربیت کے لیے حکومت نے محکمہ شہری دفاع قائم کر رکھا ہے۔ یہ ادارہ کسی بھی حادثے کی صورت میں زخمیوں کو ابتدائی طبّی امداد فراہم کرتا ہے۔ شہری دفاع کے ادارے نے ابتدائی طبّی اِمداد کی تربیت فراہم کرنے کا معقول انتظام کر رکھا ہے۔ ہر صحت مند شخص کو رضا کارانہ طور پر اس کی تربیت حاصل کرنی چاہیے۔

ہمارے ہاں ابتدائی طبّی اِمداد کا شُعور بہت کم ہے جس کی وجہ سے حادثات میں زخمی ہونے والے افراد بروقت ابتدائی طبّی امداد نہ مل سکنے کی وجہ سے موقع پر دَم توڑ دیتے ہیں یا پھر عمر بھر کے لیے معذور ہو جاتے ہیں۔

ہمیں ایسے موقعوں پر کیا کرنا چاہیے؟ حامد نے پوچھا۔ ابّا جان بولے: پہلے تو ہمیں ایسے حادثات کی روک تھام کے لیے اپنے اردگرد پر نظر رکھنی چاہیے تا کہ ملک کا کوئی دشمن اس طرح کی حرکت نہ کر سکے۔ دوسرا یہ کہ اگر کہیں اس طرح کا حادثہ رونما ہو جائے تو ہمیں وہاں جمگھٹا نہیں بنا لینا چاہیے۔ اس سے زخمیوں کی ابتدائی طبّی اِمداد میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔

ہنگامی حالت میں عمارتوں کو خالی کرنے کے لیے راستوں کا تعیُّن لازمی کرنا چاہیے اور اُن سے عام لوگوں کی آگاہی اشد ضروری ہے۔ آگ کو بُجھانے والے آلات کا عمارتوں میں ہونا بے حد ضروری ہے۔ زخمیوں کو کُھلی اور تازہ ہوا میں لانا چاہیے تا کہ انھیں سانس لینے میں دشواری نہ ہو۔ دھوئیں سے بے ہوش ہونے والوں کے کپڑوں کو ڈھیلا کر دینا چاہیے اور ان کے مُنھ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے دینے چاہییں۔

حادثے میں بعض دفعہ لوگوں کی ہڈیاں ٹوٹ جاتی ہیں، اگر بازو کی ہڈی ٹوٹی ہوئی ہو تو کپڑے سے ایک تکونی پٹی بنا کر بازو کو گلے میں حمائل کر دینا چاہیے۔ اِس کے علاوہ لکڑی کی چھوٹی چھوٹی کھپچیاں/تختیاں، ٹُوٹی ہوئی ہڈی کے اطراف میں رکھ کر اوپر پٹیاں لپیٹ دی جائیں تا کہ ٹوٹی ہوئی ہڈیوں کو سہارا مل جائے۔ اگر جسم کے کسی حصّے سے خون بہہ رہا ہو تو کپڑے کی گدیاں ٹھنڈے پانی میں بھگو کر زخموں کے اوپر رکھی جائیں تا کہ خون کا اخراج بند ہو جائے۔

اگر کسی کے کپڑوں کو آگ لگ جائے تو دونوں ہاتھوں سے چہرے کو ڈھانپ لے اور زمین پر لوٹنا شروع کر دے۔ اگر کوئی دوسرا آدمی پاس ہو تو فوراً جلنے والے کے جسم پر کمبل، رضائی، کھیس، دری یا کوئی موٹا کپڑا ڈال دے اور اُسے زمین پر لوٹانا شروع کر دے۔ آگ والے شخص کو بھاگنا نہیں چاہیے، ورنہ اِس سے آگ اور زیادہ بھڑک اُٹھے گی۔

حامد نے پوچھا: ابّا جان! اگر کوئی پانی میں ڈوب جائے تو اس کو ابتدائی طبّی امداد کس طرح دی جائے؟
ابّا جان نے بتایا کہ اگر کوئی پانی میں ڈوب جائے تو سب سے پہلے اس شخص کو اُلٹا لٹا کر اس کے جسم سے پانی نکالا جائے، اس کے بعد اسے سیدھا لٹا کر مصنوعی طریقے سے اس کی سانس بحال کی جائے۔

اگر کسی کو سانپ نے ڈس لیا ہو تو جہاں سانپ نے کاٹا ہے، اُس جگہ سے چار پانچ اِنچ اُوپر جس طرف سے خون آ رہا ہو، رسّی یا کپڑے وغیرہ کو کس کر باندھ دیں۔ سانپ کے زہر کو فوراً کسی بلیڈ وغیرہ سے کھرچ کر نکال دیں۔ متاثرہ جگہ کو صابن اور پانی سے دھوئیں اور مریض کو وقت ضائع کیے بغیر فوراً ہسپتال پہنچایا جائے۔

حامد ابّا جان کی گفتگو بڑی دل چسپی سے سُن رہا تھا۔ ابّا جان نے گفتگو ختم کی تو کہنے لگا: ''ابّا جان! ابتدائی طبّی امداد دینا کچھ زیادہ مشکل نہیں۔'' ابّا جان کہنے لگے: ''ہاں بیٹا! ابتدائی طبّی امداد کی کچھ مشقیں کی ہوں اور فرسٹ ایڈ باکس موجود ہو تو یہ کام زیادہ مشکل نہیں۔''

حامد کے پوچھنے پر ابّا جان نے بتایا: ''فسٹ ایڈ باکس (First Aid Box) ایسا ڈبّا ہے جس میں مرہم پٹی کا سامان یعنی روئی کا پیکٹ، چند ضروری اقسام کی پٹیاں، ٹنکچر، آیوڈین کی بوتل، بورک ایسڈ، زخم پر لگانے والا مرہم اور ایمرجنسی میں دی جانے والی ادویات شامل ہیں۔ فرسٹ ایڈ باکس ہر گھر میں ہونا چاہیے۔''

حامد کے پوچھنے پر کہ کیا محکمہ شہری دفاع کا کام صرف لوگوں کو ابتدائی طبّی اِمداد دینے تک محدود ہوتا ہے؟
ابّا جان نے وضاحت کے ساتھ بتایا کہ محکمہ شہری دفاع جنگ اور امن دونوں صورتوں میں فعّال رہتا ہے۔ اِس کے ملازمین اور رضا کاروں کو اِبتدائی طبّی اِمداد دینے میں مہارت پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ رَسّے کی مدد سے بلندی پر چڑھنے، آگ بجھانے، زخمیوں کو مشکل مقامات سے بحفاظت نکالنے اور بلند و بالا عمارتوں سے سیڑھیوں کے بغیر نیچے لانے کی تربیت بھی دی جاتی ہے۔ جنگ کے دنوں میں یہ محکمہ، شہریوں کو بم باری سے محفوظ رہنے کے طریقے بتاتا ہے جس میں: زمین پر لیٹنا، رینگ کر ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا، سیڑھیوں کے نیچے پناہ لینا اور خندقیں کھود کر خود کو دُشمن سے محفوظ رکھنا، جیسے طریقے خصوصیّت سے قابلِ ذکر ہیں۔

یہ محکمہ رضا کاروں کو پہرہ دینے، گھروں میں بلیک آؤٹ کرنے اور ہلکے ہتھیار چلانے کی تربیت بھی دیتا ہے، جس سے لوگوں میں حوصلہ اور احساسِ ذمہ داری بڑھتا ہے اور وہ اپنی اور اپنے وطن کی حفاظت کے لیے کمر بستہ ہو جاتے ہیں۔ حامد نے کہا: ''ابّا جان کیا میری عمر کے نوجوان بھی محکمہ شہری دفاع سے تربیت پا سکتے ہیں؟''

''کیوں نہیں؟ تمھیں اور تمھاری عمر کے نوجوانوں کو یہ تربیت حاصل کرنی چاہیے۔ بہتر ہوگا کہ تم اِس سلسلے میں اپنے اساتذہ سے بات کرو۔''

''ابّا جان! مَیں کل سکول جا کر اپنے اساتذہ سے بات کروں گا کہ وہ ابتدائی طبّی امداد کی تربیت کے لیے محکمہ شہری دفاع سے بات کریں۔ مَیں اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر یہ مشقیں کروں گا اور آیندہ حادثات میں زخمیوں کی مدد کروں گا۔'' حامد نے پُر جوش انداز میں کہا:

ابّا جان نے حامد کو تھپکی دی اور کہا: ''شاباش حامد! شاباش!''

مشق

۱ سبق ''شہری دفاع'' کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) ابّا جان نے فون پر کیا بتایا؟

(ب) بم دھماکے کا سن کر حامد نے کیا سوچا؟

(ج) دھماکا کرنے والے کون لوگ ہیں؟

(د) محکمہ شہری دفاع کس لیے قائم کیا گیا ہے؟

(ہ) اگر کسی کے کپڑوں میں آگ لگ جائے تو فوری طور پر کیا کرنا چاہیے؟

۲ سبق ''شہری دفاع'' کے مطابق درست جواب کی نشان دہی (✓) سے کریں:

(الف) شہر میں بم دھماکا ہوا تھا:

(i) بڑی مارکیٹ میں (ii) بڑی سڑک پر

(iii) بڑی مسجد میں (iv) بڑی منڈی میں

(ب) حامد کے ابّا جان شہر کے بڑے ہسپتال میں تھے:

(i) ڈاکٹر (ii) مریض

(iii) ڈسپنسر (iv) چوکیدار

(ج) ابتدائی طبّی امداد کی تربیت دینے کے لیے حکومت نے محکمہ قائم کر رکھا ہے:

(i) پولیس کا (ii) تعلیم کا

(iii) فائر بریگیڈ کا (iv) شہری دفاع کا

(د) دوسرے روز حامد کی ابا جان سے ملاقات ہوئی:

(i) ناشتے پر (ii) شام کی چائے پر

(iii) دوپہر کے کھانے پر (iv) رات کے کھانے پر

(ہ) ڈوبنے والے کے جسم سے پانی نکالا جاتا ہے:

(i) اُلٹا لٹا کر (ii) سیدھا لٹا کر

(iii) بٹھا کر (iv) کھڑا کر کے

(و) مرہم پٹی کے سامان اور ایمرجنسی ادویات والے باکس کو کہتے ہیں:

(i) بلیک باکس (ii) ریڈ باکس

(iii) فسٹ ایڈ باکس (iv) پبلک ایڈ باکس

۳ درجِ ذیل الفاظ کو الف بائی ترتیب دے کر ان کے معنی لغت سے تلاش کریں:

گامزن، خوش حال، عوض، آگاہ، اہتمام، حادثہ، دشواری

۴ درجِ ذیل الفاظ کے متضاد لکھیں:

ظالم	دُشمن	ترقی	خوش حال	آئندہ	آگاہ

۵ درجِ ذیل الفاظ کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے:

لپک کر، ایمرجنسی، خواہ مخواہ، گامزن، خوش حال، اہتمام، رکاوٹ، رُونما، حمائل

۶ اِعراب کی مدد سے تلفُّظ واضح کریں:

تعاون، رونما، عوض، گامزن، اہتمام، سکون

۷ سبق کے متن کے مطابق مناسب لفظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں:

(الف) فون کی گھنٹی بجی اور حامد نے .... کر فون اُٹھایا۔

(ب) دھماکا کرنے والے کس قدر .... لوگ ہیں۔

(ج) ملک وقوم کے دشمن نہیں چاہتے کہ ہمارا ملک .... کی راہ پر گامزن ہو۔

(د) ملک وقوم کے دشمن چند سکّوں کے .... قیمتی جانوں کا سودا کرتے ہیں۔

(ہ) حامد ابّا جان کی باتیں بڑی .... سے سُن رہا تھا۔

(و) زخمیوں کو کھلی اور تازہ .... میں لانا چاہیے۔

۸ ٹریفک حادثے یا کسی ایسی ہنگامی صورت میں آپ کو کیا کرنا چاہیے؟

۹ واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھیں:

دھماکا، قوم، ملاقات، ادارہ، حادثات، حرکت، تختیاں

۱۰ سبق ''شہری دفاع'' کے مطابق کالم: الف میں دیے گئے الفاظ کو کالم: ب کے متعلقہ الفاظ سے ملائیں:

کالم: الف	کالم: ب
بڑی مارکیٹ	طریقے
ہسپتال	ہَوا
ملک	محکمہ شہری دفاع
زخمی	گھنٹی
ابتدائی طبّی امداد	بم دھماکا
تازہ	ایمرجنسی
مصنوعی	قوم
فون	مرہم پٹی

۱۱ درجِ ذیل الفاظ کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ اُن کی تذکیر و تانیث واضح ہو جائے:

گھنٹی، فون، دھماکا، قوم، ملاقات، شعور، دشمن، ہڈی

۱۲ سبق ''شہری دفاع'' کے مطابق درج ذیل سوالات میں درست اور غلط کی نشان دہی (✓) سے کریں:

(الف) شہر کی بڑی مارکیٹ میں بم دھماکا ہوا ہے۔ درست/غلط

(ب) زلزلے کی وجہ سے ہسپتال میں ایمرجنسی لگی ہوئی ہے۔ درست/غلط

(ج) حامد کے ابّا جان شہر کے بڑے ہسپتال میں سرجن تھے۔ درست/غلط

(د) حامد زخمیوں کی مدد نہیں کرنا چاہتا تھا۔ درست/غلط

(ہ) حادثے میں بعض لوگوں کی ہڈیاں ٹوٹ جاتی ہیں۔ درست/غلط

۱۳ سبق ’’شہری دفاع‘‘ کا خلاصہ تحریر کریں۔

☆ فعل مجہول کو فعل معروف میں بدلنا:

مجہول کے معنی ہیں نامعلوم۔ فعل مجہول ایسا فعل ہوتا ہے،

جس کا کرنے والا، یعنی فاعل معلوم نہ ہو، مثلاً:

(الف) کتاب لکھی گئی۔

(ب) اخبار پڑھا جائے گا۔

(ج) گاڑی چلائی جائے گی۔

(د) کھانا کھایا جا رہا ہے۔

اوپر دی گئی مثالوں میں ’’لکھی گئی‘‘، ’’پڑھا جائے گا‘‘، ’’چلائی جائے گی‘‘ اور ’’کھایا جا رہا ہے‘‘، مجہول افعال ہیں، اِس لیے کہ اِن کے فاعل نامعلوم ہیں۔ یعنی ہم نہیں جانتے کہ کتاب کس نے لکھی؟ اخبار کون لوگ پڑھیں گے؟ گاڑی کون چلائے گا؟ اور کون سے افراد کھانا کھا رہے ہیں؟ ایسے افعال جن کے فاعل معلوم نہ ہوں، مجہول کہلاتے ہیں۔ نیچے دیے گئے کالم: الف میں فعل مجہول والے جملے دیے گئے ہیں اور کالم: ب میں اُنھیں فعل معروف میں تبدیل کیا گیا ہے۔

	کالم: الف	کالم: ب
(الف)	کہانی پڑھی گئی۔	سعود نے کہانی پڑھی۔
(ب)	گاڑی چلائی جاتی ہے۔	اصغر گاڑی چلاتا ہے۔
(ج)	تنخواہ میں اضافہ کیا جائے گا۔	حکومت تنخواہ میں اضافہ کرے گی۔
(د)	گھر بنایا جائے گا۔	جمیل گھر بنائے گا۔
(ہ)	چاول خریدے جاتے ہیں۔	سہیل اور طارق چاول خریدتے ہیں۔

تجنیسِ معنوی میں امتیاز:

جب کسی جملے میں دو یا دو سے زیادہ الفاظ اِس طرح کے استعمال ہوں کہ لکھنے میں اُن کی شکل اور پڑھنے میں اُن کی آواز ایک جیسی ہو، مگر اُن کے معانی ایک دوسرے سے مختلف ہوں، تو اِس کو تجنیس معنوی کہا جاتا ہے، مثلاً:

(الف) زیادہ سونا نقصان دہ ہوتا ہے۔	یہاں ''سونا'' نیند کی حالت ہے۔
(ب) سونا، بہت مہنگا ہو گیا ہے۔	یہاں ''سونا'' ایک قیمتی دھات ہے۔
(الف) دُودھ سے کھویا بنتا ہے۔	یہاں دُودھ سے تیار ہونے والا ''کھویا'' مراد ہے۔
(ب) آپ نے کیا کھویا، کیا پایا۔	یہاں ''کھویا'' کا مطلب ضائع کرنا ہے۔

سرگرمیاں

۱۔ اگر کسی طالبِ علم / طالبہ نے، کسی حادثے کی صورت میں ابتدائی طبّی امداد فراہم کرنے کا منظر دیکھا ہے تو وہ اس کا حال دیگر طلبہ کو سنائے اور ہنگامی حالات کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے ابتدائی طبّی اِمداد فراہم کرنے کی مشق کرائی جائے۔

۲۔ طلبہ میں ابتدائی طبّی امداد کا فہم و شعور پیدا کرنے کے لیے سکول میں محکمہ شہری دفاع کے تعاوُن اور اِشتراک سے ایک تقریب کا اہتمام کیا جائے۔

۳۔ جماعت میں موجود طلبہ مختلف گروپ بنا کر، شہری دفاع کی ضرورت و اہمیّت پر گروہی بحث کا اہتمام کریں۔

برائے اساتذہ

۱۔ طلبہ کو ابتدائی طبّی امداد کی غرض و غایت اور اس کی اہمیّت سے روشناس کرانے کے لیے مختلف مثالیں دیں۔

۲۔ طلبہ کو فسٹ ایڈ باکس میں موجود سامان اور ادویات کے استعمال کا طریقہ سکھائیں۔

۳۔ اساتذہ طلبہ کو وضاحت سے بتائیں کہ کسی ہنگامی حالت میں ہسپتال میں ایمرجنسی لگنے سے کیا مراد ہے؟

ریل کا سفر

تدریسی مقاصد

اِس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ اِس قابل ہو جائیں گے کہ:

۱۔ مزاحیہ ادب سے شناسا ہوسکیں۔
۲۔ یہ سمجھنے لگیں کہ مزاحیہ شاعری میں بھی ایک پیغام ہوتا ہے۔
۳۔ سیّد ضمیر جعفری کی شخصیت اور فکر و فن سے آگاہ ہوسکیں۔
۴۔ سابقے کے بارے میں جان سکیں۔

خاص الفاظ

عَبَث، مردُم شُماری، گُنجائِش، للکارنا، بہَم، لاؤلشکر، گٹھّڑ، آشنائی، نُفُوس

نہ گُنجائش کو دیکھ اس میں نہ تُو مَردُم شماری کر
لنگوٹی کَس، خدا کا نام لے، گُھس جا، سواری کر

عَبَث گننے کی یہ کوشش کہ ہیں کتنے نُفُوس اِس میں
کہ نکلے گا ذرا تُو دیکھ تیرا بھی جلوس اِس میں

وہ کھڑکی سے کسی نے ''مورچہ بندوں'' کو للکارا
پھر اپنے سر کا گٹھّڑ دُوسروں کے سر پہ دے مارا

یہ سارے کھیت کے گنّے کٹا لایا ہے ڈبّے میں
وہ گھر کی چارپائی تک اُٹھا لایا ہے ڈبّے میں

وہ اِک رسّی میں پورا لاؤ لشکر باندھ لائے ہیں
یہ بستر میں ہزاروں تیر و نشتر باندھ لائے ہیں

صُراحی سے گھڑا، روٹی سے دستر خوان لڑتا ہے
مسافر خود نہیں لڑتا مگر سامان لڑتا ہے

وہ حضرت جو عوامُ النّاس میں گُھل مِل کے بیٹھے ہیں
رضائی میں وہ یوں بیٹھے ہیں گویا سِل کے بیٹھے ہیں

وہ آ پہنچا کوئی چمٹا بجا کر مانگنے والا
بہت مقبول ہے لوگوں میں گا کر مانگنے والا

بہم یوں گفتگو میں آشنائی ہوتی جاتی ہے
لڑائی ہوتی جاتی ہے ، صفائی ہوتی جاتی ہے

(سیّد ضمیر جعفری)

مشق

۱ نظم ''ریل کا سفر'' کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) پہلے شعر میں شاعر مسافر کو کیا مشورہ دے رہا ہے؟

(ب) اس نظم کے دوسرے شعر میں ''جلوس نکلنے'' سے شاعر کی کیا مُراد ہے؟

(ج) ایک مسافر گھر کی کیا چیز ریل کے ڈبے میں لے آیا تھا؟

(د) کون سا سامان نگنے والا لوگوں میں مقبول ہے اور کیوں؟

(ہ) رضائی میں بیٹھے ہوئے مسافر کا حال کس طرح بیان کیا گیا ہے؟

۲ نظم ''ریل کا سفر'' کے مطابق درست جواب کی نشان دہی (✓) سے کریں:

(الف) شاعر کے مطابق شمار کرنے کی کوشش فضول ہے:

(i) ریل کے ڈبے (ii) ریل کی سیٹیں
(iii) نفُوس (iv) سامان

(ب) ریل کے سفر میں روٹی سے لڑتا ہے:

(i) سالن (ii) پانی
(iii) پلیٹ (iv) دسترخوان

(ج) رضائی میں مسافر ایسے بیٹھے ہیں جیسے:

(i) گھر میں بیٹھے ہوں (ii) سِل کے بیٹھے ہوں
(iii) دُبک کے بیٹھے ہوں (iv) ڈر کے بیٹھے ہوں

(د) کوئی مسافر ریل میں کھیت کے گنّے کتنا لایا ہے:

(i) سارے (ii) آدھے
(iii) تہائی (iv) چوتھائی

(ہ) ریل گاڑی میں ہجوم کے باعث صُراحی سے لڑتا ہے:

(i) کپ (ii) جگ

(iii) پلیٹ (iv) گھڑا

۳ درج ذیل کے معنی لُغت سے تلاش کر کے لکھیں:

نُفُوس، مورچا بند، عوامُ النّاس، مقبول، آشنائی، مردُم شماری

۴ درج ذیل الفاظ کے متضاد الفاظ لکھیں:

گفتگو، آشنائی، صفائی، لڑائی، مقبول، اپنا

۵ نظم ''ریل کا سفر'' کے مطابق مناسب الفاظ کی مدد سے مصرعے مکمل کریں:

(الف) لنگوٹی کَس، خدا کا نام لے، .... جا، سواری کر

(ب) یہ بستر میں ہزاروں .... باندھ لائے ہیں

(ج) مسافر خود نہیں لڑتا مگر .... لڑتا ہے

(د) وہ حضرت جو عوامُ النّاس میں .... کے بیٹھے ہیں

(ہ) وہ آپہنچا کوئی .... بجا کر مانگنے والا

۶ مندرجہ ذیل کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کی تذکیر و تانیث واضح ہو جائے:

گُنجائش، لنگوٹی، گٹھڑ، رسّی، گھڑا، صُراحی

۷ درج ذیل محاورات کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے:

خدا کا نام لینا، جلوس نکلنا، گُھل مِل جانا

۸ نظم ''ریل کا سفر'' کے مطابق اُوپر والی سطر کے الفاظ کو نیچے والی سطر کے متعلقہ الفاظ سے ملائیں:

مردُم	نُفُوس	کھیت	تیر	لاؤ	مانگنے والا	لڑائی
نشتر	صفائی	گنّے	شماری	جلوس	لشکر	فقیر

۹ نظم ''ریل کا سفر'' کا مرکزی خیال تحریر کریں۔

۱۰ اُوپر والی سطر میں دیے گئے الفاظ کے ہم آواز لفظ نیچے والی سطر میں لکھیں:

شماری	آشنائی	لشکر	بجا	جلوس	سامان

۱۱ درج ذیل الفاظ کا تلفّظ اِعراب کی مدد سے واضح کریں:

عبث، جلوس، مسافر، عوام الناس، نفوس

۱۲ سبق کے متن کے مطابق درست اور غلط کی نشان دہی (✓) سے کریں:

(الف) مانگنے والا ڈھولکی بجا رہا تھا۔ درست/غلط

(ب) ایک مسافر رَسّی میں پورا لاؤ لشکر باندھ لایا ہے۔ درست/غلط

(ج) ایک مسافر نے اپنا بیگ دوسروں کے سر پر دے مارا۔ درست/غلط

(د) ریل میں سوار ہونے سے پہلے مسافروں کی مردُم شماری کر لینی چاہیے۔ درست/غلط

(ہ) گا کر بھیک مانگنے والا لوگوں میں بہت مقبول ہے۔ درست/غلط

سابقے:

نئے الفاظ یا تراکیب بنانے کے لیے الفاظ کے شروع میں جن الفاظ کا اضافہ کیا جاتا ہے انھیں سابقہ کہتے ہیں مثلاً: بے ہنر، بے غرض، بے لحاظ، بے شمار میں ''بے'' سابقہ ہے۔ کچھ عام استعمال میں آنے والے سابقے درج ذیل ہیں:

ان: ان تھک، ان پڑھ، ان گنت، ان بن، ان مٹ، انجان

بد: بدخط، بدنصیب، بدمعاش، بدمزاج، بدحواس، بداخلاق

با: بااصول، باادب، بانصیب، بااختیار، باتمیز، باعمل

سرگرمیاں

۱۔ اگر طلبہ میں سے کسی نے ریل کا طویل سفر کیا ہے تو اُسے کہا جائے کہ وہ اس کا آنکھوں دیکھا حال جماعت کے دیگر طلبہ کو سنائے۔

۲۔ طلبہ کو کہیں کہ وہ اس نظم کے علاوہ کوئی اور مزاحیہ نظم اپنی کاپی میں لکھیں۔

برائے اساتذہ

۱۔ جماعت میں موجود خوش الحان طلبہ سے یہ نظم درست زیر و بم کے ساتھ ترنّم سے پڑھوائی جائے تاکہ طلبہ اس مزاحیہ نظم سے نہ صرف لطف اٹھا سکیں بلکہ مناسب شعر خوانی میں ماہر ہو سکیں۔

۲۔ طلبہ کو بتائیں کہ مزاحیہ شاعری صرف ہنسنے ہنسانے اور وقت گزاری کا ذریعہ نہیں بلکہ اس کے ذریعے معاشرتی مسائل کو ہلکے پھلکے اور دل چسپ انداز میں پیش کیا جاتا ہے، تاکہ معاشرے کی اصلاح ہو سکے۔

۳۔ ریل کے سفر کے دوران پیش آنے والے مختلف مناظر اور مراحل کو وضاحت سے بیان کریں۔

لانس نائیک لال حسین شہید

تدریسی مقاصد

اِس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اِس قابل ہو جائیں گے کہ:

۱۔ مشاہیرِ پاکستان سے کسی قدر واقف ہوسکیں۔

۲۔ اپنے اندر حُبّ الوطنی کا جذبہ پیدا کر پائیں۔

۳۔ لائس نائیک لال حسین شہید کے کارنامے سے آگاہ ہوسکیں۔

خاص الفاظ

جیالے	پلاٹون	پیش قدمی	بوچھاڑ	مورچا
سَنسناتی	فرض شناسی	فراموش کرنا	صفایا	تدبیر
آگاہ	کھلبلی مچانا	پیوست ہونا	رِینگنا	ڈھیر ہونا

ہمارا پیارا وطن پاکستان لاکھوں مسلمانوں کی قربانیوں کے بعد وجود میں آیا۔اس کے قیام کے بعد اگر کسی نے اسے مَیلی آنکھ سے دیکھنے کی جرأت کی تو ہمارے وطن کے جیالے اس کی حفاظت کے لیے آگے بڑھے۔اس عظیم فرض کے لیے انھوں نے اپنی جانوں کی کبھی پروا نہیں کی۔ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ میں پاکستان کے جیالوں نے بہادری اور دلیری کی روشن مثالیں قائم کیں اور دشمن کے ناپاک ارادوں کو خاک میں ملا دیا۔

ستمبر ۱۹۶۵ء میں دشمن نے رات کی تاریکی سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے ہمارے ملک پر حملہ کر دیا اور کئی ایک سرحدی چوکیوں پر قبضہ کر لیا۔اس صورت میں پلاٹون کمانڈر نے چند جوانوں کو بُلا کر کہا کہ تم جنگ کے حالات سے آگاہ ہو، دشمن نے ہماری اگلی چوکیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔دشمن کی فوج مسلسل گولہ باری کر رہی ہے، اس

لیے ہمیں شاید یہ چوکی بھی خالی کرنی پڑے۔ ان جوانوں میں سے ایک آگے بڑھا اور فوجی سلام کرنے کے بعد بولا: ''جناب! دشمن کو روکنے کے لیے کوئی تدبیر ہو سکتی ہے؟'' کمانڈر نے کہا: ''ہاں! اگر ہم میں سے کوئی آگے بڑھے اور جرأت و بہادری کا مظاہرہ کرے۔'' وہ جوان ایک قدم اور آگے بڑھا اور کہا: ''جناب! مَیں ایسا کرنے کے لیے تیار ہوں۔''

کمانڈر نے جوان کو شاباش دی اور کہا: ''تمھیں اُس چوکی تک جانا ہوگا جو دشمن نے آج صبح ہم سے چھینی ہے اور پھر اس کے بعد ہمیں بڑے دستے سے ملنا ہوگا تاکہ دشمن کی پیش قدمی کو روک سکیں۔'' جوان نے کہا: ''مجھے منظور ہے۔ مَیں دُشمن سے اپنی چوکی خالی کرا کے دَم لُوں گا۔'' یہ کہہ کر اُس جوان نے اپنی سٹین گن اُٹھائی، کمر کی پٹی سے دستی بم باندھے اور اپنی پلاٹون کے ساتھ فوجی سلام کرتا ہوا نکل گیا۔ یہ جوان لانس نائیک لال حسین تھے۔

چاروں طرف گولیوں کی بوچھاڑ ہو رہی تھی۔ دشمن کے جہاز سر پر منڈلا رہے تھے مگر اُس جوان کے دل میں ذرا بھی خوف نہ تھا۔ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ نہایت بہادری اور دلیری سے آگے بڑھ رہے تھے۔ دو گھنٹے مسلسل رینگ کر بالآخر وہ اُس چوکی کے قریب پہنچ گئے، جس پر دشمن نے صبح سویرے قبضہ کیا تھا۔ اب دشمن نے اسے اپنی پہرہ چوکی بنا رکھا تھا اور اس کے قریب ہی اُن کا ایک بڑا مورچا تھا، جہاں سے مسلسل فائرنگ ہو رہی تھی۔ لانس نائیک لال حسین اپنی چوکی پر دشمنوں کو دیکھ کر غصّے میں آگئے اور فوراً کمر کی پٹی سے دستی بم نکالا اور پہرے پر موجود دشمن کے سپاہیوں پر پھینک دیا۔ سپاہی وہیں ڈھیر ہو گئے۔ لال حسین چوکی میں داخل ہو گئے اور پھر رینگتے رینگتے دشمن کے خندقی مورچے پر دستی بم پھینکنے شروع کر دیے۔ دشمن اس اچانک حملے سے گھبرا گیا۔ لال حسین اور اس کے ساتھیوں نے تاک تاک کر نشانے پر بم پھینکے اور مورچے میں موجود دشمنوں کا صفایا کر دیا۔ اُنھوں نے بہادری اور بے خوفی کا مظاہرہ کر کے اپنی چوکی کو دشمن سے خالی کرا لیا۔ قریب ہی دشمن کی ایک بڑی پلاٹون مسلسل فائرنگ کر رہی تھی۔ دشمن کے حملوں کا جواب دینے کے لیے وہ اُن کی طرف بڑھے۔ اُن کی پلاٹون اِن کے پیچھے پیچھے بڑھ رہی تھی۔ وہ دشمن کی پلاٹون کے قریب پہنچے اور دستی بم پھینک کر دشمن کی صفوں میں کھلبلی مچا دی۔ دشمن نے فائرنگ تیز کر دی۔ لال حسین اپنے ساتھیوں کے ساتھ جواں مردی سے دشمن کا مقابلہ کر رہے تھے کہ ایک سنسناتی ہوئی گولی اِن کے جسم میں پیوست ہو گئی۔ وہ بُری طرح زخمی ہوئے مگر اُنھوں نے ہمت نہ ہاری۔ اُن کے زخموں سے خون فوارے کی طرح نکل رہا تھا مگر وہ مسلسل آگے بڑھ رہے تھے۔ اُن کی اور اُن کے ساتھیوں کی جرأت کے نتیجے میں

دشمن کے قدم اُکھڑ گئے اور وہ بھاگ کھڑا ہوا۔ لال حسین کے ساتھیوں نے اُن کی آواز سنی: ''دشمن ختم ہوگیا۔'' خون بہہ جانے سے لال حسین کی حالت بگڑ چکی تھی۔ بالآخر زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے وہ گر پڑے۔ اُن کے ساتھیوں نے اُنھیں فوراً اُٹھایا اور مرہم پٹی کے لیے واپس لانے لگے مگر زخم اپنا کام کر چکے تھے۔ لانس نائیک لال حسین شہید کی رُوح، جسمِ خاکی سے پرواز کر گئی۔ موت کے وقت اُس کے آخری الفاظ یہ تھے: '' اے اللہ! تیرا شکر ہے، مَیں نے اپنا فرض پورا کر دیا۔'' لانس نائیک لال حسین شہید نے فرض شناسی اور جرأت و بہادری کی جو مثال پیش کی، قوم اُسے کبھی فراموش نہیں کر سکے گی۔ جرأت کے اس اعلیٰ کارنامے پر حکومت نے اسے ''تمغائے جرأت'' دیا۔ اللہ ایسی نیک رُوحوں کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

مشق

۱ سبق ''لانس نائیک لال حسین شہید'' کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) ۱۹۶۵ء کی جنگ پاکستان کی تاریخ میں کس لیے اہمیّت کی حامل ہے؟

(ب) پلاٹون کمانڈر نے جوانوں سے کیا کہا؟

(ج) لال حسین نے چوکی پر پہنچ کر کیا کِیا؟

(د) مرتے وقت لال حسین کی زُبان پر کون سے الفاظ تھے؟

(ہ) حکومتِ پاکستان نے لال حسین شہید کو کس اعزاز سے نوازا؟

۲ سبق ''لانس نائیک لال حسین شہید'' کے مطابق درست جواب کی نشان دہی (✓) سے کریں:

(الف) لال حسین اور اُس کے ساتھیوں کے اچانک حملے سے دشمن:

(i) لڑکھڑا گیا　(ii) فرار ہو گیا

(iii) گھبرا گیا　(iv) لوٹ آیا

(ب) دشمن کے قدم اُکھڑنے پر لال حسین نے کہا:

(i) آ گیا (ii) دشمن ختم ہو گیا

(iii) دشمن چھا گیا (iv) تھرا گیا

(ج) لال حسین کے زخموں سے خون:

(i) فوارے کی طرح نکل رہا تھا (ii) قطرہ قطرہ ٹپک رہا تھا

(iii) رُک گیا تھا (iv) جم گیا تھا

(د) ''روح پرواز کرنا'' کا مطلب ہے:

(i) بے چین ہونا (ii) وفات پا جانا

(iii) مرنے کے قریب ہونا (iv) تکلیف میں ہونا

(ہ) لال حسین شہید کو اعزاز سے نوازا گیا:

(i) نشانِ حیدر سے (ii) تمغائے جرأت سے

(iii) ستارۂ بسالت سے (iv) ستارۂ جرأت سے

۳ درج ذیل الفاظ کے معنی لُغت سے تلاش کر کے لکھیں:

جواں مردی، تاک تاک کر، آگاہ ہونا، تدبیر، خاک، پیش قدمی

۴ سبق کے مطابق مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں:

(الف) ہمارا پیارا وطن پاکستان لاکھوں مسلمانوں کی .... کے بعد وجود میں آیا۔

(ب) ستمبر ۱۹۶۵ء میں دشمن نے .... سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے ہمارے ملک پر حملہ کر دیا۔

(ج) دشمن کی فوج مسلسل .... کر رہی تھی۔

(د) چوکی کے قریب ہی دشمن کا ایک بڑا .... تھا۔

(ہ) پاکستان کے جیالوں نے دشمن کے ناپاک ارادوں کو .... میں ملا دیا۔

۵ درج ذیل الفاظ کے واحد لکھیں:

مثالیں، ادارے، حالات، جیالے، صفیں

۶ سبق ''لانس نائیک لال حسین شہید'' کے مطابق درست اور غلط کی نشان دہی (✓) سے کریں:

(الف) پاکستان ہزاروں مسلمانوں کی قربانیوں کے بعد وجود میں آیا۔ درست/غلط

(ب) ستمبر ۱۹۶۵ء میں دشمن نے رات کی تاریکی میں حملہ کر دیا۔ درست/غلط

(ج) پاکستان کے جیالوں نے دشمن کے ناپاک ارادوں کو خاک میں ملا دیا۔ درست/غلط

(د) لال حسین بُری طرح زخمی ہوا اور ہمّت ہار گیا۔ درست/غلط

(ہ) لال حسین کے کارنامے پر حکومت نے اسے ''نشانِ حیدر'' دیا۔ درست/غلط

۷ اپنے علاقے کے ناظم کے نام، اپنے محلے کی باقاعدہ صفائی کا مستقل انتظام کرنے کی درخواست تحریر کریں۔

سرگرمیاں

۱۔ ''شہدائے پاکستان'' کے عنوان سے ایک چارٹ تیار کریں، جس میں ''نشانِ حیدر'' پانے والے تمام شہیدوں کی تصویریں اور ان کے نام درج کیے جائیں۔

۲۔ ایک رنگین چارٹ تیار کریں، جس پر علامہ محمد اقبالؒ کا یہ شعر درج ہو:

؎ شہادت ہے مطلوب و مقصودِ مومن
نہ مالِ غنیمت نہ کِشور کُشائی

برائے اساتذہ

۱۔ طلبہ کو ۱۹۶۵ء کی جنگ کے دیگر شہیدوں کے کارناموں سے آگاہ کریں۔

۲۔ طلبہ کو شہادت کے مقام و مرتبے سے آگاہ کریں۔

۳۔ طلبہ کو ایسی کتابیں پڑھنے کی ہدایت کریں، جن میں ۱۹۶۵ء کی جنگ کے واقعات درج ہوں۔

۴۔ طلبہ کو پلاٹون، پہرہ چوکی، فوجی سلام جیسی اِصطلاحات کے مفہوم سے روشناس کرائیں۔

ہاکی

تدریسی مقاصد

اِس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اِس قابل ہو جائیں گے کہ:

۱۔ زندگی میں کھیلوں کی اہمیّت وضرورت سے آگاہ ہوسکیں۔

۲۔ پاکستان کے قومی کھیل ''ہاکی'' کے قواعد سے متعارف ہوسکیں۔

۳۔ ہاکی کے پاکستانی ''ہیروز'' اور اُن کے کارناموں سے شناسا ہوسکیں۔

خاص الفاظ

جہدِ مسلسل | ریفری | تنبیہ | سنگین | ہیلمٹ | تمغا | آسٹروٹرف | دورانیہ | اولمپکس | طُرَّۂ اِمتیاز | گول پوسٹ | برق رفتاری

کھیلوں کو انسانی زندگی میں بہت اَہمیت حاصل ہے۔کھیل سے جسمانی صحت بہتر ہوتی ہے۔ یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ کھلاڑی عام لوگوں کی نسبت جسمانی اعتبار سے زیادہ مضبوط اور توانا ہوتے ہیں۔ جسمانی صحت کے ساتھ ساتھ کھیل اَخلاقی تربیت کا بھی ایک مؤثّر ذریعہ ہیں۔ کھلاڑی کو کھیل کے اُصول وقواعد کی پابندی کرنا سکھائی جاتی ہے۔ایک کھلاڑی کھیلتا تو جیت کے لیے ہے مگر جب وہ ہار جاتا ہے تو اپنی ناکامی کو خوش دِلی سے قبول کرتا ہے۔اپنی کمزوریوں پر قابو پا کر اگلے مقابلے کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔ یوں کھیل کی وجہ سے ایک کھلاڑی میں فراخ دلی، بلند حوصلگی اور جہدِ مسلسل کی صلاحیتیں پیدا ہوتی ہیں۔

پاکستان میں بہت سے کھیل نہایت دل چسپی اور شوق سے کھیلے جاتے ہیں۔ان میں ہاکی ایک ایسا کھیل ہے، جسے پاکستان کا قومی کھیل کہا جاتا ہے۔ اِس کھیل کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو پتا چلتا ہے کہ یہ ایک قدیم کھیل ہے، جس کا

آغاز ایران سے ہوا۔ ایران سے یورپ میں پہنچا۔ یورپ میں یہ کھیل سب سے پہلے فرانس میں شروع ہوا، وہاں سے انگلستان پہنچا۔ اٹھارویں صدی عیسوی کے آغاز میں انگریزوں نے برِّصغیر پاک و ہند میں اِسے متعارف کرایا۔ دیکھتے ہی دیکھتے قلیل عرصے میں یہ کھیل پورے ملک میں کھیلا جانے لگا۔

ہاکی کا کھیل ۱۹۰۸ء میں پہلی بار اولمپکس میں شامل کیا گیا۔ جس ملک نے سب سے پہلے اولمپکس میں طلائی تمغا جیتا، وہ برطانیہ تھا۔ ۱۹۲۸ء میں ہندوستان کی ٹیم نے ہالینڈ کے شہر ایمسٹرڈم میں کھیلے جانے والے اولمپکس میں پہلی مرتبہ حصّہ لیا اور طلائی تمغا جیتا۔ ۱۹۴۰ء تک یہ اعزاز ہندوستان کے پاس رہا۔

پاکستان میں ہاکی کے کھیل کا جائزہ لینے سے پہلے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اِس کھیل کے بارے میں بنیادی معلومات پر چند باتیں ہو جائیں۔ ہاکی کا کھیل دو ٹیموں کے درمیان ہوتا ہے۔ ہر ٹیم میں گیارہ کھلاڑی ہوتے ہیں۔ اِن کی پوزیشنیں یہ ہوتی ہیں: گول کیپر، لیفٹ فل بیک، رائٹ فل بیک، رائٹ ہاف، سنٹر ہاف، لیفٹ ہاف، رائٹ آؤٹ، رائٹ اِن، سینٹر فارورڈ، لیفٹ آؤٹ اور لیفٹ اِن۔

۱۹۰۰ء میں ''انٹرنیشنل ہاکی رُولز بورڈ'' کے نام سے ایک ادارہ قائم ہوا، جس کے تحت اِس کھیل کے قواعد وضوابط بنائے گئے۔ کھیل کی نگرانی دو ایسے افراد کرتے ہیں جو کھیل کے قواعد وضوابط سے پوری طرح واقف ہوتے ہیں، اِنھیں ریفری کہا جاتا ہے۔ شروع میں اِن کے اختیارات محدود تھے، بعد میں اِن کے اختیارات میں اضافہ کیا جاتا رہا۔ کھیلتے ہوئے کوئی کھلاڑی غلطی کرے تو یہ اُسے تنبیہ کرتے ہیں۔ اگر کوئی کھلاڑی جان بوجھ کر دوبارہ غلطی کرے یا پھر کوئی بڑی غلطی کرے تو ریفری اُسے میچ سے کچھ وقت کے لیے اور کسی سنگین غلطی کرنے کے نتیجے میں باقی میچ کے لیے کھیل سے باہر نکال دیتے ہیں۔

ہاکی کے میدان کی لمبائی ایک سو ساٹھ میٹر اور چوڑائی ایک سو میٹر ہوتی ہے۔ میدان کے مختلف حصوں کو آٹھ سینٹی میٹر چوڑی پٹی سے نمایاں کیا جاتا ہے۔ گول پوسٹ کی چوڑائی ۳.۶ میٹر اور اونچائی ۲.۱ میٹر ہوتی ہے۔ گول پوسٹ کا سامنے والا رُخ کُھلا ہوتا ہے، جب کہ باقی ہر طرف مضبوط جالی لگی ہوتی ہے۔ کھلاڑیوں میں صرف گول کیپر کو ٹانگوں پر گھٹنوں تک پیڈ باندھنے، ہاتھوں میں دستانے پہننے اور سر پر ہیلمٹ پہننے کی اجازت ہوتی ہے۔ کھلاڑی کھیل کے لیے جو سٹک استعمال کرتے ہیں، وہ اٹھارہ سے اکیس اونس وزنی ہوتی ہے۔ ہاکی کی گیند سفید رنگ کی ہوتی ہے۔ کھیل دو وقفوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ ہر وقفے کا دورانیہ پینتیس منٹ کا ہوتا ہے۔ ایک میچ کے دوران ایک ٹیم کو زیادہ سے زیادہ چار کھلاڑی تبدیل کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔

پاکستان کی ہاکی ٹیم پہلی مرتبہ بین الاقوامی مقابلوں میں ۱۹۴۸ء میں شریک ہوئی۔ اِس کے کپتان علی اِقتدار دارا تھے جو قیامِ پاکستان سے پہلے متحدہ ہندوستان کی ہاکی ٹیم کے نامور کھلاڑی تھے۔

ملک میں پہلی بار قومی ہاکی چمپئین شپ ۱۹۴۸ء میں لاہور میں منعقد ہوئی۔ پاکستان نے ۱۹۵۴ء کے ہاکی کے اولمپک مقابلوں میں نہ صرف شرکت کی بلکہ نقرئی تمغہ بھی جیتا۔ اِس کے بعد پاکستان کی ہاکی ٹیم کا فتوحات حاصل کرنے اور اعزازات جیتنے کا ایک سلسلہ چل نکلا۔ ۱۹۵۸ء میں ٹوکیو کے ایشیائی کھیلوں میں طلائی تمغا، ۱۹۶۰ء میں روم کے اولمپکس کھیلوں میں طلائی تمغہ، ۱۹۶۲ء کے ایشیائی کھیلوں میں طلائی تمغہ اور ۱۹۶۸ء اور ۱۹۸۴ء کے اولمپکس میں طلائی تمغے جیتنے کے اعزازات خاص طور سے قابلِ ذکر ہیں۔ پاکستان ہاکی فیڈریشن کا قیام ۱۹۴۸ء میں عمل میں آیا۔

پاکستان نے ہاکی کے کئی نامور اور عظیم کھلاڑی پیدا کیے ہیں، جن کی فہرست طویل ہے مگر اِن میں سے جن کھلاڑیوں کو بہت زیادہ شہرت اور مقبولت حاصل ہوئی ، اُن کے نام یہ ہیں: نصیر بُندہ، عاطف حمیدی ، منیر ڈار، اصلاح الدین، منورالزمان، منظور جونیئر، رشید جونیئر، سلیم شروانی، سمیع اللہ، شہناز شیخ، اختر رسول اور حسن سردار۔

پاکستان کے ہاکی سٹائل کو ایشیائی سٹائل کہا جاتا تھا، جس میں کھلاڑی ایک دوسرے کو چھوٹے چھوٹے پاس دے کر برق رفتاری سے مخالف ٹیم کے کھلاڑیوں کے درمیان سے گیند لے جا کر مخالف ٹیم کے گول پر حملہ آور ہوتے تھے۔ قدرتی گھاس پر ہاکی کے اِس سٹائل کے سامنے یورپی ٹیمیں بے بس تھیں، چنانچہ ایشیائی ہاکی سٹائل کو ناکام بنانے کے لیے یورپی ٹیموں نے قواعد وضوابط میں تبدیلیاں کرائیں۔ میچ کھیلنے کے لیے قدرتی گھاس کی بجائے مصنوعی گھاس (آسٹروٹرف، پولی ٹرف وغیرہ) کو رواج دیا۔

اِس وقت ہمارے کھلاڑی سخت محنت کرنے اور اچھا کھیل کھیلنے کے باوجود، کامیابی کے وہ نتائج حاصل نہیں کر پا رہے، جو ماضی میں اُن کا طُرّۂ اِمتیاز رہے ہیں؛ یہی وجہ ہے کہ عالمی درجہ بندی میں اب ہماری ہاکی ٹیم سرِفہرست نہیں۔ ہمیں موجودہ صورتِ حال سے مایوس ہونے کی بجائے سخت محنت کرنی چاہیے۔ توقُّع ہے کہ اپنی محنت کے بل بوتے پر پاکستان کی ہاکی ٹیم جلد ہی دُنیا کی صفِ اوّل کی ٹیموں میں شمار ہونے لگے گی۔

ہاکی کا کھیل اب پوری دُنیا میں مقبول ہے۔ ملکِ عزیز پاکستان کے علاوہ یہ کھیل بھارت ، ملائیشیا، چین ، جنوبی کوریا، جاپان، آسٹریلیا ، نیوزی لینڈ ، جرمنی ، ہالینڈ ، انگلستان، فرانس ، جنوبی افریقہ اور ارجنٹائن وغیرہ میں ذوق وشوق سے کھیلا جاتا ہے۔ ہاکی کے کھیلوں کے بڑے بڑے ٹورنامنٹ، اولمپکس، چیمپینز ٹرافی اور ورلڈ کپ ہیں ، جن میں تقریباً تمام اہم ٹیمیں حصّہ لیتی ہیں۔ ماضی کے اِن مقابلوں میں پاکستانی ٹیم نے بہت اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ توقُّع ہے کہ پاکستانی ٹیم مستقبل قریب میں اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کر لے گی اور ماضی کی شان دار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی قابلِ رشک تاریخ کو ایک بار پھر دُہرائے گی۔

مشق

۱ سبق ''ہاکی'' کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) پاکستان کا قومی کھیل کون سا ہے؟

(ب) کھیل ایک کھلاڑی میں کیا اوصاف پیدا کرتا ہے؟

(ج) پاکستانی ہاکی کے چند نامور کھلاڑیوں کے نام لکھیں۔

(د) ہاکی کے میدان کی لمبائی اور چوڑائی کتنی ہوتی ہے؟

(ہ) ہاکی کے کھیل میں کھلاڑیوں کی پوزیشنوں کے نام لکھیں۔

۲ سبق ''ہاکی'' کے مطابق درست جواب کی نشان دہی (✓) سے کریں:

(الف) پاکستان کے ہاکی سٹائل کو کہا جاتا ہے:

(i) یورپی سٹائل (ii) امریکی سٹائل

(iii) ایشیائی سٹائل (iv) ہندوستانی سٹائل

(ب) پاکستان نے ۱۹۶۰ء میں روم کے اولمپکس کھیلوں میں جیتا:

(i) کانسی کا تمغا (ii) پیتل کا تمغا

(iii) طلائی تمغا (iv) نُقرئی تمغا

(ج) پاکستان کی ہاکی ٹیم پہلی مرتبہ بین الاقوامی مقابلوں میں شریک ہوئی:

(i) ۱۹۳۱ء (ii) ۱۹۴۸ء

(iii) ۱۹۵۶ء (iv) ۱۹۶۷ء

(د) ایک میچ کے دوران میں ایک ٹیم کو زیادہ سے زیادہ کھلاڑی تبدیل کرنے کی اجازت ہوتی ہے:

(i) دو (ii) چار

(iii) پانچ (iv) چھے

(ہ) ہاکی کی ایک ٹیم میں کھلاڑی ہوتے ہیں:

(i) آٹھ (ii) نو

(iii) دس (iv) گیارہ

۳ درج ذیل مُرکّب الفاظ کے معنی لکھیں:

فراخ دلی، جہدِ مسلسل، نامور، خاطرخواہ، رواج دینا، شان دار، صفِ اوّل

۴ سبق ''ہاکی'' کے مطابق سطر: الف کے الفاظ کو سطر: ب میں دیے گئے اُن کے متضاد الفاظ سے ملائیں:

سطر: الف	ناکامی	قدیم	مجبور	شہرت	قلیل	آغاز
سطر: ب	مختار	کامیابی	کثیر	جدید	انجام	گم نامی

۵ درج ذیل الفاظ کی جمع لکھیں:

فتح، توقع، اِعزاز، وقفہ، قاعدہ، ضابطہ، اِختیار، غلطی

۶ سبق ''ہاکی'' کے مطابق خالی جگہ پُر کریں:

(الف) گول پوسٹ کا سامنے والا رُخ کُھلا ہوتا ہے، جب کہ باقی ہر طرف سے مضبوط..................لگی ہوتی ہے۔

(ب) ہاکی کے ہر وقفے کا..........................پینتیس منٹ کا ہوتا ہے۔

(ج) پاکستان نے ہاکی کے بے شمار نامور اور..........................کھلاڑی پیدا کیے ہیں۔

(د) توقّع ہے کہ پاکستانی ٹیم مستقبل قریب میں اپنا..................مقام حاصل کر لے گی۔

(ہ) پاکستان کے ہاکی سٹائل کو..........................سٹائل کہا جاتا ہے۔

۷ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کی تذکیر و تانیث واضح ہو جائے:

کھیل، کمزوری، معلومات، ناکامی، صحت، سنگین، گھاس

۸ سبق ''ہاکی'' کے مطابق درست اور غلط کی نشان دہی (✓) سے کریں:

(الف) اگر کھلاڑی جان بوجھ کر غلطی کرے تو اسے کھیل سے نہیں نکالا جاتا ہے۔ درست/غلط

(ب) ایشیائی ہاکی سٹائل کو ناکام بنانے کے لیے قواعد و ضوابط میں تبدیلیاں کی گئیں۔ درست/غلط

(ج) کھلاڑی اپنی کمزوریوں پر قابو پا کر اگلے مقابلے کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔ درست/غلط

(د) ہاکی کا آغاز لبنان سے ہوا۔ درست/غلط

(ہ) ہاکی کا کھیل ۱۹۱۰ء میں اولمپکس میں شامل ہوا۔ درست/غلط

۹ ''کھیلوں کی اہمیّت'' کے موضوع پر مضمون تحریر کریں۔

لاحقے:

نئے الفاظ یا نئی تراکیب بنانے کے لیے الفاظ کے آخر میں جن حروف کا اضافہ کیا جاتا ہے انھیں لاحقہ کہتے ہیں۔ مثلاً: فکرمند، دانش مند، ضرورت مند میں ''مند'' لاحقہ ہے۔ کچھ عام استعمال میں آنے والے لاحقے درجِ ذیل ہیں:

پسند: خود پسند، اسلام پسند، ترقی پسند، حق پسند، شہرت پسند

پوش: سفید پوش، سیاہ پوش، سرخ پوش، سبز پوش، خطا پوش

خانہ: دواخانہ، شفاخانہ، کارخانہ، کباڑ خانہ، دفتری خانہ

سرگرمیاں

۱۔ پاکستان کے عالمی شہرت یافتہ ہاکی کے کھلاڑیوں کی فہرست تیار کریں۔

۲۔ ہاکی کے کسی میچ کا آنکھوں دیکھا حال تحریر کریں۔

برائے اساتذہ

۱۔ طلبہ کو بتائیں کہ کھیل بچوں کی ذہنی تربیت کا باعث بنتے ہیں۔

۲۔ طلبہ کو پاکستان کے قومی کھیل ''ہاکی'' کی تاریخ سے آگاہ کریں۔

۳۔ طلبہ کو بتائیں کہ کھیل نظم و ضبط سکھاتے ہیں اور قومی زندگی میں نظم و ضبط کی بڑی اہمیّت ہے۔

دریا کی کہانی

تدریسی مقاصد

اِس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ اِس قابل ہو جائیں گے کہ:

۱۔ یہ جان پائیں کہ دریا اللہ تعالیٰ کی قدرت اور عظمت کا کتنا بڑا مظہر ہیں۔

۲۔ سمجھ پائیں کہ دریا کس طرح وجود میں آتے ہیں اور اِن کے فوائد اور اہمیّت کیا ہے۔

۳۔ یہ سمجھ پائیں کہ دریا پہاڑی اور میدانی علاقوں پر کس طرح اثر انداز ہوتے ہیں۔

خاص الفاظ

روانی — چاک — دھاک

سُستانا — افسانہ — خوش حالی

سُناتا ہوں تمھیں اپنی کہانی
مَیں دریا ہوں ، مری طاقت ہے پانی
مری پہچان ہے، میری روانی
نہ تھکنے دے مجھے میری جوانی

مَیں دریا ہوں ، مری طاقت ہے پانی

چٹانوں کو کیا ہے چاک مَیں نے
پہاڑوں کو کیا ہے خاک مَیں نے
کیا ہے رہ گزر کو پاک مَیں نے
بٹھائی ہے زمیں پر دھاک مَیں نے

مَیں دریا ہوں ، مری طاقت ہے پانی

مَیں ہریالی کی دولت بانٹتا ہوں
مَیں زرخیزی کی طاقت بانٹتا ہوں
مَیں خوش حالی کی راحت بانٹتا ہوں
مَیں فصلوں میں محبت بانٹتا ہوں

مَیں دریا ہوں ، مری طاقت ہے پانی

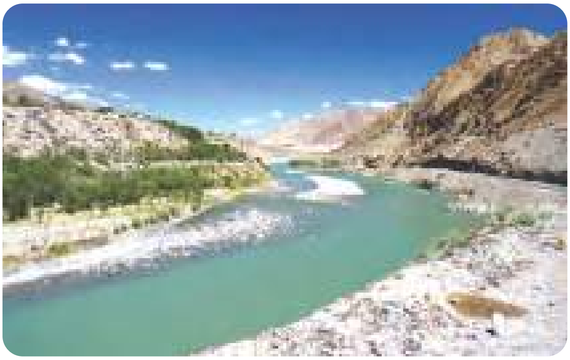

مجھے چلنا ہے ، سُستانا نہیں ہے
سفر کرنا ہے ، گھبرانا نہیں ہے
کہیں بھی مجھ سا دیوانہ نہیں ہے
حقیقت ہے یہ افسانہ نہیں ہے

مَیں دریا ہوں ، مری طاقت ہے پانی

(ڈاکٹر محمد صالح طاہر)

مشق

۱ نظم ''دریا کی کہانی'' کے مطابق درج سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) نظم کے پہلے بند میں دریا اپنی کہانی کیسے سناتا ہے؟

(ب) چٹانوں کو چاک کرنے سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

(ج) دریا کیسے خوش حالی کی راحت بانٹتا ہے؟

(د) اپنے آپ کو دریا نے دیوانہ کیوں کہا ہے؟

(ہ) دریا کی روانی نے پہاڑوں اور زمین پر کیا اثرات مرتّب کیے ہیں؟

۲ (ا) نظم 'دریا کی کہانی' میں سے لیے گئے درج ذیل الفاظ کی مدد سے جملے مکمل کریں:

روانی	چاک	دھاک	ہریالی
زرخیزی	راحت	ستانا	افسانہ

(i) دریا کا پانی چٹانوں کو............کرتا ہوا بہتا چلا جاتا ہے۔

(ii) دریا ہماری زمین کی............میں اضافہ کرتے ہیں۔

(iii) ہماری فصلوں کی............کا دارومدار زیادہ تر دریا کے پانی پر ہوتا ہے۔

(iv) سچائی حقیقت ہے مگر کہانی............ہوسکتی ہے۔

(v) دریا کا پانی لگاتار چلتا ہے............اس کی فطرت میں نہیں۔

(vi) دریا کے پانی سے کسانوں میں خوشحالی اور............آتی ہے۔

(vii) دریا کے پانی کی............اس کے بہاؤ کی خاصیت ہے۔

(viii) دریا جہاں بہتا ہے، وہاں زمین پر اپنی............بٹھا لیتا ہے۔

(ب) دیئے گئے الفاظ میں سے مناسب لفظ کا انتخاب کر کے خالی جگہ پر کریں۔

(i) دریا کی پہچان اس کی............ہے۔ (پانی،روانی)

(ii) دریا کے پانی سے پہاڑ بھی............بن کر بہہ جاتے ہیں۔ (درخت، خاک)

(iii) دریا زمین اور فصلوں میں............کی دولت بانٹتا ہے۔(زرخیزی، بنجر پن)

(iv) دریا کا پانی ہمیشہ بہتا رہتا ہے،کبھی............نہیں۔(تھکتا،ستاتا)

(v) حقیقت کا متضاد لفظ............ہے۔(دیوانہ،افسانہ)

(vi) اس نظم میں شاعر نے دریا کو ہمارے لیے............قرار دیا ہے۔(نعمت،عذاب)

۳ درجِ ذیل الفاظ کے متضاد لکھیں اور انھیں جملوں میں استعمال کریں:

راحت، حقیقت، زرخیزی، طاقت، خوش حالی

۴ درجِ ذیل الفاظ کے معنی لُغت سے تلاش کر کے لکھیں:

روانی، افسانہ، زرخیز، ستانا، راحت

۵ نظم ''دریا کی کہانی'' کے مطابق مناسب الفاظ کی مدد سے مصرعے مکمل کریں:

(الف) مَیں .... کی دولت بانٹتا ہوں

(ب) سُناتا ہوں .... اپنی کہانی

(ج) .... ہے یہ افسانہ نہیں ہے

(د) مَیں فصلوں میں .... بانٹتا ہوں

(ہ) سفر کرنا ہے، .... نہیں ہے

(و) مَیں زرخیزی کی .... بانٹتا ہوں

٦ درج ذیل مُرکّبات کا مفہوم واضح کریں:

دھاک بٹھانا، پہاڑوں کو خاک کرنا، چٹانوں کو چاک کرنا

٧ اس نظم کا مرکزی خیال تحریر کریں۔

٨ سطر: الف میں دیے گئے الفاظ کے ہم آواز الفاظ سطر: ب میں تحریر کریں:

سطر: الف	طاقت	گھبرانا	کہانی	چاک	سُناتا	پہچان
سطر: ب						

٩ درج ذیل الفاظ کی جمع لکھیں:

افسانہ، راحت، چٹان، پہاڑ، فصل، دیوانہ، سفر

☆ ضرب الامثال/کہاوتیں :

ضرب الامثال کو اُردو میں کہاوت بھی کہا جاتا ہے۔ضرب الامثال کے معنی ہیں مثالیں بیان کرنا؛ یعنی چندالفاظ پر مشتمل کوئی ایسی بات، جس میں نسل درنسل انسانوں کے تجربات کا نچوڑ موجود ہو اور اُن میں کوئی اَخلاقی سبق پایا جاتا ہو، یا عبرت کا کوئی درس ملتا ہو۔عموماً ضرب الامثال/کہاوتوں کا کوئی پس منظر بھی ہوتا ہے، یعنی اُس کے پیچھے کوئی واقعہ بھی موجود ہوتا ہے۔ضرب الامثال/کہاوتوں کی چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

	ضرب الامثال/کہاوتیں	مفہوم
(الف)	غرور کا سر نیچا	غرور اور تکبر کرنے والے کو ایک نہ ایک دن ذلیل اور رُسوا ہونا پڑتا ہے۔
(ب)	مان نہ مان، میں تیرا مہمان	میزبان کے بلائے بغیر ڈھیٹ بن کر مہمان بن جانا۔
(ج)	یار زندہ صحبت باقی	اگر زندگی ہو تو کبھی نہ کبھی ملاقات ہو ہی جاتی ہے۔کسی کو رخصت کرتے وقت یہ ضرب المثل بولی جاتی ہے۔

(د)	ڈوبتے کو تنکے کا سہارا	اگر کوئی فرد تکلیف میں مبتلا ہو تو وہ چھوٹی سے چھوٹی مدد کو بھی بہت سمجھتا ہے۔
(ہ)	چھوٹا منھ بڑی بات	معمولی شخص اپنی اوقات سے بڑھ کر بات کہے تو یہ کہاوت بولی جاتی ہے۔
(و)	آ بیل مجھے مار	بغیر کسی ضرورت کے بلاوجہ کوئی پریشانی یا مصیبت اپنے سر لینا۔

سرگرمیاں

۱۔ آپ کے علاقے کے قریب اگر کوئی دریا موجود ہے تو جماعت کے طلبہ کو تمام حفاظتی انتظامات کو مدِنظر رکھتے ہوئے اس کی سیر کرائیں تاکہ وہ خود سے دریا کی روانی کا مشاہدہ کر سکیں۔

۲۔ اگر کسی طالب علم/طالبہ نے دریا کی سیر کر رکھی ہے تو اُسے کہا جائے کہ وہ جماعت میں اس کی رُوداد سنائے۔

۳۔ صوبہ پنجاب میں پائے جانے والے پانچ دریاؤں کے نام اپنی کاپی میں خوش خط لکھیں۔

برائے اساتذہ

۱۔ طلبہ کو بتائیں کہ دریا کس طرح بنتے ہیں اور وہ کس طرح مختلف علاقوں سے گزرتے ہوئے آخرِ کار سمندر کا حصّہ بن جاتے ہیں۔

۲۔ طلبہ کو پانی کی بنیادی اور اساسی اہمیّت سے رُوشناس کرائیں۔

۳۔ طلبہ کو دریاؤں کے پانی کی حفاظت، اسے ذخیرہ کرنے اور اس کے درست استعمال کے بارے میں وضاحت سے بتائیں۔

۴۔ دریائی پانی کو آلودہ کرنے والے اسباب وعوامل سے آگاہ کرتے ہوئے طلبہ کو سمجھائیں کہ ہمیں اس قیمتی قدرتی نعمت کی قدر کرنی چاہیے۔

۵۔ طلبہ کو بتائیں کہ سمندر میں گرنے والا پانی قومی ضیاع کے زُمرے میں آتا ہے۔ ہمیں نہایت سمجھ داری سے اسے زیادہ سے زیادہ مفید کاموں کے استعمال میں لانا چاہیے۔

۶۔ پانچ دریاؤں کی سرزمین ''پنجاب'' کی وجہ تسمیہ بچوں کو بتائیں۔

پاکستان کے موسم

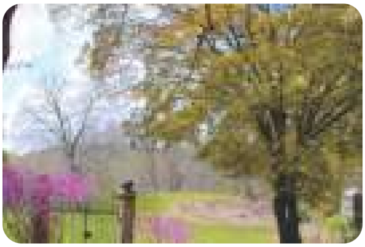

تدریسی مقاصد

اِس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اِس قابل ہو جائیں گے کہ:

۱۔ پاکستان کے جغرافیائی حالات سے واقف ہوسکیں۔

۲۔ موسموں کے تنوّع اور رنگا رنگی کی اہمیّت سے آشنا ہوسکیں۔

۳۔ اپنے اندر ملکِ عزیز پاکستان کی محبت کے جذبات بیدار کریں۔

۴۔ کسی منظر کو اپنے الفاظ میں بیان کرنے کی صلاحیت اُجاگر کرسکیں۔

خاص الفاظ

مخلوقات	شُعور	اَفزائش
حِدَّت	اِفادِیَّت	مُتَنَوِّع
اِنقطاع	کام و دَہَن	جُھلس جانا
آلُوچہ	حَبْس	اُودے اُودے

اللہ تعالیٰ کے اپنی مخلوقات پر بے شمار احسانات ہیں۔ انسانوں کو اپنے خالق کی نعمتوں اور احسانات کا ہمیشہ شکر ادا کرتے رہنا چاہیے کہ جنھیں اللہ تعالیٰ نے عقل و سمجھ کی نعمت سے نوازا ہے۔ اپنے اردگرد کی چیزوں پر نظر ڈالیے: دالیں، سبزیاں، اناج، گندم، چاول، طرح طرح کے پھل، پھول، درخت پودے، یہ سب نعمتیں اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے پیدا کی ہیں۔ ان نعمتوں کی پیدائش اور افزائش کے لیے مختلف موسم اور اراضی کی مختلف قسمیں بنائی ہیں۔ آم اور کھجور کو میٹھا اور رسیلا بنانے کے لیے گرم موسم بنایا۔ سیب، آلوچہ اور خوبانی جیسے پھل کم میٹھے ہوتے ہیں۔ یہ ایسے انسانوں کے لیے ہیں جو زیادہ مٹھاس پسند نہیں کرتے۔ زیادہ مٹھاس پھلوں میں حدّت سے پیدا ہوتی ہے اور تھوڑی مٹھاس کے لیے معمولی گرمی کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیب اور خوبانی وغیرہ سرد پہاڑی علاقوں میں ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو چار موسم عطا کیے ہیں: موسم گرما، سرما، بہار اور خزاں۔ ہم چونکہ ان موسموں کے شروع سے عادی ہیں اس لیے ہمیں ان کے تنوع (ورائٹی) کی افادیت کا احساس نہیں۔ جبکہ بعض ممالک مثلاً: سعودی عرب، دبئی اور کویت وغیرہ جا کر چند ماہ رہیں تو آپ کو اپنے ملک کے موسموں کے متنوع ہونے کی اہمیّت معلوم ہوگی۔ دبئی، قطر اور کویت وغیرہ میں سارا سال موسم گرم رہتا ہے۔ شام کو بھی کھلی فضا میں نکلنے کو دل نہیں چاہتا، کیوں کہ اس وقت بھی گرمی ہوتی ہے۔ ملائشیا اور انڈونیشیا میں بارہ مہینے بارش ہوتی ہے، جس کی وجہ سے دبئی اور قطر جیسی گرمی تو نہیں ہوتی لیکن حبس پیدا ہو جاتا ہے۔ پنکھے کے نیچے بھی پسینہ خشک نہیں ہوتا۔ انگلستان میں سارا سال سردی پڑتی ہے، برف باری ہوتی رہتی ہے یا پھر بارش برستی رہتی ہے۔ مسلسل سردی کے سبب وہاں کے اکثر باشندوں کے جوڑوں میں درد رہنے لگتا ہے۔ وہاں گھر سے نکلتے وقت برساتی پاس رکھنی پڑتی ہے کیوں کہ پتا نہیں کب بارش ہونے لگے اور آپ سر سے پاؤں تک بھیگ کر ٹھٹھرنے لگیں۔

آپ نے وہ ضرب المثل سنی ہوگی کہ گھر کی مرغی، دال برابر...... مطلب یہ کہ جو نعمت عام ہو، آسانی سے میسّر ہو، اس کی قدر نہیں ہوتی۔ ایک زمانہ تھا کہ ہمیں بلا انقطاع بجلی میسّر تھی۔ تب ہم نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ یہ کتنی بڑی نعمت ہے۔

ہر موسم اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔ موسموں کا بدل بدل کر آنا جو لُطف دیتا ہے، اس کی تو بات ہی کچھ اور ہے۔ موسم گرما کا اپنا لُطف ہے قلفیاں، فالودے اور شربت سے لُطف اُٹھایا جاتا ہے۔ لیموں کی میٹھی یا نمکین سکنجبین کے مزے اڑائے جاتے ہیں۔ آم کھائے جاتے ہیں، خربوزے اور تربوز اپنی بہار دکھاتے ہیں۔ بچے بڑے مزے مزے سے مختلف ذائقوں کی آئس کریم کھاتے ہیں۔ گھنے درختوں کے نیچے بیٹھ کر کھلی ہوا کا لطف اٹھاتے ہیں۔ ابھی موسم گرما جوبن پر ہوتا ہے کہ بادل آ جاتے ہیں، تیز ہوائیں چلنے لگتی ہیں اور دیکھتے ہی دیکھتے آسمان پر سیاہ بادل چھا جاتے ہیں۔ کبھی تیز کبھی ہلکی بارش شروع ہو جاتی ہے جو بعض اوقات چار چار پانچ پانچ دن جاری رہتی ہے۔ گلیاں اور بازار بارش کے پانی سے ندی نالے بن جاتے ہیں۔ جامن اور فالسہ بیچنے والوں کی صدائیں بلند ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ اس بھیگے بھیگے موسم میں پکوڑے بڑا لطف دیتے ہیں، چنانچہ ان کے تلے جانے کی خوشبو سے گھر مہک اٹھتے ہیں۔ بارش اپنا رنگ دِکھا کر موسم گرما کو برسات کا چولا پہنا دیتی ہے۔ ستمبر کے آخر تک گرما اور برسات مل جل کر چلتے ہیں، کبھی کڑاکے کی دھوپ، کبھی موسلا دھار بارش۔ ستمبر کے آخر میں موسم آہستہ آہستہ پلٹا کھانا شروع کرتا ہے، ہوا میں خنکی آ جاتی ہے۔ نومبر میں سردی کا آغاز ہو جاتا ہے۔ گرمی اور سردی کے درمیانی موسم کو خزاں کہتے ہیں۔ گرمی درختوں اور پودوں کو بڑھنے میں مدد دیتی ہے۔ برسات سے سرسبزی اور ہریالی میں اضافہ ہوتا ہے، ہر طرف پانی نظر آتا ہے یا ہریالی۔ خزاں

کی آمد سے سبزے اور پودوں کی افزائش رک جاتی ہے۔ جیسے جیسے خزاں اپنا رنگ جماتی ہے، پتوں کا رنگ زرد پڑتا جاتا ہے پھر ایک وقت ایسا آتا ہے کہ وہ کمزور پڑ کر شاخوں سے جھڑ جاتے ہیں۔ خزاں کے بعد جب سردی کا زور شروع ہوتا ہے تو درختوں پر پتوں کے نام کی کوئی شے باقی نہیں ہوتی۔ ان کے تنے اور شاخیں ایسے بدصورت نظر آتے ہیں، جیسے جھلس کر رہ گئے ہوں۔ سردی کی ٹھنڈی ہوا درختوں کے حق میں جھلسا دینے والی لُو سے بھی بدتر ہوتی ہے۔

موسمِ سرما درختوں، پودوں اور پتوں کے ساتھ جو سلوک بھی کرے لیکن گرمی کی لُو اور برسات کے حبس کے مارے ہوئے انسان اس کا بہت خوش دلی سے استقبال کرتے ہیں۔ باریک کپڑے صندوقوں اور الماریوں میں رکھ دیے جاتے ہیں اور موٹے اور گرم کپڑے نکال لیے جاتے ہیں۔ انگیٹھیوں اور ہیٹروں کا استعمال شروع ہو جاتا ہے۔ لوگ لحافوں میں دبک جاتے ہیں۔ پستہ، بادام، اخروٹ اور چلغوزے کا استعمال عام ہو جاتا ہے۔ جو کم آمدن والے یہ مہنگی چیزیں نہیں خرید سکتے، وہ گرم گرم خستہ چنوں اور مونگ پھلی سے کام و دہن کی تواضع کرتے ہیں۔ اللہ بڑا کریم اور مہربان ہے۔ اس نے ایسی سستی اشیا بھی پیدا کی ہیں جو اپنی غذائیت اور افادیت میں مہنگی اشیا سے کسی اعتبار سے کم نہیں۔

سردیوں میں بُھنی ہوئی اشیا کھانے اور یخنی پینے کا اپنا لُطف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو مختلف موسموں کے ساتھ اراضی بھی مُتنَوِّع عطا کی ہے۔ پنجاب اور سندھ کا بیشتر علاقہ زرخیز اور میدانی ہے اور بلوچستان، گلگت بلتستان، خیبر پختونخوا کا علاقہ پہاڑی اور پتھریلا ہے۔ یہاں ایسے بلند و بالا پہاڑ ہیں، جن کی چوٹیاں سارا سال برف سے ڈھکی رہتی ہیں۔ موسمِ سرما میں اگر آپ کا دل برف باری دیکھنے کا خواہاں ہو تو آپ پنجاب کے پہاڑی علاقے مری کے علاوہ خیبر پختون خوا کے علاقے نتھیا گلی یا بلتستان کے شہر سکردو جا سکتے ہیں۔ دُور دُور تک ریت دیکھنے کی آرزو ہو تو پنجاب کے جنوبی علاقے چولستان یا سندھ کے صحرائے تھر کی طرف چلے جائیے۔ گرمیوں میں تو اِن ریگستانی علاقوں کی سیّاحت تکلیف دہ ہو گی البتہ سردیوں میں یہاں موسم مُعتدل ہوتا ہے۔

موسمِ سرما کا زور بالعموم فروری کے وسط میں ٹوٹ جاتا ہے۔ یہی موسمِ بہار کے آغاز کے دن ہوتے ہیں۔ مارچ کے آخر تک عام طور پر موسم میں اعتدال رہتا ہے۔ اپریل میں پھر گرمی پڑنا شروع ہو جاتی ہے۔ پاکستان کے زیادہ تر علاقوں میں بہار کا موسم مختصر عرصے کے لیے آتا ہے لیکن اس کی آمد کے ساتھ ہی طرح طرح کے رنگوں اور خوشبوؤں کے پھول ہر طرف اپنی بہار دکھاتے ہیں۔ بہار میں باغوں اور پارکوں کی رونق اپنے عروج پر ہوتی ہے اور علامہ محمد اقبالؒ کا یہ شعر بے اختیار زبان پر آ جاتا ہے:

پھول ہیں صحرا میں یا پریاں قِطار اندر قِطار
اُودے اُودے، نیلے نیلے، پیلے پیلے پیرہن

اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو موسموں کا ایسا حسن اور زمین کا ایسا تنوّع بخشا ہے کہ یہاں ہر فصل پیدا ہوتی ہے، ہر طرح کی آب و ہوا پائی جاتی ہے اور دنیا کی کون سی نعمت ہے جو یہاں موجود نہیں!

مشق

۱ سبق "پاکستان کے موسم" کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) موسمِ گرما میں کن چیزوں سے لطف اٹھایا جاتا ہے؟

(ب) زیادہ آمدن والے کون سی چیزوں سے لُطف اُٹھاتے ہیں؟

(ج) موسم سرما میں برف باری دیکھنے کے لیے آپ کن علاقوں کا رخ کرتے ہیں؟

(د) کن ممالک میں تقریباً بارہ مہینے بارش ہوتی ہے؟

(ہ) موسمِ سرما کا زور بالعموم کب ٹوٹ جاتا ہے؟

۲ سبق "پاکستان کے موسم" کے مطابق درست جواب کی نشان دہی (✓) سے کریں:

(الف) جامن اور فالسہ بیچنے والوں کی صدا بلند ہونا شروع ہو جاتی ہے:

(i) گرمیوں کی بارشوں میں (ii) دسمبر جنوری کے مہینوں میں

(iii) ستمبر اکتوبر کے مہینوں میں (iv) سردیوں کی بارشوں میں

(ب) سردی کا آغاز ہو جاتا ہے:

(i) جون سے (ii) جنوری سے

(iii) نومبر سے (iv) ستمبر سے

(ج) گھر کی مرغی:

(i) آلو برابر (ii) بھنڈی برابر

(iii) دال برابر (iv) ٹماٹر برابر

(محکمہ موسمیات، لاہور)

(د) بارش کے پانی سے گلیاں بازار بن جاتے ہیں:

(i) سمندر (ii) جھیلیں

(iii) تالاب (iv) ندی نالے

(ہ) سبزے اور پودوں کی افزائش رک جاتی ہے:

(i) برسات کی آمد سے (ii) حبس کی آمد سے

(iii) خزاں کی آمد سے (iv) گرمی کی آمد سے

۳ درج ذیل الفاظ کے معنی لکھیں:

خنکی، اُودے اُودے، بادِ صبح، سیاحت، زرخیز

۴ درج ذیل الفاظ کی جمع لکھیں:

مخلوق، نعمت، شجر، باغ، فائدہ، شے، موسم، شاخ

۵ سبق ''پاکستان کے موسم'' کے مطابق مناسب لفظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں:

(الف) اللہ تعالیٰ کے اپنی مخلوقات پر بے شمار............ ہیں۔

(ب) آم اور کھجور کو میٹھا اور رَسیلا بنانے کے لیے............موسم بنایا۔

(ج) اللہ تعالیٰ نے پاکستان کے موسموں کو ایسا تنوُّع بخشا ہے کہ یہاں پر............ پیدا ہوتی ہے۔

(د) اُودے اُودے نیلے نیلے..................پیرہن

(ہ) دُنیا کی کون سی..................ہے، جو یہاں نہیں۔

۶ درج ذیل الفاظ کی تذکیر و تانیث واضح کرتے ہوئے جملوں میں استعمال کریں:

اِعتدال، کوشش، محنت، غذائیت، اَفزائش، تنوُّع، خلوص، بہار، نظر

۷ نیچے دیے گئے الفاظ کے متضاد الفاظ لکھیں:

الفاظ :	بہار	گرم	کم تر	زمین	نفع بخش	عمومی
متضاد :						

۸ سبق ''پاکستان کے موسم'' کے مطابق درست اور غلط کی نشان دہی (✓) سے کریں:

(الف) اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو پانچ موسم عطا کیے ہیں۔ درست/غلط

(ب) گرمی کے موسم کا مارا ہوا انسان موسمِ سرما کا خوش دلی سے استقبال کرتا ہے۔ درست/غلط

(ج) موسمِ سرما میں پستہ، بادام، اَخروٹ اور چلغوزے کا استعمال نہیں ہوتا ہے۔ درست/غلط

(د) پنجاب اور سِندھ کا بیشتر علاقہ زرخیز اور میدانی ہے۔ درست/غلط

(ہ) سردیوں میں بھنی ہوئی اشیا کھانے اور یخنی پینے کا لُطف نہیں ہے۔ درست/غلط

۹ کالم: الف میں درج فعل مجہول والے جملوں کو فعل معروف میں تبدیل کر کے کالم: ب میں لکھیں:

کالم: الف	کالم: ب
چار گول کیے گئے۔	
نظم پڑھی جاتی ہے۔	
شکوہ کیا گیا۔	
تالا توڑا گیا۔	
صفائی کی جائے گی۔	

سرگرمیاں

۱۔ پاکستان کے مختلف موسموں اور اُن میں پیدا ہونے والی فصلوں، سبزیوں اور پھلوں کی فہرست تیار کریں۔

۲۔ کتاب سے پانچ ضرب الامثال تلاش کریں اور لُغت کی مدد سے اُن کا مفہوم کاپی میں لکھیں۔

۳۔ کسی باغ کا منظر ایک صفحے میں بیان کریں۔

برائے اساتذہ

۱۔ طلبہ کو بتائیں کہ پاکستان اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام ہے۔ یہاں ہر قسم کی نعمتیں موجود ہیں۔

۲۔ اس سبق میں موجود شعر کی تفہیم کرائیں۔

۳۔ ضرب الامثال کا تعارف کرائیں۔

حضرت عمر بن عبد العزیزؒ

تدریسی مقاصد

اِس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اِس قابل ہو جائیں گے کہ:

١۔ اِسلام اور مسلمانوں کی اِبتدائی تاریخ سے کسی قدر واقف ہو جائیں۔
٢۔ نظامِ خلافت اور خلفائے راشدین کے اوصاف سے آگاہ ہو جائیں۔
٣۔ حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کی عظمت اور کارناموں سے آشنا ہو جائیں۔
٤۔ سمجھ سکیں کہ اسلامی خلافت کی بنیاد جمہوریت، مساوات اور عدل و انصاف پر ہے۔
٥۔ حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کی بے مثال اَخلاقی جرأتوں سے روشناس ہو پائیں۔

خاص الفاظ

عِبرَت	ہَوَس پرستی	تشبیہ	بَیعَت
صِیغۂ راز	مَلُوکِیَّت	آفرین	تقویٰ
بَیتُ المال	جزیہ	ترویج	دارِفانی

یہ دُنیا خیر و شر کی لاتعداد مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ اِس میں کوئی شک نہیں کہ دُنیا میں خیر کی بھی متعدد مثالیں موجود ہیں اور شر کی مثالوں کی تعداد بھی کسی طور کم نہیں ہے۔ یاد رکھنا چاہیے کہ شر کی مثالیں محض اِس لیے محفوظ رکھی گئی ہیں تا کہ لوگ اُن سے عبرت پکڑیں اور بھلائی اور

نیکی کا راستہ اختیار کریں۔ یہ بات نہایت اہم ہے کہ اگر کوئی انسان اپنی ذاتی صفات کی بنیاد پر زندہ و سلامت ہے، تو اِس کی وجہ اُس کے اعمالِ خیر ہیں۔ خیر، ایک چراغ ہے، جو جہالت، گُم راہی، خود غرضی، ظلم اور ہَوَس پرستی کے اندھیروں میں ہدایت، سلامتی، سُکھ اور محبت کی روشنی پھیلانے کی ضمانت ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی خیر کے ایسے ہی نمایندہ اور روشنی کے ایسے ہی چراغ تھے۔

حضورِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق ؓ، حضرت عمرِ فاروق ؓ، حضرت عثمان غنی ؓ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم، یکے بعد دیگر مسلمانوں کے خلیفہ منتخب ہوئے۔ اِن چاروں خُلفا کا دَور، عہدِ رسالت کے بعد اَمن، سلامتی، عدل و انصاف اور اِسلامی احکامات کے نفاذ کا بہترین دَور ہے۔ تاریخِ اسلام میں یہ عرصہ خلافتِ راشدہ کا دور کہلاتا ہے۔ اِس کے بعد کچھ عرصہ اِنتشار اور بدامنی کا زمانہ رہا، حتّٰی کہ واقعۂ کربلا جیسا اندوہ ناک واقعہ بھی اِسی زمانے میں پیش آیا۔ تاہم اِسلام کو پھر ایک ایسا متّقی انسان خلیفۂ راشد کے طور پر میسّر آیا کہ جس نے خلافتِ راشدہ کے دَور کی یاد تازہ کر دی۔ یہی وجہ ہے کہ اُن کے عہدِ خلافت کو خلافتِ راشدہ کے دَور ہی کی توسیع کہا گیا اور عمدہ حکمرانی کی وجہ سے اُنھیں حضرت عمر فاروق ؓ سے تشبیہ دیتے ہوئے ''عمرِ ثانیؒ'' کا خطاب بھی دیا گیا۔ یہ ہستی تاریخِ اِسلام میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام سے جانی اور پہچانی جاتی ہے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ ۶۸۱ عیسوی (بمطابق: ۶۱ ہجری) میں مدینہ منوّرہ میں بنواُمیّہ کے شاہی خاندان میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کی والدہ ماجدہ حضرت عمر فاروقؓ کی پوتی تھیں۔ آپؒ خلیفہ عبدالملک بن مروان کے بھتیجے اور داماد تھے۔ آپؒ نے تقریباً چالیس برس کی عمر میں ۷۲۱ عیسوی (بمطابق: ۱۰۱ ہجری) میں وفات پائی۔ آپؒ نے دُنیا میں ظاہری طور پر تو بہت مختصر عمر پائی، مگر اپنے ایمان، سچّائی، انصاف پروری، دین داری، رحم دلی اور لازوال اَخلاقی جراَتوں کی وجہ سے ابدی زندگی سے نوازے گئے۔ آپؒ کی خدمات، اسلامی تاریخ کا سنہرا باب ہیں۔

خلیفہ سلیمان بن عبدالملک نے اپنی زندگی ہی میں مسلمانوں کے لیے آیندہ خلیفہ نامزد کر دیا اور اُس کے حق میں لوگوں سے بیعت بھی لے لی، مگر اُس کا نام صیغۂ راز میں رکھا گیا۔ سلیمان بن عبدالملک کی وفات کے بعد جب وصیّت کھولی گئی تو اُس میں حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا نام درج تھا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے اِس وصیّت پر یہ کہہ کر عمل کرنے سے انکار کر دیا کہ مجھے عام مسلمانوں کی مرضی اور رائے جانے بغیر وصیّت کر کے خلیفہ مقرر کیا گیا ہے، جو اِسلامی اُصولوں کے سراسر خلاف اور ملوکیت کی نشانی ہے۔ لوگ جسے چاہیں، اپنا خلیفہ منتخب کر لیں تاہم لوگوں نے آپؒ ہی کو اپنا خلیفہ منتخب کر لیا۔ اُس موقع پر آپؒ نے تاریخ ساز خطبہ دیتے ہوئے کہا:

''جو شخص خدا کی اطاعت کرے، اُس کی اطاعت واجب ہے اور جو خدا کی نافرمانی کرے، اُس کی

فرماں برداری واجب نہیں ہے۔ جب تک مَیں خدا کی اطاعت کروں؛ میری اطاعت کرو اور اگر مَیں نافرمانی کروں تو میری اطاعت تم پر واجب نہیں ہے۔''

خلیفہ منتخب ہونے سے قبل آپؒ بھی بنو اُمیّہ کے شہزادوں اور روسا و امرا کی طرح فارغ البالی کی زندگی گزارتے تھے۔ اِس کی ایک ادنیٰ مثال یہ ہے کہ جو لباس آپؒ ایک بار پہن لیتے، دوبارہ زیبِ تن نہ کرتے، مگر قربان جائیے کہ جب مسلمانوں نے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کو خلافت کی ذمّہ داری کا اہل سمجھا، تو آپؒ ایک رات میں، صرف ایک ہی رات میں بالکل بدل گئے، امیرانہ لباس اور شاہی طور طریقے ترک کر کے فقیری اختیار کر لی اور پرہیزگاری کی ایسی نادر مثال قائم کی کہ اُمّتِ مُسلمہ آج تک ایسے کسی دوسرے حکمران کو ترس رہی ہے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ سے پہلے بنو اُمیّہ کے جتنے بھی لوگ حاکم بنے تھے، اُنھوں نے بیت المال کو اپنا ذاتی خزانہ بنا لیا اور لوگوں سے مال چھین کر اپنے عیش و آرام پر خرچ کرتے رہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے خلیفۃُ المسلمین بننے کے بعد نہ صرف اپنا سارا مال و اسباب بیت المال میں جمع کرا دیا، بلکہ اپنی بیوی کے سارے زیورات بھی حکومت کے خزانے کی نذر کر دیے۔ آپؒ کی بیوی، جو ایک خلیفہ کی بیٹی اور اب ایک خلیفہ کی بیوی تھیں، چاہتیں تو حکم ماننے سے انکار کر دیتیں، مگر آفرین ہے کہ اُنھوں نے بھی اپنے جہیز میں ملے ہوئے تمام زیورات اور جواہر ریاست کے خزانے میں جمع کرا دیے۔ دراصل یہ تقویٰ کا راستہ ہے، جسے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے اختیار کیا، کیوں کہ آپؒ جانتے تھے کہ یہ مال و متاع جو اُن کے پاس ہے، اُن کے بڑوں نے ظلم کر کے اکٹھا کیا ہے۔

اپنا عملی نمونہ پیش کرنے کے بعد آپؒ نے اپنے تمام رشتہ داروں اور بنو اُمیّہ کے سرداروں سے، لوگوں کا چھینا ہوا مال واپس لیا۔ بنو اُمیّہ کے پاس جو ناجائز دولت، جاگیریں اور دوسروں سے چھینی ہوئی زمینیں تھیں، وہ بھی واپس لیں اور اُنھیں اصل حق داروں کے حوالے کیا۔

بیت المال سے خرچ کے معاملے میں، آپؒ نے سخت اُصول بنائے اور اُن پر سختی سے عمل کیا۔ معمولی سی غلطی پر بھی سخت باز پُرس کی جاتی۔ آپؒ نے بیتُ المال کا سرمایہ کبھی اپنی ذات پر خرچ نہ کیا۔ کبھی ذاتی کام کے لیے چراغ میں سرکاری تیل استعمال نہ کیا۔ سلطنت کا خزانہ صرف عوام کی فلاح و بہبود کے لیے وقف رکھا۔ سرکاری اخراجات کو کم کرنے کے لیے آپؒ نے عمدہ اور نفیس کاغذوں اور موٹے قلم کا استعمال بند کرا دیا۔ آپؒ سے پہلے بیتُ المال کی آمدن میں اضافے کے لیے نومسلموں سے بھی جزیہ لینے کا چلن تھا، آپؒ نے اِس کی ممانعت کر دی۔

بنو اُمیّہ کے حکمرانوں نے حاکم و محکوم میں ایک سماجی تفریق پیدا کر دی تھی۔ آپؒ نے وہ امتیاز ختم کر کے سماجی مساوات اور عدل و انصاف کی راہ ہموار کی۔ آپؒ نے ملازموں کو اپنے احترام میں کھڑے ہونے سے روک دیا، حتیٰ کہ ملازموں کے برابر بیٹھتے اور اُن کی خدمت کر کے خوش ہوتے تھے۔

سادگی، عجز وانکسار اور پرہیز گاری کا یہ عالم تھا کہ جب ایک دفعہ آپؒ سخت بیمار تھے، تو آپ نے ایک مَیلا کُرتا پہن رکھا ہوتا تھا۔ لوگ آپؒ کی عیادت کی غرض سے آیا کرتے تو آپؒ اُسی میلے کُرتے میں لوگوں سے ملتے۔ یہ صورتِ حال دیکھ کر آپ کی بیوی کے بھائی نے اپنی بہن سے کہا کہ آپؒ کا کُرتا بدل دیا جائے تو آپؒ کی بیوی نے کہا: خدا کی قسم! اِن کے پاس اِس کے علاوہ کوئی دوسرا کُرتا نہیں ہے۔ ذرا سوچیے! یہ ایک ایسے شخص کے تقویٰ کا ذکر ہے، جو خلیفۃ المسلمین بننے سے پہلے ایک بار پہنا ہوا لباس دوسری بار پہننا گوارا نہ کرتا تھا۔ سچ ہے کہ احکامِ الٰہیہ کو وہی شخص دوسروں پر لاگو کر سکتا ہے، جو خود اپنے اُوپر اُنھیں لاگو کر سکتا ہو۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی اِصلاحات سے جہاں عام لوگ خوش تھے، وہاں حضرت عمر بن العزیزؒ کے رشتہ دار اور بنو اُمیّہ کے طبقے کے اُمرا آپؒ سے سخت ناخوش اور نالاں تھے، اِس لیے وہ تمام آپؒ کی مخالفت پر کمر بستہ ہو گئے۔ سچّا اور خداترس انسان، بُرے لوگوں سے برداشت نہیں ہوتا، سو آپؒ کے مخالفین نے آپ کو قتل کرنے کی گھناؤنی سازش کی۔ اُنھوں نے آپ کے ایک خادِم کو ایک ہزار اشرفیوں کا لالچ دے کر اپنی سازش میں شریک کر لیا اور اُس کے ہاتھوں آپؒ کو زہر دِلوا دیا۔ بسترِ مرگ پر جب آپؒ نے اُس خادِم سے حقیقتِ حال دریافت کی تو اُس نے سب کچھ سچ سچ بتا دیا۔ آپؒ نے اُسے معاف کر دیا اور کہا کہ وہ اشرفیاں بیتُ المال میں جمع کروا دو اور میرے مرنے سے پہلے یہاں سے بھاگ جاؤ، ورنہ یہاں کے لوگ تمھیں مار ڈالیں گے۔ بالآخر وہ زہر جان لیوا ثابت ہوا اور آپؒ دارِ فانی سے کُوچ کر گئے۔ اللہ تعالیٰ آپؒ کے درجات میں اضافہ فرمائے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے مختصر عہدِ خلافت میں اخلاقی جرأتوں کی ایک لازوال مثال قائم کی۔ آپؒ اللہ اور رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اَحکام بجالانے میں بندوں سے نہیں ڈرے، بلکہ بندوں کے مالکِ حقیقی یعنی اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہے۔ آپؒ نے عملِ خیر انجام دیا اور عملِ خیر ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی زندگی کے واقعات تاریخِ اسلام کے اوراق میں زندہ و محفوظ ہیں۔

مشق

۱ سبق ''حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ'' کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) شر کی مثالیں کس لیے محفوظ رکھی گئی ہیں؟

(ب) خلفائے راشدین کے دور کو کیا کہا جاتا ہے؟

(ج) عمرِ ثانیؒ کا خطاب کس کو دیا گیا؟

(د) خلیفہ منتخب ہونے سے قبل عمر بن عبدالعزیزؒ کس طرح کی زندگی گزار رہے تھے؟

(ہ) احکامِ الٰہیہ کو کون شخص دوسروں پر لاگو کر سکتا ہے؟

۲ سبق ''حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ'' کے مطابق درست جواب کی نشان دہی (✓) سے کریں:

(الف) حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ پیدا ہوئے:

(i) مکّہ مکرّمہ میں (ii) مدینہ منوّرہ میں

(iii) یمن میں (iv) کوفہ میں

(ب) حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ فوت ہوئے:

(i) تقریباً اُنتالیس سال کی عمر میں (ii) تقریباً چالیس سال کی عمر میں

(iii) تقریباً اکتالیس سال کی عمر میں (iv) تقریباً بیالیس سال کی عمر میں

(ج) پانچواں خلیفہ کہا جاتا ہے:

(i) حضرت بلال حبشیؓ کو (ii) حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کو

(iii) حضرت ابوذر غفاریؓ کو (iv) حضرت سلمان فارسیؓ کو

(د) سلیمان بن عبدالملک کی وفات کے بعد جب وصیّت کھولی گئی تو اس میں درج تھا:

(i) اُس کا اپنا نام (ii) غلام کا نام

(iii) اویس کا نام (iv) حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا نام

(ہ) جب حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ خلیفہ بنے تو آپؒ نے بیتُ المال میں اپنا مال جمع کرا دیا:

(i) ایک چوتھائی (ii) آدھا

(iii) تین چوتھائی (iv) سارا

(و) جب حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ بیمار تھے تو آپؒ نے پہن رکھا تھا:

(i) عَبا (ii) چوغہ

(iii) مَیلا کُرتا (iv) صاف کرتا

۳ درج ذیل الفاظ و مُرکبّات کے معنی لکھیں:

خیر و شر، عبرت پکڑنا، اعمال، مال و متاع، وقف کرنا، نادر

۴ سبق ''حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ'' کے مطابق الفاظ کو ان کے متضاد الفاظ سے ملائیں:

الفاظ :	گم راہی	عدل	خیر	سچّائی	ابدی	میلا
متضاد :	مختصر	شر	اُجلا	ہدایت	جھوٹ	ظلم

۵ سبق ''حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ'' کے مطابق مناسب لفظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں:

(الف) یہ دنیا خیر و شر کی لاتعداد................ سے بھری پڑی ہے۔

(ب) اُنھیں حضرت عمرِ فاروقؓ سے تشبیہ دیتے ہوئے................ کا خطاب بھی دیا گیا۔

(ج) یہ ہستی تاریخِ اسلام میں حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے نام سے................ جاتی ہے۔

(د) حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی والدہ ماجدہ حضرت عمر فاروقؓ کی................ تھیں۔

(ہ) جب تک مَیں خدا کی اطاعت کروں؛ میری................ کرو۔

٦ درج ذیل الفاظ کی جمع لکھیں:

شک، مثال، صِفَت، عمل، خلیفہ، خدمت، اَصل، اِمتیاز، غلطی

۷ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے:

جہالت، خودغرضی، مُیَسَّر آنا، وصیّت، پیش پیش، اِطاعت، دل دادہ

٨ سبق ''حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ'' کے مطابق درست اور غلط کی نشان دہی (✓) سے کریں:

(الف) عملِ خیر ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔ درست/غلط

(ب) عمر بن عبدالعزیزؒ نے بیت المال کا پیسہ اپنی ذات پر خرچ کیا۔ درست/غلط

(ج) عمر بن عبدالعزیزؒ نے اپنے ملازموں کو اپنے احترام میں کھڑے ہونے سے روک دیا۔ درست/غلط

(د) بنواُمیّہ کے طبقے کے اُمرا آپؒ سے سخت ناخوش اور نالاں تھے۔ درست/غلط

(ہ) اسلام کا خلیفہ منتخب ہونے سے قبل آپؒ فقیری کی زندگی گزارتے تھے۔ درست/غلط

٩ مندرجہ ذیل سابقوں کی مدد سے تین تین الفاظ بنائیں:

شمار	سابقے	الفاظ
(الف)	خوش	
(ب)	ہم	
(ج)	بے	
(د)	نا	

سرگرمیاں

ا۔ ''خلافتِ راشدہؓ'' کے موضوع پر ایک مختصر مضمون تحریر کریں۔

٢۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے نظامِ سلطنت کی نمایاں خوبیاں اپنی کاپی میں نکات وار لکھیں۔

٣۔ ''جمہوریت'' کے موضوع پر تقریری مقابلہ منعقد کریں۔

برائے اساتذہ

ا۔ طلبہ کو خلفائے راشدینؓ کے بارے میں ضروری معلومات فراہم کریں۔

٢۔ طلبہ کو اسلامی نظامِ خلافت کی خصوصیات کے بارے میں بتائیں۔

٣۔ طلبہ کو حضرت عمر فاروقؓ کے ساتھ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے خاندانی تعلّق کے بارے میں وضاحت سے بتائیں۔

اَدَب کی اَہمِیّت

تدریسی مقاصد

اِس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اِس قابل ہو جائیں گے کہ:

۱۔ اَدَب کی ضرورت اور اہمیّت سے آگاہ ہوسکیں۔
۲۔ سائنسی ترقی کے باوجود ادب کی حقیقی افادیت سمجھ پائیں۔
۳۔ اَدَبی اور غیر اَدَبی تحریروں کا فرق سمجھیں اور خود میں اَدَبی ذوق پیدا کرسکیں۔

خاص الفاظ

فیچر	صحافیانہ	رُوگردانی	اُسلوب
ذوقِ جمال	مُرّوَت	چِلَن	قَطَعِ تعلُّق
قابلِ تقلید	عکاسی	منکشف ہونا	انسائیکلوپیڈیا

ادب عربی زبان کا لفظ ہے۔اس کا مطلب ہے: حیرت انگیز چیز۔عادت اور طرزِعمل کا ایسا معیار جو داد کے قابلِ ہو۔''اُردو انسائیکلوپیڈیا، دائرہ معارفِ اسلامیہ'' کی جلد دوم میں اس کی وضاحت یُوں کی گئی ہے:

''اپنے قدیم ترین مفہُوم میں اسے سُنّت کا مترادف سمجھا جاتا ہے۔یعنی عادت، موروثی معیار، طرزِعمل، دستور، جو انسان اپنے آباوٴاجداد اور ایسے بزرگوں سے حاصل کرتا ہے، جنھیں قابلِ تقلید سمجھا جاتا ہے۔''

وقت گزرنے کے ساتھ اس لفظ کے معانی میں تبدیلیاں آتی رہی ہیں ۔ پھر یہ لفظ توازن، حُسنِ ترتیب، شائستگی، خوش خلقی اور اعلیٰ رُوحانی صفات کی عکاسی کے طور پر بھی استعمال ہونے لگا۔ بنواُمیّہ کے دور میں یہ لفظ شاعری اور علمی وادبی تحریروں کے لیے رائج ہو گیا۔عبّاسی دور میں ادب کو تہذیب اور شہری زندگی کی شائستگی کے لیے استعمال کیا گیا۔پہلی صدی ہجری میں ادب کو درجِ بالا معانی کے ساتھ ''علم'' کے لیے بھی برتا جانے لگا۔

لفظ ادب دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ایک معنی میں یہ دوسروں کی عزت، تکریم، احترام کے لیے استعمال ہوتا ہے، یعنی: Respect۔کہتے ہیں: باادب، بانصیب۔

دوسرے معنوں میں ادب وہ ہے، جس میں انسانی زندگی کا اوراس سے وابستہ ہر شے کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ یہ تحریر ایسی ہوتی ہے، جسے پڑھ کر نہ تو اکتاہٹ ہوتی ہے اور نہ ہی پڑھنے والے پر کوئی ذہنی دباؤ پڑتا ہے۔ بلکہ ایسی تحریر پڑھ کر انسان اپنے آپ کو ہلکا پھلکا محسوس کرتا ہے۔

ادَب، تخلیقی زبان سے وجود میں آتا ہے اوراس کے لیے زبان پر عبور ہونا لازم ہے۔ یہ بات بھی یاد رکھی جائے کہ ادب دنیا کی ہر زبان میں تخلیق ہوتا ہے۔عربی، فارسی، چینی، جرمن، انگریزی، پنجابی، سندھی، بلوچی، پشتو، براہوی غرض دنیا کی ہر زبان میں ادب موجود ہے۔

ہر لکھی ہوئی چیز کو متن(Text) کہا جاتا ہے، تاہم ہر لکھی ہوئی تحریر ادب نہیں کہلاتی۔ کچھ تحریریں ادَبی ہوتی ہیں اور کُچھ غیر ادَبی۔سائنسی، جغرافیائی، نفسیاتی، معاشرتی تحریریں، اخباری خبریں اور صحافتی کالم غیر ادَبی تحریروں میں شمار ہوتے ہیں۔ جب کہ ادَبی تحریر وہ ہوتی ہے، جس میں حقائق کے ساتھ ساتھ جذبات واحساسات کا باہمی ملاپ ہو۔انگریزی میں ادب کو لٹریچر (Literature) کہا جاتا ہے۔

ادب کی دو اقسام بنیادی حیثیت کی حامل ہیں: شاعری اور نثر۔شاعری کی ضمنی اَقسام نظم، غزل، قصیدہ، مرثیہ اور رُباعی وغیرہ ہیں، جب کہ نثر میں افسانہ، کہانی، ناول، ڈراما، مضمون، آپ بیتی اور سفر نامہ وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ادب کا بنیادی مقصد انسانوں کو ذہنی طور پر آسودگی اور خوشی فراہم کرنا ہوتا ہے۔ایک ادیب یا شاعر کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ روزمرّہ زندگی میں پیش آنے والے واقعات کو اپنی تحریروں کے ذریعے محفوظ کرے اور معاشرے کی صورتِ حال کو اپنے انداز میں بیان کرے۔

ادب دراصل معاشرے کا آئینہ ہوتا ہے۔معاشرے میں جو کچھ ہو رہا ہوتا ہے۔ادب اُسے مختلف اَصناف کے ذریعے ہمارے سامنے لاتا ہے، جس سے معاشرے کا اصل چہرہ اور حقائق ہمارے سامنے منکشف ہوتے ہیں۔

ادب کا مطالعہ انسانوں کو جہاں دنیا کے حالات وواقعات سے آگاہ کرتا ہے، وہیں اُن حالات سے سبق دے کر اصلاح اور بہتری کی صورت پیدا کرتا ہے۔ادب کا مطالعہ اچھے اور بُرے میں تمیز کرنا سکھاتا ہے۔ نیک وبد کے فرق کو واضح کرتا ہے۔معاشرے کی اچھی بُری اقدار کو پرکھنے میں مدد دیتا ہے اور یہ پرکھ انسان کو زندگی کے صحیح رُخ کی طرف راہ نمائی میں مدد دیتی ہے۔

سائنسی علوم میں بنیادی مقصد نئی ایجادات اور دریافتیں ہیں، جن کے ذریعے دنیا کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے اور زندگی گزارنے کے نت نئے وسائل مُہیّا کیے جاتے ہیں۔ سائنسی علوم انسانوں کو روز مرّہ زندگی گزارنے کے آداب اور طریقوں سے آگاہ نہیں کرتے، کیوں کہ یہ اُن کے دائرۂ کار سے باہر ہیں؛ یہ کام ادب کرتا ہے اور انسانوں کو روز مرّہ زندگی گزارنے کے آداب سے آشنا کرتا ہے۔ ادب کی افادیت و اہمیّت اس سے بھی ظاہر ہے کہ تھکے ماندے ذہنوں کو اس کے مطالعے سے فرحت و شادمانی میسّر آتی ہے اور انسان ادب کے مطالعے کے بعد پھر سے تازہ دم ہو کر اُمورِ زندگی نبٹانے کے قابل ہو جاتا ہے۔

ادب انسانی معاشرے میں بہترین اَقدار کی پاس داری کی ضمانت ہے۔ ادب کے مطالعے سے ہم خیر اور شر میں تمیز کرنے کے اہل ہوتے ہیں اور معاشرتی تقاضوں کو سمجھتے ہوئے بہتر زندگی گزارنے کے اُصول سے آگاہ رہتے ہیں۔ اگر ادب نہ ہو تو معاشرہ محض مشینی انداز اختیار کر لے اور زندگی کی عام خوشیاں انسان سے دُور ہو جائیں۔ علامہ محمد اقبالؒ نے اسی حوالے سے کہا ہے:

ہے دِل کے لیے موت مشینوں کی حکومت
احساسِ مُروّت کو کُچل دیتے ہیں آلات

ادب انسانی معاشرے کو انسانیت سے نزدیک تر رکھتا ہے۔ معاشرے اور انسانی زندگی کے باقی اور سلامت رہنے کا ضامن ہے۔ اگر انسانی معاشرہ ادب سے رُوگردانی اختیار کرے گا، تو انسان کے لیے اس دنیا میں سکون سے زندگی بسر کرنا دشوار ہو جائے گا۔

مشق

۱ سبق ''اَدب کی اَہمیّت'' کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) غیر اَدَبی تحریریں کون سی ہوتی ہیں؟

(ب) اَدَبی تحریریں کون سی ہوتی ہیں؟

(ج) اُردو انسائیکلو پیڈیا ''دائرہ معارفِ اسلامیہ'' میں ادب کی کیا تعریف کی گئی ہے؟

(د) ادب کا مطالعہ ہمیں کن چیزوں میں فرق کرنا سکھاتا ہے؟

(ہ) بنواُمیّہ کے دَور میں ادب کا لفظ کن معانی میں رائج ہوا؟

۲ سبق ''اَدب کی اَہمیّت'' کے مطابق درست جواب کی نشان دہی (✓) سے کریں:

(الف) ادب لفظ ہے:

(i) اُردُو زبان کا (ii) فارسی زبان کا

(iii) عربی زبان کا (iv) تُرکی زبان کا

(ب) ''دائرہ معارفِ اسلامیہ'' کتاب ہے:

(i) سوانح عمری (ii) ناول

(iii) ڈراما (iv) انسائیکلوپیڈیا

(ج) ہر لکھی ہوئی چیز کو کہتے ہیں:

(i) نثر (ii) متن

(iii) مضمون (iv) شاعری

(د) لفظِ ادب ''علم'' کے طور پر برتا جانے لگا:

(i) پہلی صدی ہجری میں (ii) دوسری صدی ہجری میں

(iii) تیسری صدی ہجری میں (iv) زمانۂ جاہلیّت میں

(ہ) ادب بنیادی طور پر فراہم کرتا ہے:

(i) رنج و غم (ii) آسودگی و خوشی

(iii) پشیمانی و ملال (iv) مال و دولت

(و) روزمرّہ زندگی گزارنے کے آداب سے آشنا کرتا ہے:

(i) سائنسی علم (ii) نئی نئی ایجادات

(iii) ادب (iv) مشینیں

۳ درج ذیل الفاظ کے معنی لکھیں:

معارف، سنت، عبور، تکریم، آسودگی، اِصلاح، اِرتقا، رُوگردانی

۴ درج ذیل الفاظ کی جمع لکھیں:

مفہُوم، علم، متن، احساس، جذبہ، دَور، شے، قدر، صِفَت

۵ درج ذیل الفاظ و تراکیب کو جملوں میں استعمال کریں:

شائستگی، تمیز، ادب، حیرت انگیز، آباواَجداد، اُکتاہٹ، آسودگی، خیروشر، احساسِ مروّت

۶ سبق ''اَدب کی اَہمیّت'' کے مطابق مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں:

(الف) ادب .... زبان کا لفظ ہے۔

(ب) .... دَور میں ادب کو تہذیب اور شہری زندگی کی شائستگی کے لیے استعمال کیا گیا۔

(ج) ہر لکھی ہوئی چیز کو .... کہتے ہیں۔

(د) ادب کے مطالعے سے ہم خیر اور شر میں .... کرنے کے اہل ہوتے ہیں۔

(ہ) ادب انسانی معاشرے کو .... سے نزدیک تر رکھتا ہے۔

۷ درج ذیل الفاظ پر اِعراب لگا کر صحیح تلفُّظ واضح کریں:

معارف، تقلید، صفت، متن، عبور، مطالعہ، نثر، امور، لطف

۸ سبق ''اَدب کی اَہمیّت'' کے مطابق درست اور غلط کی نشان دہی (✓) سے کریں:

(الف) ادب غیر تخلیقی زبان سے وجود میں آتا ہے۔ درست/غلط

(ب) یہ لفظ زمانۂ جاہلیّت سے اب تک استعمال ہوتا چلا آ رہا ہے۔ درست/غلط

(ج) شاعری اور نثر ادب کی دو بنیادی قسمیں ہیں۔ درست/غلط

(د) ادب انسانی معاشرے کو انسانیت سے دُور کر دیتا ہے۔ درست/غلط

(ہ) ''دائرہ معارفِ اسلامیہ'' اُردُو انسائیکلو پیڈیا ہے۔ درست/غلط

۹ متن میں دیے گئے علامہ محمد اقبالؒ کے شعر کی تشریح کریں۔

۱۰ ہیڈ ماسٹر/ ہیڈ مسٹریس کے نام، غیر حاضری کی بنیاد پر سکول سے نام خارج ہونے کی صورت میں دوبارہ داخلے کے لیے درخواست تحریر کریں۔

۱۱ کالم: الف میں درج فعل مجہول والے جملوں کو فعل معروف میں تبدیل کر کے کالم: ب میں لکھیں:

	کالم: الف	کالم: ب
(الف)	درخت کاٹا گیا۔	
(ب)	کُرسی بنائی جاتی ہے۔	
(ج)	سیر کی جائے گی۔	
(د)	تقریر ہوگی۔	
(ہ)	اچھی گفتگو کی جا رہی ہے۔	

سرگرمیاں

۱۔ اُردو کے پانچ بڑے شاعروں کا ایک ایک شعر اپنی کاپی میں تحریر کریں۔

۲۔ جماعت کے کمرے میں طلبہ آپس میں بیت بازی کا مقابلہ کریں۔

۳۔ ہر طالبِ علم اپنے اُستاد سے پوچھ کر نثری ادب کی کوئی کتاب پڑھے۔

برائے اساتذہ

۱۔ طلبہ کو اُردو ادب کے آغاز و اِرتقا کا مختصر سا تعارُف کرائیں۔

۲۔ طلبہ کو مختلف اَصنافِ ادب کے بارے میں بتائیں۔

۳۔ طلبہ کو علامہ محمد اقبالؒ کے اس شعر کے حوالے سے بتائیں کہ سائنسی ایجادات اطمینانِ قلب کا باعث نہیں ہوسکتیں، لیکن ادب حقیقی راحت کا باعث ضرور ہے:

ہے دل کے لیے موت مشینوں کی حکومت
احساسِ مُروّت کو کچل دیتے ہیں آلات

مِل کے رہو

تدریسی مقاصد

اِس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ اِس قابل ہو جائیں گے کہ:

۱۔ اِتفاق اور اتحاد کا شعور پیدا کر سکیں۔
۲۔ یگانگت اور بھائی چارے کے فوائد سے آگاہ ہو سکیں۔
۳۔ یہ سمجھ پائیں کہ بدامنی اور اِنتشار اَفراد اور اَقوام کے لیے نقصان دہ ہے۔
۴۔ اپنے اندر شاعری کا ذوق و شوق اور شعر فہمی کی صلاحیت اُجاگر کریں۔

ناز — چمن — مِلّت — رُسوائی
شمعِ ہدایت — آباء — رنجش — تسبیح

ساری دُنیا کے لیے، پیار کی پہچان بنو
جس پہ اللہ کرے ناز، وہ انسان بنو

کتنی قربانیاں دے کے، یہ وطن پایا ہے
پھول اُجڑے ہیں ہزاروں، تو چمن پایا ہے

یہ چمن، اپنے ہی ہاتھوں سے نہ برباد کرو
اس میں شامل ہے، شہیدوں کا لہو یاد کرو

تُم، جو آپس میں لڑو گے تو بکھر جاؤ گے
ملک ہی جب نہ رہے گا تو کدھر جاؤ گے؟

قوم و ملّت کی نہ رُسوائی کا سامان بنو
ساری دُنیا کے لیے، پیار کی پہچان بنو

ایک ہم سب کا خدا، ایک ہمارا ہے رسولؐ
رنجشیں بھول کے، اپناؤ محبت کے اُصول

ایک ہی باغ کے پھولوں کی طرح، کِھل کے رہو
ایک تسبیح کے دانوں کی طرح مِل کے رہو

ایک ہو جاؤ، تو فولاد کی طاقت ہو تُم
ساری دنیا کے لیے، شمعِ ہدایت ہو تُم

اپنے آباء کی طرح صاحبِ ایمان بنو
جس پہ اللہ کرے ناز وہ انسان بنو

(مسرور انور)

مشق

۱ نظم ''مِل کے رہو'' کے مطابق درجِ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) ہم نے یہ وطن کیسے حاصل کیا؟
(ب) شاعر نے ہمیں کیسا انسان بننے کی تلقین کی ہے؟
(ج) اتحاد و یگانگت کے کیا فائدے ہیں؟
(د) شاعر نے نااتفاقی کے انجام کو کیسے بیان کیا ہے؟
(ہ) کس طرح اور کن اُصولوں پر ہمیں زندگی بسر کرنی چاہیے؟

۲ (الف) مِل کے رہو، میں سے لیے گئے درج ذیل الفاظ کی مدد سے جملے مکمل کریں:

ناز	بکھر جاؤ گے	رسوائی	رنجشیں	ملّت
اپنائیں	شمع ہدایت	آباء	چمن	

(i) اتحاد سے تم ترقی کرو گے مگر نا اتفاقی سے............

(ii) ہمارا دین چاہتا ہے کہ ہم محبت کے اصول............

(iii) ہمیں ایسے کام کرنا ہوں گے جن پر اللہ اور اس کے آخری رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو اس امت پر............ہو۔

(iv) ایک سچا مسلمان پوری دنیا کے انسانوں کے لیے............بن جاتا ہے۔

(v) لڑائی اور نا اتفاقی کا انجام............اور بربادی ہوتا ہے۔

(vi) ہمیں نیکی کے کاموں میں اپنے عظیم............کی پیروی کرنا ہوگی۔

(vii) ہمارا وطن ایک............کی طرح ہے جس کے ہم پھل پھول ہیں۔

(viii) ہمیں چاہیے کہ............بھلا کر اتحاد اور اتفاق سے رہیں۔

(ix) ہمیں اپنی قوم و............کے لیے فخر بن کر جینا ہوگا۔

(ب) دیئے گئے الفاظ میں سے مناسب لفظ کا انتخاب کر کے خالی جگہ پر کریں۔

(i) ہمارے بزرگوں نے بہت سی قربانیاں دے کر یہ وطن............(پایا، کھویا)

(ii) پاک وطن کی بنیادوں میں شہیدوں کا............شامل ہے۔(مال، لہو)

(iii) آپس میں لڑائی جھگڑے کرنے سے قوم............جاتی ہے۔(بکھر، مر)

(iv) ہمیں ساری دنیا کے لیے محبت و پیار کی............بن کر جینا ہوگا (جان، پہچان)

(v) ہم سب ایک دوسرے سے............کے دانوں کی طرح جڑے ہیں۔(بالی، تسبیح)

(vi) اتحاد اور اتفاق سے ہم............کی طرح مضبوط ہو سکتے ہیں۔(فولاد، پتھر)

۳ درجِ ذیل الفاظ کا تلفّظ اِعراب کی مدد سے واضح کریں:

انسان، ملت، شامل، اصول، لہو، چمن، محبت، تسبیح

۴ نظم ''مِل کے رہو'' کے مطابق مناسب الفاظ کی مدد سے مصرعے مکمل کریں:

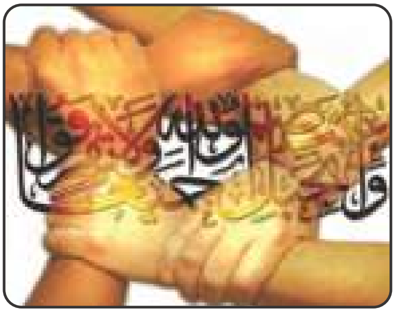

(الف) کتنی .... دے کے یہ وطن پایا ہے
(ب) اس میں شامل ہے .... کا لہو یاد کرو
(ج) تم جو آپس میں لڑو گے تو .... جاؤ گے
(د) .... ہی جب نہ رہے گا تو کدھر جاؤ گے
(ہ) ایک .... کے دانوں کی طرح مل کے رہو

۵ درجِ ذیل الفاظ کے متضاد لکھیں اور انھیں جملوں میں استعمال کریں:

برباد، پھول، ہدایت، دنیا، پیار، لڑائی، شہید، رُسوائی

۶ نیچے سطر میں دیے گئے الفاظ کے ہم آواز الفاظ دوسری سطر میں لکھیں:

چمن	بکھر	سامان	اُصول	کِھل	ناز	برباد

۷ نیچے دیے گئے شعر میں ''فولاد کی طاقت'' اور ''شمعِ ہدایت'' سے شاعر کی کیا مراد ہے؟ تفصیل کے ساتھ ان الفاظ کی وضاحت کریں:

ایک ہو جاؤ، تو فولاد کی طاقت ہو تم
ساری دنیا کے لیے شمعِ ہدایت ہو تم

۸ درجِ ذیل الفاظ کی تذکیر و تانیث واضح کریں:

قربانی، چمن، وطن، ناز، پیار، دُنیا، قوم، اُصول

۹ نظم ''مِل کے رہو'' کے مطابق درست اور غلط کی نشان دہی (✓) سے کریں:

(الف) اس وطن کی تعمیر میں ہزاروں پھول اُجڑے ہیں۔ درست/غلط

(ب) متحد ہو جانے سے فولاد جیسی طاقت حاصل ہو جاتی ہے۔ درست/غلط

(ج) اس چمن میں غازیوں کا لہو شامل ہے۔ درست/غلط

(د) ہمیں گندُم کے دانوں کی طرح مل کر رہنا چاہیے۔ درست/غلط

(ہ) ہمیں آباؤاَجداد کی طرح ایمان کی دولت سے مالا مال ہونا چاہیے۔ درست/غلط

۱۰ نظم ''مل کے رہو'' کا مرکزی خیال تحریر کریں۔

☆ ردیف کے حوالے سے الفاظ کو ترتیب دینا/الفاظ وضع کرنا:

آپ نے مشکل الفاظ کے معنی دیکھتے ہوئے لُغت میں الفاظ کی ترتیب میں یہ بات ملاحظہ کی ہو گی کہ لُغت میں تمام الفاظ الف بائی ترتیب سے دیئے گئے ہوتے ہیں: پہلے الف سے بننے والے لفظ ہوتے ہیں اور اُس کے بعد ب اور پھر اِسی ترتیب سے دوسرے حرفوں سے۔ نیز الف الف سے بننے والا لفظ ''آ'' ترتیب میں پہلے دیا جائے گا اور ''الف ب'' سے بننے والا لفظ ''اب'' ترتیب کے حوالے سے بعد میں آئے گا، جیسے کتاب، ابتدا، شاعر، بات، روشنی کو الف بائی ترتیب کی صورت میں یوں مرتّب کیا جائے گا:

ابتدا، بات، روشنی، شاعر، کتاب

ردیف وار الفاظ وضع کرنے کے لیے لفظ کے آخر میں آنے والے حرف سے اگلے لفظ کو وضع کیا جاتا ہے، مثلاً: ''اجازت'' سے بننے والے لفظ کی خصوصیّت یہ ہو گی کہ اُس کا پہلا حرف ''ت'' ہو گا، جیسے: ''تاریخ''۔ اِسی طرح ایک لفظ کی ردیف سے اگلا اور اُس لفظ کی ردیف سے اُس سے اگلا لفظ بنایا جاتا ہے اور اسے کسی بھی حد تک پھیلایا جا سکتا ہے، جیسے:

اجازت، تاریخ، خامی، یقین، نصاب، بساط، طبیعت، تقدیر

یہ الفاظ صرف ایک لفظ: ''اجازت'' کی ردیف سے سلسلہ در سلسلہ وجود میں آئے ہیں۔

اگر آپ کے سکول میں اساتذہ، طلبہ کے مابین بیت بازی کا مقابلہ منعقد کرواتے ہیں، تو آپ نے دیکھا ہوگا کہ ہر اگلا شعر پچھلے شعر کے آخری لفظ کے آخر میں آنے والے حرف سے آغاز کیا جاتا ہے۔ ردیف وار الفاظ وضع کرنے میں بھی اسی اُصول پر عمل کیا جاتا ہے اور اِس کا مقصد طلبہ کی لفظ بنانے کی صلاحیت کو بڑھانا ہوتا ہے۔

۱۱ اب آپ ''مشعل'' سے دس الفاظ ردیف وار وضع کریں۔

۱۲ بڑے بھائی کے نام خط لکھیں، جس میں اپنی تعلیمی کارکردگی سے آگاہ کیا گیا ہو۔

سرگرمیاں

۱۔ طلبہ اس نظم کو زبانی یاد کریں اور اپنی کاپی میں خوش خط لکھیں۔

۲۔ طلبہ اپنی کاپی پر پاکستان کے نقشے کی تصویر چسپاں کریں اور اُس نقشے میں صوبوں کے دارالحکومتوں کی نشان دہی کریں۔

۳۔ ۱۴/اگست کے حوالے سے سکول میں ہونے والی تقریب کی رُوداد یعنی آنکھوں دیکھا حال تحریر کریں۔

برائے اساتذہ

۱۔ طلبہ کو بتائیں کہ اتحاد و یگانگت ہمارا مذہبی، ملّی اور نظریاتی فریضہ اور شعار ہے۔

۲۔ آیتِ قرآنی ''اور تم سب مل کر اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں نہ پڑو۔'' کے حوالے سے طلبہ کو اتحاد کے ثمرات اور نا اتفاقی کے مضمرات سے آگاہ کریں۔

۳۔ بانیِ پاکستان قائدِ اعظم محمد علی جناح رحمتہ اللہ علیہ کے بیان کردہ زرّیں اصول ''ایمان، اتحاد اور تنظیم'' کی وضاحت کرتے ہوئے طلبہ کو اتحاد و اتفاق کی اہمیّت سے روشناس کرائیں۔

۴۔ اس نظم کے تناظر میں تحریکِ پاکستان کے چیدہ چیدہ واقعات اور بیش بہا قربانیوں کا ذکر طلبہ سے کیا جائے۔

۵۔ طلبہ کے لیے کسی کہانی / واقعہ کے توسّط سے اتحاد و اتفاق کے اچھے انجام اور نا اتفاقی کے بُرے انجام کی وضاحت کریں۔

مِلّی وَحدَت

تدریسی مقاصد

اِس سبق کی تدریس کے بعد بچّے اِس قابل ہوجائیں گے کہ:

۱۔ عالمِ اسلام کی موجودہ صورتِ حال سے آگاہ ہو پائیں۔
۲۔ مِلّی وحدت کی اہمیّت وضرورت کا احساس کر پائیں۔
۳۔ جان سکیں کہ فرقہ بندی اور نسل پرستی مسلمانوں کے زوال کا باعث ہے۔
۴۔ اسرائیل اور فلسطین سے متعارف ہوسکیں۔

خاص الفاظ

تَشوِیش، مُظاہَرہ، اِحتجاج، قِبلہ، ظلم وستم، پرستش، اِنتشار، وحدت، مُفکّر، مُؤتمرِ عالَم، سینہ سپر، مفاد

حامد کو سکول سے روزانہ ایک بجے چُھٹی ہوجاتی تھی۔ سکول گھر سے زیادہ دُور نہ تھا، اِس لیے وہ ڈیڑھ بجے تک گھر پہنچ جاتا تھا۔ آج دو بج چکے تھے مگر حامد ابھی گھر نہیں پہنچا تھا، چنانچہ اُس کی امّی کو تشویش ہو رہی تھی، ''حامد کے ابّا! ابھی حامد گھر نہیں پہنچا، خیریت ہو۔'' حامد کی اُمّی نے حامد کے ابّا سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔ ''کیوں پریشان ہورہی ہیں؟ ہوسکتا ہے کہ راستے میں اُس کی سائیکل خراب ہوگئی ہو، یا کسی دوست کے ساتھ کہیں چلا گیا ہو۔'' حامد کے ابّا نے جواب دیا۔

ابھی یہ باتیں ہورہی تھیں کہ حامد گھر میں داخل ہوا۔ ''بیٹا! کہاں رہ گئے تھے؟'' اَمّی نے حامد کو دیکھتے ہی کہا۔
''اَمّی! راستے میں شہر بھر کے کالج کے طلبہ احتجاجی مظاہرہ کر رہے تھے۔ اِس وجہ سے پولیس نے سڑک بند کی ہوئی تھی۔ مَیں سڑک کی بجائے گلیوں میں سے ہوتا ہوا بڑی مشکل سے پہنچا ہوں۔'' حامد نے جواب دیا۔ ''بھئی! کیسا مظاہرہ تھا؟'' حامد کے اَبّا نے پوچھا۔ ''دو دِن پہلے جمعے کے دن مسجدِ اقصیٰ کے باہر اِسرائیلی فوجیوں نے اُن نہتّے فلسطینیوں پر گولی چلا دی جو جمعہ کی نماز ادا کرنے مسجد کے باہر جمع ہو رہے تھے۔ یہ اِحتجاج اُسی سلسلے میں تھا۔'' حامد نے جواب دیا۔
''حامد! جلدی سے مُنھ ہاتھ دھو لو اور کپڑے تبدیل کر کے کھانے کی میز پر آ جاوٴ۔ کھانا تیار ہے۔'' ''امّی مَیں ابھی آیا''۔ یہ کہہ کر حامد فوراً اپنے کمرے میں چلا گیا۔

کھانا کھاتے ہوئے حامد نے اَبّا جان سے پوچھا: ''اَبّا جان! کچھ اِس کے بارے میں بتائیے کہ اِسرائیلی، فلسطینیوں پر کیوں ظلم ڈھا رہے ہیں اور ساری دُنیا کے مسلمان اُس کے مظالم کا مُنھ توڑ جواب کیوں نہیں دیتے؟'' حامد! کھانا کھانے کے بعد میرے کمرے میں آوٴ، مَیں تمھیں اِس بارے میں تفصیل سے بتاوٴں گا۔''

کھانا ختم کرنے کے بعد حامد اپنے اَبّا جان کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔ حامد کے اَبّا کہنے لگے: ''حامد! دُنیا کے جتنے بھی مسلمان ہیں، وہ ایک خدا، ایک رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم، ایک کتاب اور ایک قبلے کو مانتے ہیں۔ اَللّٰہ تعالیٰ نے اِن کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے کہ مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اُنھیں چاہیے کہ قرآنِ مجید کی تعلیمات پر عمل کریں اور تفرقہ بازی سے بچیں۔''

ہماری اِسلامیات کی کتاب میں یہ لکھا ہوا ہے کہ نبی اکرم صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے کہ اُمّتِ مُسلمہ کی مثال ایک جسم کی سی ہے، جسم کے ایک حصّے میں تکلیف ہو تو پورا جسم بے چین ہو جاتا ہے۔'' حامد نے کہا:
''تم درست کہہ رہے ہو۔ دُنیا کے کسی خطے میں اگر مسلمان تکلیف میں ہوں تو پوری اُمّتِ مسلمہ پریشان ہو جاتی ہے۔ مولانا ظفر علی خاں کہتے ہیں:

اُخُوّت اس کو کہتے ہیں چُبھے کانٹا جو کابل میں
تو ہندوستاں کا ہر پیر و جواں بے تاب ہو جائے

یہ طلبہ کا مظاہرہ جس کا تم ذکر کر رہے تھے، اِسی وجہ سے ہو رہا تھا کہ فلسطینی مسلمانوں پر ظلم وستم پاکستان کے مسلمانوں کے لیے نا قابلِ قبول ہے۔ اِسرائیل ایسا ملک ہے جس کی بنیاد ظُلم اور زیادتی پر رکھی گئی ہے۔ فلسطین پر ناجائز قبضہ کرنے کے بعد اسے بنایا گیا۔ فلسطینی اِس ظلم کے خلاف جب احتجاج کرتے ہیں تو اسرائیلی فوجی ان پر گولیاں برساتے ہیں۔ جب عالمِ اسلام سے اِس کے خلاف مؤثر آواز نہیں اُٹھتی تو اسرائیلی حکومت کا حوصلہ مزید بڑھ جاتا ہے۔'' حامد کے اَبّا نے گفتگو کرتے ہوئے کہا۔

’’ابّا جان! کیا وجہ ہے کہ مسلمان تعداد میں ایک ارب سے زیادہ ہونے کے باوجود دُنیا کے مختلف علاقوں میں جبر وظُلم کا شکار ہیں؟‘‘ حامد نے ابّا جان سے پوچھا۔ سوال کا جواب دیتے ہوئے حامد کے ابّا کہنے لگے: ’’بیٹا! اُمّتِ مُسلمہ کی بدقسمتی یہ ہے اس میں خاندانی اور نسلی تفاخر اور تفرقہ بازی شامل ہو چکے ہیں جس سے اس امت کے اتحاد اور یک جہتی پر برا اثر پڑا ہے۔

’’ابّا جان! کیا مسلمانوں کے اتحاد کے لیے کبھی کوشش نہیں کی گئی؟‘‘ حامد نے پوچھا:

’’پہلی جنگِ عظیم کے بعد سب سے زیادہ نقصان مسلمانوں کی وحدتِ ملّی کو پہنچا، جس سے ان کی فوجی، معاشی اور سیاسی طاقت کو بہت زیادہ نقصان ہوا۔ اِس صورتِ حال میں عالمِ اسلام کے مختلف علاقوں میں مسلمانوں کے اتحاد کی آوازیں بلند ہونے لگیں۔ مصر کے علامہ رشید رضا، افغانستان کے جمال الدین افغانی، ہندوستان کے محمد علی جوہر اور علامہ محمد اقبالؒ، مراکش کے ایف عبدالکریم اور تیونس کے جناب سنیوسی، اسلامی دنیا کے وہ مُفکر تھے، جنھوں نے مسلمانوں کے اتحاد کا نعرہ لگایا۔ چنانچہ ۱۹۲۶ء میں مکہ مکرّمہ میں مختلف اِسلامی مفکرّین کا اجلاس ہوا، جس میں عالمِ اِسلام کے مسائل پر غور وفکر کر کے اِن کے حل کی تجاویز مرتب کی گئیں۔ اِسی اجلاس میں ایک ادارے کی بنیاد رکھی گئی جو مؤتمر عالمِ اسلامی کے نام سے مشہور ہے۔ یہ ادارہ مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لیے کوشاں ہے۔‘‘

’’ابّا جان! اِس کے علاوہ کوئی اور مسلمانوں کی تنظیم بھی ہے، جو عالمِ اسلام کے مفاد کے لیے کام کر رہی ہو؟‘‘

’’ہاں بیٹا! ’’تنظیم عالمِ اسلامی‘‘ (OIC) جس کے تحت مسلمان ملکوں کی متعدد سربراہی کانفرنسیں ہو چکی ہیں۔ اِن کانفرنسوں میں مسلمان ملکوں کے سربراہ، مسلمانوں کو درپیش سیاسی اور معاشی مسائل اور اُن کے حل پر غور وفکر کرتے ہیں۔‘‘

’’ابّا جان! اِس کے باوجود اسلامی ممالک میں وہ اتحاد نہیں ہے، جس سے اسلام کے دشمن خوف زدہ ہوں۔‘‘

’’بیٹا! تم درست کہہ رہے ہو۔ بد قسمتی سے مختلف اسلامی ممالک کے حکمران اپنے مفادات کے لیے دشمنوں کے خلاف سینہ سپر ہونے کے بجائے، اُن کا ساتھ دیتے ہیں مثلاً اِسرائیل فلسطینیوں کا دشمن ہے لیکن بعض اسلامی ممالک کے حکمران فلسطینی مسلمانوں کا ساتھ دینے کے بجائے اِسرائیل کے ساتھ تعلّقات قائم رکھے ہوئے ہیں۔ اِس نااتفاقی نے ابھی تک عالمِ اسلام کو ملّی وحدت کی منزل تک نہیں پہنچنے دیا۔‘‘

’’ابّا جان! عالمِ اسلام میں حقیقی اتحاد کیسے قائم ہو سکتا ہے؟‘‘

’’حامد! اِس کے لیے انھیں صحیح معنوں میں اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا ہوگا‘‘ ایسے حکمرانوں سے جان چھڑانی ہوگی جو مِلّی مفاد پر ذاتی مفاد کو ترجیح دیتے ہیں۔ اِنھیں پاکستانی، ایرانی، افغانی، عراقی اور مصری ہونے کے بجائے حقیقی معنوں میں مسلمان بننا ہوگا۔ علاّمہ محمد اقبالؒ کہتے ہیں:

؎ بُتانِ رنگ و خوں کو توڑ کر مِلّت میں گُم ہو جا
نہ تُورانی رہے باقی، نہ ایرانی، نہ افغانی

''ابّا جان بہت بہت شکریہ!
آج مجھے پتا چلا ہے کہ اسلامی وحدت کا کیا مطلب ہے اور اِسے کِس طرح قائم رکھا جا سکتا ہے!''

مشق

۱ سبق ''مِلّی وحدت'' کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُمّتِ مُسلمہ کو کس چیز سے تعبیر کیا ہے؟
(ب) طلبہ مظاہرہ کیوں کر رہے تھے؟
(ج) اِسرائیل کا مسلمانوں کے خلاف حوصلہ کیوں بڑھا ہوا ہے؟
(د) کس ملک کی بنیاد ظلم اور زیادتی پر رکھی گئی ہے؟
(ہ) تین مسلم مفکرین کے نام لکھیے جنھوں نے مسلمانوں کے اتحاد کا نعرہ لگایا۔

۲ سبق ''مِلّی وحدت'' کے مطابق درست جواب کی نشان دہی (✓) سے کریں:

(الف) فلسطینی اس ظلم کے خلاف جب احتجاج کرتے ہیں تو ان پر گولیاں برساتے ہیں:
(i) امریکی فوجی (ii) برطانوی فوجی
(iii) یونانی فوجی (iv) اسرائیلی فوجی

(ب) مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے:
(i) ایک ارب سے (ii) بیس ارب سے
(iii) چالیس ارب سے (iv) پچاس ارب سے

(ج) دنیا کے مختلف علاقوں میں ظلم و جبر کا شکار ہیں:
(i) مسلمان (ii) عیسائی
(iii) نصرانی (iv) ہندوستانی

(د) مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لیے کوشاں ادارے کا نام:

(i) یو۔این۔او (ii) یونیسکو

(iii) مؤتمر عالمِ اسلامی (iv) یونیسف

(ہ) مسلمان ملکوں کی متعدد سربراہی کانفرنسیں ہو چکی ہیں:

(i) سارک ممالک کے تحت (ii) اقوامِ متحدہ کے تحت

(iii) او۔آئی۔سی کے تحت (iv) آر سی ڈی کے تحت

(و) تیونس کے کِس مفکر نے مسلمانوں کے اتحاد کا نعرہ لگایا:

(i) شوکت علی (ii) ایف عبدالکریم

(iii) رشید رضا (iv) سینوسی

۳ دیے گئے الفاظ کے متضاد الفاظ لکھیں:

تشویش، داخل، مشکل، ظلم، مسلمان، اتحاد، دُشمن

۴ درج ذیل الفاظ و تراکیب کے معنی لکھیں:

تشویش، تعلیمات، مؤثر، رنگ و خوں، ظلم ڈھانا، اُمّتِ مُسلمہ

۵ درج ذیل الفاظ کی جمع لکھیں:

مظاہرہ، تعلیم، وجہ، تجویز، اِدارہ، مفاد، عمل، تفصیل، جسم

٦ سبق "مِلّی وحدت" کے مطابق مناسب لفظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں:

(الف) اُمّتِ مُسلمہ کی بدقسمتی یہ ہے کہ اس میں خاندانی، نسلی فخر اور .... شامل ہو چکے ہیں۔

(ب) جسم کے ایک حصّے میں تکلیف ہو تو پورا .... بے چین ہو جاتا ہے۔

(ج) کھانا کھاتے ہوئے .... نے ابّا جان سے پوچھا۔

(د) مسلمان ایک خدا، ایک رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم، ایک کتاب اور ایک .... کو مانتے ہیں۔

۷ سبق ''مِلّی وحدت'' کے مطابق درست اور غلط کی نشان دہی (✓) سے کریں:

(الف) دوسری جنگ عظیم نے سب سے زیادہ نقصان مسلمانوں کو پہنچایا۔ درست/غلط

(ب) اسرائیل ایسا ملک ہے جس کی بنیاد ظلم اور زیادتی پر رکھی گئی۔ درست/غلط

(ج) ہمیں ایسے حکمرانوں سے جان نہیں چھڑانی چاہیے جو ملی مفاد پر ذاتی مفاد کو ترجیح دیتے ہیں۔ درست/غلط

(د) ہمیں حقیقی معنوں میں مسلمان بننا ہوگا۔ درست/غلط

(ہ) مسلمان ایک خدا، ایک رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ایک کتاب اور ایک قبلے کو مانتے ہیں۔ درست/غلط

۸ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کی تذکیر و تانیث واضح ہو جائے:

تشویش، تعلیمات، زیادتی، حوصلہ، تعداد، منزل

سرگرمیاں

۱۔ ''اسلامی وحدت'' کے موضوع پر مختصر مضمون تحریر کریں۔
۲۔ اس سبق میں آنے والے اشعار پر مشتمل ایک چارٹ بنائیں۔
۳۔ اپنے اُستاد کی مدد سے ''محمد علی جوہر'' کا مختصر تعارف لکھیں۔

برائے اساتذہ

۱۔ اس سبق میں موجود شعر کی تشریح بیان کریں۔
۲۔ طلبہ کو فلسطین کی تاریخ اور فلسطینی مسلمانوں پر یہودیوں کے ظلم و ستم سے آگاہ کریں۔
۳۔ طلبہ کو فلسطین کی تحریکِ آزادی اور یاسر عرفات کی خدمات کے بارے میں بتائیں۔
۴۔ طلبہ کو مِلّی وحدت کی ضرورت و اہمیّت کا احساس دلائیں۔
۵۔ قرآنِ پاک کی آیت ''واعتصمو بحبل اللّٰہ جمیعا و لاتفرقو'' کی روشنی میں اتحاد کی اہمیّت اور فرقہ پرستی کے نقصانات سے آگاہ کریں۔

مثالی طالبِ علم

تدریسی مقاصد

اِس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اِس قابل ہو جائیں گے کہ:

۱۔ ایک مثالی طالبِ علم کی خصوصیات سے آگاہ ہو سکیں۔
۲۔ اپنے اندر اچھا طالبِ علم بننے کی لگن پیدا کر سکیں۔
۳۔ یہ جان لیں کہ محنت، ثابت قدمی اور مستقل مزاجی ہی کامیابی کا راستہ ہے۔
۴ حصولِ علم کی اہمیّت سے شناسا ہو سکیں۔

خاص الفاظ

ہمہ تَن	ہمہ تَن گوش	ہر دِل عزیز	بزمِ ادب
مَخدُوم	صفات	تِلاوَت	خوش اُسلوبی
تحائف	خوش گُفتار	ترجیح	خصوصیات

مخدوم صاحب سکول میں اُردو کے اُستاد ہیں اور بچوں میں بہت مقبول اور ہر دل عزیز ہیں۔ مخدوم صاحب بچوں کو نصاب کے ساتھ زندگی کے بارے میں اچھی اچھی باتیں بھی بتاتے رہتے ہیں۔ اس بار ہفتہ وار بزمِ ادب میں اُنھوں نے اپنی جماعت کے بچوں سے کہا کہ آج ہم ایک مثالی طالبِ علم کی صفات اور خصوصیات پر گفتگو کریں گے، تاکہ آپ سب بھی خود کو ایک مثالی طالبِ علم بنانے کی کوشش کریں۔ سب طلبہ ہمہ تن گوش ہو گئے۔ جماعت کے مانیٹر طارِق نے کوئی سوال پوچھنے کے لیے ہاتھ کھڑا کیا تو مخدُوم صاحب نے اُسے اشارے سے سوال پوچھنے کی اجازت دی۔

طارِق : ''سر مثالی طالبِ علم کا کیا مطلب ہے؟''

مخدوم صاحب : ''بیٹا! ہم سب سے پہلے آپ کو یہی بتانے والے ہیں کہ مثالی طالبِ علم کس کو کہتے ہیں۔''

طارِق : ''سر! معافی چاہتا ہوں کہ مَیں درمیان بول پڑا۔ ہمیں بتائیں کہ ایک مثالی طالبِ علم کون ہوتا ہے؟''

مخدوم صاحب : ''مثالی طالبِ علم ایک ایسے طالبِ علم کو کہتے ہیں جو اپنی خوبیوں اور صلاحیتوں کی وجہ سے دوسرے طالبِ علموں کے لیے ایک مثال اور نمونہ ہو۔''

سرفراز : ''سر! ہمیں یہ کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ کون مثالی طالبِ علم ہے؟''

مخدوم صاحب : ''ہم سب بچّوں سے سوال جواب کریں گے لیکن ضروری ہے کہ پہلے دوسروں کی بات غور سے سنیں، پھر بات کرنے کے لیے ہاتھ کھڑا کریں اور جب دوسرے خاموش ہو جائیں تو پھر بات کریں۔''

تنویر : ''سر! یہ بھی تو ایک مثالی طالبِ علم کی خوبی ہے کہ وہ دوسروں کی بات غور سے سنے، کسی کی بات نہ کاٹے اور اپنی باری آنے پر بات کرے۔''

مخدوم صاحب : ''شاباش! تم نے بالکل درست کہا۔ یہ بھی مثالی طالبِ علم کی ایک خوبی ہے۔''

انور : ''سر! آپ ہمیں تفصیلاً ترتیب وار بتائیں کہ ایک مثالی طالبِ علم میں کون کون سی خوبیاں ہوتی ہیں۔''

مخدوم صاحب : ''پیارے بچّو! ہم مسلمان ہیں، اس لیے ہم ایک مسلمان مثالی طالبِ علم کی صفات آپ کو بتاتے ہیں۔''

تنویر : ''جی سر! ضرور بتائیں۔''

مخدوم صاحب : ''ایک مسلمان مثالی طالبِ علم صبح سویرے اُٹھتا ہے۔ کلمہ شریف پڑھتا ہے، نماز ادا کرتا ہے اور قرآنِ پاک کی تلاوت کرتا ہے۔''

عمران : ''سر! ہمارے سکول میں کچھ بچّے دوسرے مذاہب سے بھی تو تعلّق رکھتے ہیں؟''

مخدوم صاحب : ''جی جی! غیر مسلم بچّے بھی مثالی طالبِ علم ہو سکتے ہیں۔ وہ بھی صبح سویرے اُٹھ کر اپنے مذہب کے بتائے ہوئے نیک طریقوں کے مطابق دِن کا آغاز کرتے ہیں۔''

تنویر : ''سر! وقت کی پابندی بھی تو مثالی طالبِ علم کی اچھی عادتوں میں شامل ہے۔''

مخدوم صاحب : ''کیوں نہیں؟ مثالی طالبِ علم اپنے تمام کاموں میں وقت کی پابندی کرتا ہے۔ وقت پر سکول جاتا ہے، وقت پر کھیلتا ہے، وقت پر سکول کا کام کرتا ہے، وقت پر سوتا ہے اور وقت پر اُٹھتا ہے۔''

عمران : ''سر! کیا مثالی طالبِ علم کھیل کود میں بھی حصّہ لیتا ہے؟''

مخدوم صاحب : ''ذہنی اور جسمانی صحت کے لیے کھیل کود بہت ضروری ہے۔ مثالی طالبِ علم وقتِ مقرر پر کھیلتا بھی ہے۔''

طارِق : ''سر مَیں نے ایک کتاب میں پڑھا تھا کہ ایک اچھّا طالبِ علم ایک اچھّا انسان، اچھّی اولاد، اچھا ہمسایہ اور اچھّا شہری ہوتا ہے۔''

مخدوم صاحب : ''ہاں یہ سب خوبیاں ایک مثالی طالبِ علم میں موجود ہوتی ہیں۔ وہ بزرگوں اور اساتذہ کا احترام کرتا ہے، ضرورت مندوں کے کام آتا ہے اور ملک وقوم کی ترقی کا خواہش مند ہوتا ہے۔''

عثمان : ''سر! کیا ماں باپ کے ساتھ گھر کے کام کاج میں ہاتھ بٹانا، ہمسایوں کا خیال رکھنا، چھوٹے بہن بھائیوں، دوستوں اور ہم جماعتوں کی مدد کرنا بھی مثالی طالبِ علم کی نشانی ہے؟''

مخدوم صاحب : ''بالکل! ایک مثالی طالبِ علم یہ سب کام خوش دلی اور خوش اُسلوبی سے کرتا ہے۔ اپنے چھوٹے بہن بھائیوں، ہمسایوں اور ہم جماعتوں کی پڑھائی میں اُن کی مدد کرتا ہے۔ وہ یہ سمجھتا ہے کہ دوسروں کے کام آنا بہت بڑی نیکی ہے۔''

عمران : ''سر! علامہ محمد اقبالؒ نے بھی تو فرمایا ہے نا!:

ہیں لوگ وہی جہاں میں اچھے
آتے ہیں جو کام دوسروں کے

مخدوم صاحب : ''واہ واہ! کیا بات ہے۔ پیارے بچو! ایک مثالی طالبِ علم کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ وعدے کا پابند، خوش اَخلاق، خوش گفتار اور خوش کردار ہو، ہمیشہ سچ بولے، دیانت دار اور ایمان دار ہو۔''

نادِر : ''سَر! مثالی طالبِ علم صاف ستھرا بھی تو رہتا ہے۔''

مخدوم صاحب : ''کیوں نہیں؟ صفائی تو نصف ایمان ہے۔ ایک مثالی طِالب علم خود بھی صاف ستھرا رہتا ہے۔ لباس، بستہ، گھر اور اپنا ماحول بھی صاف ستھرا رکھتا ہے۔ وہ اپنی کتابوں کی حفاظت کرتا ہے اور اُن کو خراب نہیں ہونے دیتا۔''

بلال : ''سر! مثالی طالبِ عِلم کی کوئی اور خصوصیّت بتائیں۔''

مخدوم صاحب : ''ایک مثالی طالبِ علم فضول خرچی نہیں کرتا کیوں کہ اَسراف اور فضول خرچی شیطانی عمل ہے۔ وہ بچت کا عادی ہوتا ہے۔ اپنے جیب خرچ سے بچت کر کے اچھی اچھی کتابیں اور قلم خریدتا ہے۔ اس طرح وہ اپنے ماں باپ کا معاشی بوجھ بھی بانٹ لیتا ہے۔''

کامران : ''سر! کیا مثالی طالبِ علم اپنے جیب خرچ میں سے اپنے دوستوں پر بھی کچھ خرچ کرتا ہے؟''

مخدوم صاحب : ''کیوں نہیں؟ مثالی طالبِ علم جب کوئی اچھی چیز کھاتا ہے تو اُس میں اپنے دوستوں کو بھی شامل کرتا ہے۔

بچّو! مثالی طالبِ علم لالچی اور خود غرض نہیں ہوتا بلکہ اُس کے اندر ایثار اور قربانی کا جذبہ ہوتا ہے۔ وہ اپنے بہن بھائیوں اور دوستوں کی ضرورت کو اپنی ضرورت پر ترجیح دیتا ہے۔"

طارِق : "سر! آپ نے آج ہمیں بہت ہی اچھی اچھی باتیں بتائی ہیں۔ ہم سب بھی کوشش کریں گے کہ اپنے اندر یہ خوبیاں پیدا کر کے ایک مثالی طالبِ علم بن جائیں اور ملک و قوم کا نام روشن کریں۔"

مخدوم صاحب : "شاباش! اللہ آپ سب کو ایسا کرنے کی توفیق دے۔ پیارے بچو! ایک مثالی طالبِ علم کا اوّلین فرض یہ ہے کہ وہ اپنی پوری توجہ پڑھائی پر رکھے۔ اساتذہ کی باتیں غور سے سُنے، حصولِ تعلیم میں دِل لگا کر محنت کرے اور اعلیٰ کامیابیاں حاصل کرے تاکہ وہ اُن نوجوانوں میں شامل ہو جائے، جن کے بارے میں ہمارے قومی شاعر علامہ محمد اقبالؒ نے فرمایا ہے:

محبت مجھے اُن جوانوں سے ہے
ستاروں پہ جو ڈالتے ہیں کمند

مشق

۱ سبق "مثالی طالبِ علم" کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) مخدوم صاحب نے مثالی طالبِ علم کے حوالے سے گفتگو کب کی؟
(ب) جماعت کے مانیٹر طارِق نے کیا سوال کیا؟
(ج) مسلمان مثالی طالبِ علم کی صفات کیا ہیں؟
(د) عمران نے علامہ محمد اقبالؒ کا کون سا شعر پڑھا تھا؟
(ہ) بچت کے حوالے سے مثالی طالبِ علم کا روّیہ کیا ہوتا ہے؟

۲ سبق "مثالی طالبِ علم" کے مطابق درست جواب کی نشان دہی (✓) سے کریں:

(الف) طارِق نے مخدوم صاحب سے معافی مانگی:
(i) دیر سے آنے پر (ii) درمیان میں بولنے پر
(iii) شرارت کرنے پر (iv) جواب نہ دینے پر

(ب) مصرع مکمل کیجیے، ہیں لوگ وہی:

(i) ملک میں اچھے (ii) نیت کے اچھے

(iii) کردار کے اچھے (iv) جہاں میں اچھے

(ج) اَسراف اور فضول خرچی:

(i) اچھی عادت ہے (ii) شیطانی عمل ہے

(iii) پسندیدہ عادت ہے (iv) عام عادت ہے

(د) مثالی طالبِ علم کتابوں کو:

(i) گم کر دیتا ہے (ii) خراب کر دیتا ہے

(iii) بیچ دیتا ہے (iv) خراب نہیں کرتا

(ہ) اس سبق میں کس شاعر کے اشعار کا حوالہ دیا گیا ہے؟

(i) جمیل الدین عالی (ii) علامہ محمد اقبال

(iii) اسمٰعیل میرٹھی (iv) سید ضمیر جعفری

۳ درج ذیل الفاظ کے معنی لکھیں:

اَسراف، ایثار، توفیق، صفات، ترجیح، کمند، مقبول

۴ سبق "مثالی طالب علم" کے مطابق کالم: الف اور کالم: ب میں ربط پیدا کریں:

کالم: الف	کالم: ب
ہفتہ وار	قرآنِ پاک کی تلاوت
مخدوم صاحب	کھیل کود
مسلمان مثالی طالب علم	بزمِ ادب
ذہنی اور جسمانی صحت	بہت بڑی نیکی ہے
دوسروں کے کام آنا	قربانی
ایثار	اُردو کے استاد

۵ سبق "مثالی طالبِ علم" کے مطابق مناسب لفظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں:

(الف) سب طلبہ................گوش ہوگئے۔

(ب) جب دُوسرے.................ہوجائیں تو پھر بات کریں۔

(ج) مثالی طالبِ علم کے اندر کون کون سی.................ہوتی ہیں۔

(د) دوسروں کے کام آنا بہت بڑی.................ہے۔

(ہ) ستاروں پہ جو ڈالتے ہیں.................۔

٦ سبق "مثالی طالبِ علم" کے مطابق درست اور غلط کی نشان دہی (✓) سے کریں:

(الف) مخدوم صاحب بچوں میں بہت مقبول اور قابلِ شخص تھے۔	درست/غلط
(ب) مخدوم صاحب نصاب سے ہٹ کر بات نہیں کرتے تھے۔	درست/غلط
(ج) مثالی طالبِ علم کی ایک خوبی مسلسل بولتے رہنا ہے۔	درست/غلط
(د) مثالی طالبِ علم صرف اپنی ضرورت کو ترجیح دیتا ہے۔	درست/غلط
(ہ) مثالی طالبِ علم کا اوّلین فرض اپنی توجہ پڑھائی پر رکھنا ہے۔	درست/غلط

سرگرمیاں

۱۔ علم کی فضیلت و اہمیّت کے حوالے سے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کوئی حدیث اور اُس کا ترجمہ لکھیں۔

۲۔ ہر طالب علم اپنا ایک نظامُ الاوقات (Time Table) مرتّب کرے۔

۳۔ اس سبق کی مدد سے ایک مثالی طالبِ علم کی دس صفات لکھیں۔

برائے اساتذہ

۱۔ طلبہ کو رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرامین کی روشنی میں علم کی فضیلت سے آشنا کریں۔

۲۔ طلبہ کو حصولِ علم کی اہمیّت سے آگاہ کریں۔

۳۔ طلبہ کو بتائیں کہ علم حاصل کرنا فرض ہے چنانچہ حالات کیسے بھی ہوں، علم حاصل کرتے رہنا چاہیے۔

تفریح کی اہمیّت

تدریسی مقاصد

اِس سبق کی تدریس کے بعد بچّے اِس قابل ہو جائیں گے کہ:

۱۔ زندگی میں تفریح کی اہمیّت وضرورت سے آگاہ ہوسکیں۔

۲۔ تفریح کے صحت منداور مثبت طریقوں سے آشنا ہوسکیں۔

۳۔ سمجھ سکیں کہ گھر کے اندر اور گھر سے باہر دونوں صورتوں میں تفریح کے مواقع موجود ہیں۔

۴۔ تفریح کے آداب سے واقف ہوسکیں۔

خاص الفاظ

سُکھ	ہم کنار	بے زاری	اُکتاہٹ	پژمُردگی
اَعصاب	بَدَنی	مُتعَیَّن	گپ	ملاپ
مزاج	راحت رساں	مُنحصِر	مُضِر	گُریز

فرح، فرحت، راحت اور تفریح: ان سب الفاظ کی اصل ایک ہے۔ معنی ہیں سُکھ، آرام، اور خوشی۔ جس کام سے انسان کو سُکھ، چین اور خوشی ملتی ہو، وہ راحت اور تفریح والا کام ہے۔

ایک طالب علم چھے دن لگاتار پڑھائی کرتا ہے، باقاعدہ سکول جاتا ہے، اور بلا ناغہ ہوم ورک کرتا ہے۔ ان کاموں سے جو وقت بچتا ہے، اُس میں اپنے والد یا والدہ کے کاموں میں ہاتھ بٹاتا ہے۔ مسلسل کام کرتے رہنے کے سبب اس کو تھکاوٹ محسوس ہونے لگتی ہے۔ طبیعت میں بے زاری پیدا ہو جاتی ہے، تو اُکتاہٹ دُور کرنے کے لیے اپنے بھائی بہنوں یا دوستوں کے ساتھ کسی تفریحی مقام پر چلا جاتا ہے۔ جہاں کی فضا، میں سبزہ، درخت اور ہوا کی تازگی ہو، جسے دیکھ کر اُس کی طبیعت کِھل اُٹھتی ہے۔ گھٹن کی اُس فضا سے کُھلے اور کشادہ ماحول میں آنے سے اس کے دل کو خوشی ملتی ہے۔ فرحت کا احساس ہوتا ہے۔ مسلسل ایک ہی طرح کے ماحول میں رہنے اور کام کرنے سے جو

تھکاوٹ پیدا ہوگئی تھی وہ دور ہو جاتی ہے۔ وہ تروتازہ ہو جاتا ہے۔ اس کی اکتاہٹ ختم ہو جاتی ہے اور وہ نئے جوش وجذبہ کے ساتھ کام کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔

تفریح کی اہمیّت سے کوئی بھی انکار نہیں کرسکتا۔ ہر جان دار کا حق ہے کہ اُسے سُکھ ملے۔ بیل کھیتوں میں ہل چلاتے ہیں۔ بار بردار جانور، بوجھ اٹھاتے ہیں۔ گاڑیوں میں جوتے جاتے ہیں، انھیں کھینچتے ہیں۔ مسلسل محنت اور مشقت کے کام کرنے کی وجہ سے تھک جاتے ہیں تو انھیں بھی آرام کی ضرورت پڑتی ہے۔

یہ تو تھی حیوانوں کی بات اور اُن کے لیے تفریح کی اہمیّت۔ اب ذرا انسانوں کی طرف آیئے۔ آپ غور کریں تو یہ واضح ہوگا کہ انسان، حیوانوں سے بھی زیادہ کام کرتے ہیں۔ حیوان تو صرف جسمانی محنت کرتے ہیں، بدنی مشقت کے کام انجام دیتے ہیں جب کہ انسانوں کو دماغی محنت بھی کرنا پڑتی ہے۔ بعض دماغی کام اتنے مشکل ہوتے ہیں کہ انسان کو جسمانی مشقت سے بھی زیادہ تھکا دیتے ہیں لہٰذا انسانوں کو تفریح کی ضرورت حیوانوں سے زیادہ ہوتی ہے۔

تفریح ہمارے لیے بہت ضروری ہے، اس سے تھکاوٹ دور ہوتی اور بدن میں چستی آجاتی ہے۔ اُکتاہٹ اور بیزاری ختم ہو جاتی ہے۔ الغرض اس سے بہت فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ تفریح سے مراد صرف سیر وغیرہ ہی نہیں بلکہ ورزش اور کھیل کود بھی تفریح کا حصّہ ہیں۔ کھیل کود سے بھی انسان تازہ دم ہو جاتا ہے۔ دماغی اور جسمانی کاموں کی وجہ سے جو تھکاوٹ اور اکتاہٹ ہوتی ہے وہ دور ہو جاتی ہے۔ انسان تازہ دم ہو جاتا ہے۔ انسان کی صحت کے لیے ورزش بھی نہایت ضروری ہے۔ اگر انسان کی صحت ٹھیک نہ ہو۔ وہ بیمار ہو تو پھر وہ اللہ تعالیٰ کی کسی نعمت سے بھی لُطف اندوز نہیں ہوسکتا ہے۔ اگر صحت نہ ہو تو نہ وہ سیر وتفریح کے لیے کہیں جا سکتا ہے، نہ کھیلوں میں حصّہ لے سکتا ہے۔ لیکن ہم حتمی طور پر نہیں بتا سکتے کہ کون سے کام تفریح والے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ جمیل ایک کام میں فرحت محسوس کرے وہی کام نسیم کے لیے پریشان کُن ہو۔

کچھ لوگ سارے دن کے کام کاج کے بعد شام کے وقت باقاعدگی سے ٹینس کھیلتے ہیں حالانکہ یہ کھیل بڑا تھکا دینے والا ہے، لیکن انھیں اس میں لُطف حاصل ہوتا ہے۔ کچھ لوگوں کے نزدیک دن بھر کے کاموں سے فراغت کے بعد رات کے وقت دوستوں کے ساتھ بیٹھ کر گپ شپ لگانا تفریح ہے۔ بعض ایسے بھی ہیں کہ دن میں اپنے کام سے فارغ ہو کر تھکے ہارے جب گھر آتے ہیں تو اپنے بچوں کے ساتھ گپ لگانے میں اُنھیں مزا آتا ہے۔ ان کے ساتھ کھیل کود میں شریک ہونا ہی ان کے نزدیک سب سے بڑی تفریح ہے۔

صحت افزا پہاڑی مقامات پر گرمیوں کے کچھ دن گزارنے میں بھی بہت سوں کے نزدیک زبردست تفریح ہے۔ ایسے بھی بہت ہیں جو برف باری کے انتہائی سرد موسم میں پہاڑوں کی سیر کرنے نکل کھڑے ہوتے ہیں کیوں

کہ ان کے نزدیک اُن کی خوشی اسی میں ہوتی ہے۔

کچھ تنہائی پسند اور میل ملاپ سے گریز کرنے والے لوگ بھی ہیں، جنھیں گھر سے باہر نکلنا اچھا نہیں لگتا۔ وہ کالج، سکول یا دفتر وغیرہ سے واپس آنے کے بعد گھر ہی میں رہتے اور مطالعے سے دل بہلاتے ہیں۔

یہ ہر آدمی کے مزاج اور ذوق پر منحصر ہے کہ کس کے لیے کون سی بات فرحت بخش ہے لیکن اتنی بات طے ہے کہ تفریح صحت کے لیے بہت ضروری ہے۔ اس کے علاوہ وہ تروتازہ ہو کر مستعدی سے کام کرنے کے لیے بھی ضروری ہے۔ آپ تفریح کے لیے جس کام کو چاہے انتخاب کریں لیکن انتخاب کرتے وقت اِس بات کا خیال رکھیں کہ وہ کام صحیح معنوں میں آپ کو فائدہ پہنچانے والا ہو۔ ایسا نہ ہو کہ آپ جس کام کو راحت بخش سمجھ رہے ہوں، وہی آپ کے لیے مضر ہو، مثلاً کھیل کود کے سبھی معقول کام تفریح کے کام ہیں، لیکن اگر آپ انتہائی گرمی کے دنوں میں کرکٹ کھیلیں گے تو بیمار پڑ جائیں گے۔ اِسی طرح دُور دراز کے کسی پہاڑی مقام کی سیر سے بھی تفریحی مقصد حاصل ہوتا ہے، لیکن آپ کے پاس اس سفر کے اخراجات پورے کرنے کے لیے پیسے نہ ہوں تو پھر قرض لینا پڑے گا، ایسی تفریح آپ کے لیے بعد میں پریشانی کا سبب بنے گی۔

مشق

۱ سبق ''تفریح کی اَہمیّت'' کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) تفریح کے کیا معنی ہیں؟

(ب) کُھلی فضا میں جانے سے کیا ہوتا ہے؟

(ج) مسلسل کام کرتے رہنے کا کیا اثر ہوتا ہے؟

(د) حیوانوں سے بہت زیادہ کام لیں گے تو کیا ہوگا؟

(ہ) قرض لے کر تفریح کرنے کے کیا نتائج ہو سکتے ہیں؟

۲ سبق ''تفریح کی اَہمیّت'' کے مطابق درست جواب کی نشان دہی (✓) سے کریں:

(الف) کُشادہ فضا میں جانے سے:

(i) دل کو خوشی ملتی ہے۔ (ii) گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے۔

(iii) خوف محسوس ہوتا ہے۔ (iv) اُچھلنے کودنے کو جی چاہتا ہے۔

(ب) کوئی تفریحی کام کرنے سے:

(i) بڑی تھکاوٹ ہوجاتی ہے (ii) پریشانی ہوتی ہے

(iii) خوشی ملتی ہے (iv) اُکتاہٹ پیدا ہوتی ہے

(ج) صحت افزا مقامات کی سیر:

(i) سے تھکاوٹ ہوجاتی ہے (ii) پر بہت پیسے خرچ ہوتے ہیں

(iii) سے یکسانیت ختم ہوجاتی ہے (iv) زبردست تفریح ہے

(د) بیل ہل چلاتے ہیں:

(i) پہاڑوں پر (ii) باغات میں

(iii) کھیتوں میں (iv) سڑکوں پر

(ہ) تفریح سے بدن میں آجاتی ہے:

(i) تھکاوٹ (ii) بیزاری

(iii) چستی (iv) سستی

۳ درج ذیل الفاظ وتراکیب کے معنی لکھیں:

قوتِ کار، تھکاوٹ، مضر، مشقت، پژمردگی، بوجھ بننا

۴ درج ذیل الفاظ کی جمع لکھیں:

لفظ، معنی، احساس، وقت، حیوان، موقع، مشکل، یوم، حق

۵ سبق ''تفریح کی اہمیّت'' کے مطابق مناسب لفظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں:

(الف) فرح، فرحت، راحت اور تفریح، ان سب الفاظ کی .... ایک ہے۔

(ب) مسلسل کام کرتے رہنے کے سبب اس کو .... محسوس ہونے لگتی ہے۔

(ج) کچھ لوگ سارے دن کے کام کاج کے بعد شام کے وقت باقاعدگی سے .... کھیلتے ہیں۔

(د) یہ مزاج اور ذوق پر .... کہ ایک شخص کے لیے کون سی بات فرحت بخش ہے۔

(ہ) ایک طالبِ علم چھے دن .... پڑھائی کرتا ہے۔

۶ سبق ''تفریح کی اہمیّت'' کے مطابق درست اور غلط کی نشان دہی (✓) سے کریں:

(الف) کھُٹے ماحول سے کھلے اور کشادہ ماحول میں آنے سے خوشی ملتی ہے۔ درست/غلط
(ب) گھر کا سودا لانے کے لیے روزانہ ایک آدھ دفعہ آپ کو بازار نہیں جانا پڑتا۔ درست/غلط
(ج) جو گھر سے باہر نکلنا اچھا نہیں سمجھتے، وہ گھر میں مطالعے سے دل بہلاتے ہیں۔ درست/غلط
(د) اگر آپ انتہائی گرمی کے دنوں میں کرکٹ کھیلیں گے تو بیمار پڑ جائیں گے۔ درست/غلط
(ہ) کھیل کود کے سبھی معقول کام تفریح کے کام نہیں ہیں۔ درست/غلط

۷ لفظ ''اِسلام'' سے دس الفاظ ردیف وار وضع کریں۔

۸ مندرجہ ذیل لاحقوں کی مدد سے تین تین الفاظ بنائیں:

شمار	لاحقے	الفاظ
(الف)	بان	
(ب)	فشاں	
(ج)	زاد	
(د)	خور	

سرگرمیاں

۱۔ طلبہ جماعت میں لطیفہ خوانی کے پروگرام کا اہتمام کریں۔
۲۔ طلبہ اپنے اُستاد کے ساتھ مل کر چڑیا گھر کی سیر کا پروگرام بنائیں۔
۳۔ ہر طالبِ علم اپنے پسندیدہ کھیل کے اُصول وضوابط دوسرے بچوں کو بتائے۔

برائے اساتذہ

۱۔ بچوں کو تفصیل سے بتائیں کہ تفریح ذہنی اور جسمانی نشوونما کے لیے بہت ضروری ہے۔
۲۔ بچوں پر یہ بات واضح کریں کہ انسان علم وادب کے کاموں میں بھی تفریح کے پہلو نکال سکتا ہے۔

اپنا پرچم ایک

تدریسی مقاصد

اِس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ اِس قابل ہو جائیں گے کہ:

۱۔ ملّی نغمے کے معنی و مفہوم سے آگاہ ہو سکیں۔
۲۔ اپنے اندر حبُّ الوطنی کا جذبہ بیدار کر سکیں۔
۳۔ اتحاد اور اتفاق کی اہمیّت جان سکیں۔
۴۔ شاعری کا ذوق و شوق اُجاگر کر پائیں۔

خاص الفاظ

سانجھے	مِضراب
بھاگ بھرے	راس
نوبت	کھلیانوں

اپنا رستہ، اپنی منزل، اپنی دھوپ اور چھاؤں ایک
خوشیاں سانجھی، آنسو سانجھے، نگری گاؤں ایک

راوی، جہلم، سندھ، چناب
اپنے ساز، اپنے مِضراب

پیار کا دریا ایک ہمارا، پیاس کی شبنم ایک ہے
اپنا پرچم ایک، اپنا قائدِ اعظمؒ ایک ہے

سبز ہرے میدانوں میں
بھاگ بھرے کھلیانوں میں
آس کی راس رچائیں ہم

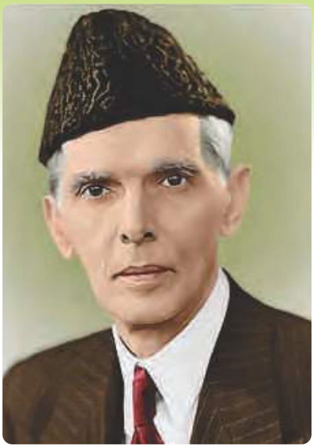

اپنا پرچم ایک ، اپنا قائدِ اعظمؒ ایک ہے

نوبت باجے ڈَم ڈَم ڈَم
تیز قدم، تیز قدم

پیار کا دریا ایک ہمارا، پیاس کی شبنم ایک ہے
اپنا پرچم ایک ، اپنا قائدِ اعظمؒ ایک ہے

(سیّد ضمیر جعفری)

مشق

۱ نظم ''اپنا پرچم ایک'' کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) شاعر نے کن چیزوں کو اپنے ساز اور اپنے مضراب کہا ہے؟

(ب) پاکستان کے چار دریاؤں کے نام لکھیں۔

(ج) دھوپ اور چھاؤں ایک ہونے سے کیا مراد ہے؟

(د) ہماری کون کون سی باتیں ساجھی ہیں؟

۲ درجِ ذیل الفاظ کو الف بائی ترتیب دیں اور اُن کے معنی لُغت سے تلاش کر کے لکھیں:

نگری، شبنم، بھاگ بھرے، کھلیان، آس

۳ کالم: الف میں دیے گئے الفاظ کے ہم آواز الفاظ نظم سے تلاش کر کے کالم: ب میں درج کریں:

کالم: الف	کالم: ب
چھاؤں	
چناب	
میدانوں	
شبنم	

۴ روزمرّہ اور محاورے کی رُو سے درج ذیل جملوں کو درست کر کے لکھیں:

	غلط جملے	درست جملے
(الف)	میرے کو بھوک نہیں ہے۔	
(ب)	دونوں کتابوں میں اکیس بیس کا فرق ہے۔	
(ج)	امید ہے کہ آپ خیریت کے ساتھ ہوں گے۔	
(د)	تنویر گئی رات تک کام میں مصروف رہا۔	
(ہ)	اس کی صورت دیکھ کر ڈر آتا ہے۔	
(و)	برائے مہربانی خط کا جواب دیں۔	

۵ نظم ''اپنا پرچم ایک'' کے مطابق مناسب الفاظ کی مدد سے مصرعے مکمل کریں:

(الف) اپنا رستہ، اپنی منزل، اپنی دھوپ اور .... ایک

(ب) پیار کا .... ایک ہمارا، پیاس کی شبنم ایک ہے

(ج) اپنے .... اپنے مضراب

(د) سبز .... میدانوں میں

(ہ) آس کی .... رچائیں ہم

(و) بھاگ بھرے .... میں

۶ اِعراب لگا کر تلفّظ واضح کریں:

منزل، مضراب، رستہ، رچائیں، نگری

۷ درجِ ذیل الفاظ کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کی تذکیر و تانیث واضح ہو جائے:

رستہ، منزل، دھوپ، گاؤں، پیاس، دریا، شبنم

۸ نظم ''اپنا پرچم ایک'' کا مرکزی خیال تحریر کریں۔

۹ درج ذیل ضرب الامثال/کہاوتوں کا مفہوم بیان کریں:

ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور، رات گئی بات گئی، بد اچھا بدنام بُرا، بوڑھی گھوڑی لال لگام

سرگرمیاں

۱۔ طلبہ یہ نظم زبانی یاد کریں۔
۲۔ استاد کی زیرِ نگرانی طلبہ یہ نظم کورس کی شکل میں بلند آواز اور ترنّم سے پڑھیں۔
۳۔ اس ملّی نغمے کے ساتھ ساتھ طلبہ قومی ترانہ بھی زبانی یاد کریں۔
۴۔ ''اتفاق میں برکت ہے'' کے موضوع پر طلبہ میں تقریری مقابلہ کرایا جائے۔

برائے اساتذہ

۱۔ طلبہ کو بتایا جائے کہ مِلّی نغمہ ایک ایسی نظم ہوتی ہے جس میں شاعر اپنے وطن کی محبت اور وقار وغیرہ جیسے پہلوؤں کو کلام کا موضوع بناتا ہے۔
۲۔ طلبہ کو جدوجہد اور قربانیوں سے بھرپور تحریکِ پاکستان کے چیدہ چیدہ واقعات سناتے ہوئے، اتحاد و اتفاق کی اَہمیّت سے روشناس کرائیں۔
۳۔ طلبہ کو بتائیں کہ اتحاد و یگانگت کا دامن چھوڑ کر کوئی قوم دُنیا میں باوقار مقام حاصل نہیں کر سکتی۔

خدا اس وقت یہ چاہتا ہے کہ۔۔۔۔۔

تدریسی مقاصد

اِس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اِس قابل ہو جائیں گے کہ:

۱۔ جان پائیں کہ لوک کہانیاں عوام کے جذبات واحساسات کی سچّی ترجمان ہوتی ہیں۔

۲۔ سمجھ پائیں کہ عقل ودانش انسان کو کبھی ناکام اور مایوس نہیں ہونے دیتی۔

خاص الفاظ

جمِ غفیر	چوکڑیاں	تَرکَش	نیام
کوس	باگ	لَجاجت	رَگِ ظرافت
فِیہا	چوب دار	تسلیمات	ناف

(۱)

کہتے ہیں کہ ایک بادشاہ اُمرا، وُزرا اور نوکروں چاکروں کے جمِ غفیر کے ساتھ دارالسلطنت سے شکار کو نکلا۔ یہ لوگ کئی دن تک جنگل میں شکار کھیلتے رہے۔ ایک روز یوں ہوا کہ بادشاہ کے سامنے چند ہرن نمودار ہوئے اور چوکڑیاں بھرتے ہوئے بھاگنے لگے۔ بادشاہ نے تن تنہا ان کے تعاقب میں گھوڑا ڈال دیا۔ ہرن ایسے تیز رفتار تھے کہ باوجود سرپٹ دوڑنے کے بادشاہ کا گھوڑا ان تک نہ پہنچ سکا۔ بادشاہ تیر پر تیر چلاتا رہا لیکن کوئی بھی تیر کاری نہ لگا۔ ہرن بدستور بھاگتے رہے اور بادشاہ ان کے پیچھے گھوڑا دوڑاتا رہا۔ اب اسے محسوس ہوا کہ اپنے ترکش کے سارے تیر چلا چکا ہے۔ خالی ترکش کے ساتھ اب ہرنوں کا تعاقب فضول تھا۔ اس پر تکلیف دہ

بات یہ تھی کہ بادشاہ اپنے ساتھیوں کو کئی کوس پیچھے چھوڑ کر آگے نکل آیا تھا۔ ہرنوں کو مار گرانے کی دُھن میں وہ یہ بھول گیا کہ وہ کس راستے پر جا رہا ہے۔ اب اسے خیال آیا کہ یہاں سے واپسی ہو تو کیونکر ہو؟ سامنے خاردار جھاڑیاں تھیں یا جنگلی درختوں کے جُھنڈ تھے۔ دور دور تک راستے میں کوئی نشان نہ تھا۔ اس نے ادھر اُدھر بہت نظر دوڑائی لیکن کہیں بھی کوئی آدم زاد دکھائی نہ دیا۔ اب وہ تھا اور اس کا گھوڑا۔ جب گھوڑے کی ٹانگوں پر اس کی نظر پڑی تو یہ دیکھ کر دھک سے رہ گیا کہ کانٹوں بھرے جنگل میں دوڑتے ہوئے وہ بری طرح زخمی ہو چکی ہیں اور ان سے بے تحاشا خون بہہ رہا ہے۔ اس حالت میں وہ گھوڑے کو دوڑا بھی تو نہ سکتا تھا۔ البتہ اسے تسلی تھی کہ اس کے نیام میں تلوار موجود تھی جس سے وہ وحشی جانوروں کا مقابلہ کر سکتا تھا۔

دن ڈھل چکا تھا۔ اس نے زخمی گھوڑے کی باگ ہاتھ میں لی اور اسے چلاتا ہوا پیادہ پا آگے بڑھا۔ جھاڑیوں میں الجھتا، گھنے درختوں کے درمیان اپنا راستہ بناتا، جنگل کے خون خوار جانوروں کی دھاڑ چنگھاڑ سنتا، ان سے بچتا بچاتا وہ آگے بڑھتا گیا۔ اُس نے دو دن اور دو راتیں سفر میں گزاریں اور بالآخر جنگل سے باہر آنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس دوران اس نے کچھ کھایا پیا نہ تھا۔ جب تک جنگل میں تھا، اسے کھانے پینے کا کوئی ہوش نہ تھا۔ اب جو ویرانے سے باہر نکلا تو اسے بھوک پیاس نے ستانا شروع کر دیا۔ پیاس تو اس نے ایک جوہڑ سے چند چلو پانی لے کر بجھا لی البتہ بھوک مٹانے کا کوئی سامان نہ تھا۔ جنگل سے نکل کر ابھی وہ تین کوس ہی چلا ہو گا کہ اُسے لہلہاتے کھیت نظر آئے۔ اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا کیونکہ وہ سنسان بیابان سے نکل کر انسانوں کے جہان میں آ گیا تھا۔ مسلسل سفر اور بھوک پیاس کی شدت کے باعث اس کی ہیئت بہت کچھ بدل چکی تھی۔ درختوں اور جھاڑیوں میں متواتر الجھنے کی وجہ سے اس کا لباس بھی کہیں کہیں سے پھٹ گیا تھا۔ اس کی ظاہری حالت کو دیکھ کر کسی کو بھی یہ اندازہ نہیں ہو سکتا تھا کہ وہ اس ملک کا بادشاہ ہے۔

چلتے چلتے اسے خربوزوں کا ایک کھیت نظر آیا۔ اس نے سوچا چلو بھوک مٹانے کی ایک صورت تو نکلی۔ پکے ہوئے خربوزوں کا رنگ اتنا عمدہ اور خوشبو اس قدر تیز تھی کہ ان سے کھیت کی ساری فضا دہک اور مہک رہی تھی۔ بادشاہ کے مُنھ میں پانی بھر آیا۔ اس نے دیکھا کہ ایک کسان کھیت کے سرے پر کھڑا سخت پہرہ دے رہا ہے۔ اس کے رُعب وداب کا یہ عالم ہے کہ کھیت میں کسی آدمی یا مویشی کا داخل ہونا تو کُجا، وہاں پرندہ بھی پر نہیں مار سکتا۔ بہر حال بادشاہ نے بھی اپنے جی میں ٹھان لی کہ وہ ہر قیمت پر خربوزوں کے دو چار دانے حاصل کر کے رہے گا۔ وہ گھوڑے کی باگ ایک درخت سے اٹکا کر کسان کے پاس پہنچا۔ رسمی سلام ودعا کے بعد بادشاہ نے اس سے پوچھا:

”یہ خربوزے کس کے ہیں؟“

”میرے ہیں۔“ اس شخص نے جواب دیا۔

’’کیا انھیں فروخت کرو گے؟‘‘ بادشاہ نے کہا۔

’’نہیں، یہ فروخت کے لیے نہیں ہیں۔‘‘ کسان نے گرج کر جواب دیا۔

’’تو پھر کاہے کے لیے ہیں؟‘‘ بادشاہ نے پوچھا۔

’’تم کیوں پوچھتے ہو؟‘‘ کسان اپنے مخصوص گونج دار لہجے میں بولا۔

’’بھئی میرا جی چاہتا ہے کہ قیمت دے کر تم سے دو چار خربوزے لے لوں۔‘‘ بادشاہ نے قدرے نرمی سے کہا۔

’’نہیں، ہرگز نہیں، تم تو کیا یہ خربوزے کوئی بھی نہیں لے سکتا۔ بلکہ خود مَیں بھی نہیں لے سکتا۔‘‘ کسان نے زیادہ کرخت لہجے میں جواب دیا۔

’’تو پھر تم انھیں کیا کرو گے؟‘‘ بادشاہ نے پوچھا۔

’’دیکھو! یہ خربوزے مَیں نے فقط بادشاہ کے لیے بوئے ہیں اور صرف وہی انھیں کھا سکتا ہے۔ اُسی کے لیے مَیں نے رات دن پہرہ دے کر یہ فصل پروان چڑھائی ہے۔‘‘ کسان بولا۔

’’بھئی! جتنی قیمت تم کہو گے، مَیں دوں گا۔ زیادہ نہیں تو ایک ہی خربوزہ توڑ کر مجھے دے دو۔ مَیں ایک مسافر ہوں اور کئی دن سے سفر میں ہوں۔ مجھے سخت بھوک لگی ہے۔ خدارا مجھ پر رحم کرو۔‘‘ بادشاہ نے لجاجت سے کہا۔

’’نہیں! بالکل نہیں! اگر تم ایسے ہی مال دار ہو تو جاؤ منڈی میں۔ وہاں تمھیں بہت خربوزے مل جائیں گے۔ وہاں ایک سے ایک بڑھیا مال پڑا ہے۔ مَیں اپنے کھیت کے خربوزے کسی کو نہیں دینے کا۔ ایک بار کہہ جو دیا کہ یہ صرف اور صرف بادشاہ کے لیے ہیں۔‘‘ کسان تڑخ کر بولا۔

اس پر بادشاہ کی رگِ ظرافت پھڑکی اور اس نے ایک اور سوال داغ دیا۔ ’’اگر بادشاہ تمھارے یہ خربوزے قبول نہ کرے تو پھر کیا کرو گے؟‘‘

’’نہ کرے قبول۔ مجھے اس کی کیا پروا ہو سکتی ہے؟ قبول کر لے تو فبہا، نہ قبول کرے تو اس کی بھی ایسی کی تیسی‘‘ کسان برہم ہو کر بولا۔

اب بادشاہ کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا کہ بھوکے پیٹ وہاں سے رخصت ہو جائے۔ وہ کوس بھر چلا ہو گا کہ اس کے ساتھی اسے تلاش کرتے کرتے آ پہنچے۔ بادشاہ دارالسلطنت میں واپس آ گیا۔ کسان سے ملاقات کا واقعہ جب کبھی اُسے یاد آتا، دل ہی دل میں ہنستا۔ وہ شدّت کے ساتھ کسان کی آمد کا منتظر تھا۔

ایک دن دربار لگا ہوا تھا۔ اُمرا، وُزرا اور سلطنت کے بڑے بڑے حکام بادشاہ کی خدمت میں حاضر تھے۔ شاہی چوب دار، دربان اور پہرے دار مُستعدی سے اپنے اپنے فرائض انجام دے رہے تھے۔ اتنے میں بادشاہ کی نظر

دربار کے صدر دروازے کی طرف اُٹھی تو اس نے دیکھا کہ ایک کسان گدھے پر ایک بہت بڑی بوری لادے کھڑا ہے۔ دربان اسے اندر آنے سے روک رہا ہے لیکن وہ دربار میں داخل ہونے پر اِصرار کر رہا ہے۔ بادشاہ نے چوب دارِ خاص کو حکم دیا کہ فی الفور جاؤ اور دروازے پر کھڑے شخص کو اس کے گدھے سمیت یہاں لے آؤ۔ اس حکم کے سنتے ہی وہ کسان کو دربار میں لے آیا کسان نے بادشاہ کے سامنے آتے ہی سینہ تان کر ہاتھ ماتھے پر لے جا کر خالص دیہاتی انداز میں ''السلامُ علیکم'' کہا۔ بادشاہ نے اس کے سلام کا جواب دیتے ہوئے اس سے پوچھا۔

''تم کون ہو؟ اور یہاں کیوں آئے ہو؟''

''مَیں فلاں گاؤں کا کسان ہوں اور آپ سے ملنے آیا ہوں۔'' دیہاتی نے جواب دیا۔

''یہ تم گدھے پر کیا لادکے لائے ہو؟'' بادشاہ نے پھر پوچھا۔

''یہ خربوزے ہیں۔ مَیں نے صرف آپ کے لیے بوئے تھے۔ جب پک کر تیار ہو گئے تو بوری میں بھر کر یہاں لے آیا۔ اب چاہتا ہوں کہ آپ اُنھیں قبول کرلیں اور مجھے واپس جانے کی اجازت دیں۔'' کسان نے کہا۔

''دیکھو، اگر مَیں تمھارے خربوزے قبول نہ کروں تو پھر کیا کروگے؟'' بادشاہ نے سوال کیا۔

اس پر کسان کچھ ٹھٹکا۔ ''یہ سوال تو پہلے بھی کوئی شخص مجھ سے کر چکا ہے۔'' اس نے دل میں سوچا۔ اسے کھیت میں پیش آنے والا واقعہ یاد آ گیا۔ غور سے بادشاہ کی طرف دیکھا تو اس کا چہرہ مہرہ، ڈیل ڈول، ناک نقشہ بالکل اسی شخص کا سا لگا جو اس سے کھیت میں مل چکا تھا۔ بادشاہ نے کسان کو سوچ میں گم پایا تو اس نے اپنا وہی سوال دہرایا۔

''میری بات کا جواب کیوں نہیں دیتے؟ مَیں نے تم سے کہا ہے نا کہ اگر مَیں یہ خربوزے قبول نہ کروں تو پھر کیا کروگے؟''

کسان بلا جھجک بولا: ''تو پھر وہی کروں گا جو اس سے پہلے کھیت میں کہہ چکا ہوں۔'' اس جواب پر بادشاہ مسکرا دیا اور اس نے حکم دیا کہ بوری میں سے خربوزے نکال لیے جائیں اور اس میں اشرفیاں اور جواہرات بھر کر کسان کو لوٹا دی جائے۔

کسان نے اپنے خاص انداز میں بادشاہ کا شکریہ ادا کیا اور گدھے پر بوری رکھ کر خوشی خوشی دربار سے واپس ہوا۔

(۲)

جب کسان رخصت ہو گیا تو وزیرِ سلطنت آگے بڑھا اور تسلیمات بجا لا کر یوں عرض پرداز ہوا: ''اگر بادشاہ سلامت نے اسی طرح کی سخاوت جاری رکھی کہ ایک بوری خربوزوں کی قیمت ایک بوری اشرفیوں اور جواہرات کی

صورت میں ادا کرتے رہے تو پھر خزانے کا خدا ہی حافظ ہے۔ کسان کی خوشی کو چند سو اشرفیاں بھی بہت تھیں۔ اگر حضور بُرا نہ مانیں تو عرض کروں کہ ایک معمولی سے کسان کو اتنی بڑی دولت عطا فرما کر آپ نے کچھ اچھا نہیں کیا۔ یہ خانہ زاد سلطنت کا خیر خواہ ہے۔ جہاں کمزوری دیکھے گا، جہاں پناہ کو اس سے آگاہ کرنا اپنا فرض سمجھے گا۔ آگے حضور خود روشن ضمیر ہیں۔ بُرا بھلا خوب جانتے ہیں۔''

وزیر کی باتیں سن کر بادشاہ اس سے یوں مخاطب ہوا:

''تم ہمارے وزیر ہو اور باتدبیر ہو۔ ہمیں جو کرنا تھا ہم نے کیا۔ اب تم جا کر دانش مندی کو کام میں لاتے ہوئے وہ سب کچھ واپس لے آؤ جو ہم نے کسان کو دیا ہے۔''

وزیر گھوڑے پر سوار ہوا۔ اسے سرپٹ دوڑا کر آناً فاناً کسان کو راستے میں جا لیا اور تحکمانہ انداز میں کہا:

''ٹھہرو ٹھہرو!'' کسان رُک گیا اور بولا ''کیا ہے؟''

''کیا ہے کے بچے! من بھر خربوزے دے کر تم اتنی ساری دولت لیے جا رہے ہو، یہ نہیں ہو سکتا۔'' وزیر نے کہا۔

''کیوں نہیں ہو سکتا؟ یہ دولت مجھے تم نے تو نہیں دی۔ بادشاہ نے دی ہے۔'' کسان نے اپنے خاص لہجے میں جواب دیا۔

''تمھیں معلوم ہونا چاہیے کہ مَیں وزیرِ سلطنت ہوں۔ یہ دولت تم چند شرائط کے ساتھ لے جا سکتے ہو۔'' وزیر بولا۔

''اگرچہ میرے لیے یہ جاننا ضروری نہیں کہ تم کون ہو اور یہ بھی ضروری نہیں کہ مَیں تم سے اس سلسلے میں بات کروں۔ یہ میرا اور بادشاہ کا معاملہ ہے۔ بہرحال شرطیں بتاؤ۔''

''پہلے میرے تین سوالوں کا جواب دو۔'' وزیر نے کہا۔

''بسم اللہ! تو تمھارا پہلا سوال کیا ہے؟'' کسان نے پوچھا۔

''میرا پہلا سوال یہ ہے کہ آسمان پر کتنے تارے ہیں؟'' وزیر نے کہا۔

کسان نے گدھے کی پیٹھ پر ہاتھ مارا اور کہا۔ ''جتنے اس پر بال ہیں۔''

''اس کا کوئی ثبوت؟'' وزیر نے پوچھا۔

''دونوں کو گن لو۔ اگر ایک بھی کم پڑے تو مَیں قصوروار ہوں۔'' کسان بولا۔

وزیر نے لاجواب ہو کر دوسرا سوال کر دیا: ''بتاؤ زمین کی ناف کہاں ہے؟'' کسان کے پاس ایک چھوٹی سی برچھی تھی جسے وہ لاٹھی کے طور پر استعمال کیا کرتا تھا۔ اس نے وہ برچھی زمین میں گاڑ کر کہا۔ ''یہ رہی زمین کی ناف۔''

''چاروں طرف سے زمین کو ماپ لو۔ انگشت بھر بھی کم نکلے تو مَیں قصوروار ہوں۔'' اس کا بھی وزیر کے پاس

کوئی جواب نہ تھا۔

وزیر کا تیسرا سوال تھا۔ ''خدا اس وقت کیا چاہتا ہے؟''

کسان نے کہا۔ ''توبہ توبہ! خدا کے بارے مَیں اس حالت میں کیسے بات ہوسکتی ہے کہ تم ایک اعلیٰ نسل کے گھوڑے پر سوار ہو۔ نہایت قیمتی لباس پہنے ہوئے ہو۔ مَیں ایک معمولی درجے کا کسان، پھٹے پرانے کپڑوں میں مریل سے گدھے پر بیٹھا ہوں جو ڈھچکوں ڈھچکوں کر کے چلتا ہے اور مشکل سے دن بھر میں دو کوس فاصلہ طے کرتا ہے۔ بھلا اس حالت میں مَیں خدا کے بارے میں کیا بات کرسکتا ہوں؟''

''مجھے میرے سوال کا جواب چاہیے۔'' وزیر بولا۔

''اپنے سوال کا جواب چاہتے ہو تو ایک کام کرو۔'' کسان نے کہا۔

''وہ کیا ہے؟'' وزیر نے پوچھا۔

''یہ کہ تم گھوڑے پر سے نیچے اُترو۔ اپنا لباس مجھے دو اور میرے کپڑے تم پہنو اور اس گدھے پر سوار ہو جاؤ۔ پھر مَیں تمھارے سوال کا جواب دینے کے قابل ہوسکتا ہوں۔ مَیں تمھیں بتاؤں گا کہ خدا اس وقت کیا چاہتا ہے؟''

وزیر گھوڑے سے اُتر آیا۔ کسان نے وزیر کا لباس پہنا۔ وزیر نے کسان کے کپڑے پہنے اور گدھے پر بیٹھ گیا۔ کسان نے جھٹ سے گدھے پر سے بوری اٹھائی اور لپک کر وزیر کے گھوڑے پر سوار ہوگیا۔ اشرفیوں اور جواہرات سے بھری بوری سامنے رکھی اور ایڑ لگا کر گھوڑے کو دوڑا دیا۔ جاتے جاتے اس نے وزیر سے کہا: ''خدا اس وقت یہ چاہتا ہے کہ مَیں تمھارا لباس پہنے، اس شاندار گھوڑے پر سوار ہو کر، بادشاہ کی عطا کی ہوئی دولت کے ساتھ اپنے گاؤں واپس جاؤں اور تم میرے کپڑوں میں ملبوس، اس گدھے پر بیٹھ کر دربار میں لوٹو۔ سمجھ گئے۔''

(لوک کہانیاں)

مشق

۱ سبق ''خدا اِس وقت یہ چاہتا ہے کہ......'' کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) بادشاہ کا گھوڑا اہرنوں تک کیوں نہ پُہنچ سکا؟

(ب) وحشی جانوروں کے مقابلے کے لیے بادشاہ کے پاس کون سا ہتھیار تھا؟

(ج) بادشاہ کتنے خربوزے خریدنے کا ارادہ رکھتا تھا؟

(د) بادشاہ کو بھو کے پیٹ رخصت کیوں ہونا پڑا؟

(ہ) وزیر کا تیسرا سوال کیا تھا؟

۲ سبق ''خدا اِس وقت یہ چاہتا ہے کہ......'' کے مطابق درست جواب کی نشان دہی (✓) سے کریں:

(الف) بادشاہ دارالسلطنت سے نکلا:

(i) کھیلنے کے لیے (ii) شکار کے لیے

(iii) ملک فتح کرنے کے لیے (iv) شادی پر جانے کے لیے

(ب) جنگل سے نکلنے کے بعد بادشاہ کو لہلہاتے کھیت نظر آئے:

(i) دو کوس بعد (ii) تین کوس بعد

(iii) چار کوس بعد (iv) پانچ کوس بعد

(ج) کسان نے خربوزے بوئے تھے:

(i) اپنے لیے (ii) بازار میں بیچنے کے لیے

(iii) بادشاہ کے لیے (iv) دوستوں کے لیے

(د) بادشاہ کے سامنے آ کر کسان نے سب سے پہلے کہا:

(i) مَیں خربوزے لایا ہوں (ii) مَیں غریب ہوں

(iii) مجھے معاف کر دیں (iv) السلامُ علیکم!

(ہ) بادشاہ نے کسان کو انعام دیا:

(i) اشرفیاں اور جواہرات (ii) دس لاکھ روپے

(iii) شہر میں مکان (iv) کچھ بھی نہیں

(و) وزیر کسان کے پیچھے آیا:

(i) حصہ بانٹنے کے لیے (ii) مزید انعام دینے کے لیے

(iii) انعام واپس لینے کے لیے (iv) کسان کو مارنے کے لیے

۳ درج ذیل الفاظ وتراکیب کے معنی لکھیں:

جمِ غفیر، چوکڑی، نیام، ظرافت، خانہ زاد، جواہرات، بَڑھیا، برہم

۴ کالم: الف میں دیے گئے الفاظ کو کالم: ب کے متعلقہ الفاظ سے ملائیں:

کالم: الف	کالم: ب
بادشاہ	بیابان
ترکش	چہرہ مہرہ
چوب دار	جواہرات
ڈیل ڈول	پہرے دار
اشرفیاں	داب
رعب	وزیر
سنسان	تیر

۵ درجِ ذیل الفاظ کے متضاد الفاظ لکھیں:

بادشاہ، تعاقُب، انسان، مال دار، ٹھٹکنا، خیرخواہ، زمین، شان دار

۶ مندرجہ ذیل محاوروں کو اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

گھوڑا ڈالنا، دھک سے رہ جانا، پَر مارنا، پروان چڑھانا، خدا ہی حافظ ہونا، داغ دینا

۷ درج ذیل الفاظ وتراکیب کو جملوں میں استعمال کریں:

جمِ غفیر، ترکش، آدم زاد، وحشی، صورت، اِصرار، شِدّت، واقعہ

۸ درج ذیل الفاظ کی جمع لکھیں:

ہرن، گھوڑا، جنگل، ویرانہ، مال، دربان، تدبیر، شرط

۹ سبق ''خدا اِس وقت یہ چاہتا ہے کہ......'' کے مطابق مناسب لفظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں:

(الف) چلتے چلتے اُسے خربوزوں کا................نظر آیا۔

(ب) وہ اپنے................کے سارے تیر چلا چکا ہے۔

(ج) اُس کی................بہت کچھ بدل چکی تھی۔

(د) اُس نے گھوڑے کی................ایک درخت سے اٹکا دی۔

(ہ) بتاؤ زمین کی................کہاں ہے؟

۱۰ وزیرِ باتدبیر نے کسان سے کون سے تین سوال پوچھے؟

۱۱ بجلی کے بل کی درستی کے لیے اپنے علاقے کے ایس ڈی او، واپڈا کے نام، درخواست تحریر کریں۔

سرگرمیاں

۱۔ طلبہ آپس میں اچھی اچھی لوک کہانیوں کا تبادلہ کریں۔

۲۔ اِس لوک کہانی کو جماعت کے کمرے میں اپنے ہم جماعتوں کے ساتھ ڈرامے کی صورت میں پیش کریں۔

۳۔ ''سخاوت'' کے موضوع پر ایک مختصر سا مضمون تحریر کریں۔

برائے اساتذہ

۱۔ طلبہ کو لوک ادب اور لوک کہانیوں کے بارے میں ابتدائی معلومات دیں۔

۲۔ طلبہ کو اس سبق میں استعمال ہونے والے مشکل اور نئے الفاظ کے معانی بتائیں۔ اُنھیں ان سے جملے بنانے کی مشق کرائیں مثلاً جمِ غفیر، دارالسلطنت، رگِ ظرافت وغیرہ

۳۔ طلبہ کو اس کہانی میں موجود حکمت و دانائی کی باتوں کے بارے میں بتائیں۔

خواتین کا مقام اور ان کے حقوق

تدریسی مقاصد

اِس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اِس قابل ہو جائیں گے کہ:

۱۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں خواتین کا مقام اور ان کے حقوق کی آ گاہی حاصل کر سکیں۔

۲۔ اس حقیقت کا احساس کر سکیں کہ زندگی کے ہر پہلو میں عورت اور مرد کا ایک خاص کردار ہے۔

۳۔ خواتین سے روا رکھے جانے والے امتیازی سلوک اور تشدد کے خلاف تحفظ فراہم کرنے والے قوانین سے آ گاہی حاصل کر سکیں۔

خاص الفاظ

پُرتاثیر	جلی حروف	مدلل	تکریم
کماحقہ	نوید	نان ونفقہ	حجاز
شاعرِمشرق	قابلِ تحسین	عائلی	عدم تشدد

آج ثنا کے سکول میں معمول سے زیادہ گہما گہمی تھی۔ سکول کے ہال کو بڑی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ یہ سب اہتمام اس لیے کیا گیا تھا کہ سالانہ تقریری مقابلوں کا دن تھا۔ جس کا موضوع تھا 'خواتین کا مقام اور ان کے حقوق'۔ سٹیج کے پیچھے دیوار پر شاعرِ مشرق ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ کا مصرعہ خوبصورت اور جلی حروف میں لکھا تھا

'وجودِ زَن سے ہے تصویرِ کائنات میں رنگ'

تلاوتِ کلامِ پاک اور نعتِ رسول صلَّی اللہ علیہ وآلِہ وَسلم سے تقریب کا آغاز ہوا۔ سٹیج سیکرٹری نے موضوع کا اعلان کیا اور اس کا مختصر سا تعارف بھی پیش کیا اور پھر مقررین کو سٹیج پر آ کر اپنے اپنے خیالات کا اظہار کرنے کی دعوت دی۔ سب مقررین طالبات نے نہایت موثر اور مدلل انداز میں اپنے اپنے خیالات کا اظہار

کیا۔ آخر میں جماعت ہشتم کی طالبہ ثنا کو سٹیج پر آ کر اپنے خیالات کے اظہار کی دعوت دی گئی۔ حاضرین نے حسبِ معمول تالیاں بجا کر اس کا استقبال کیا۔

ثنا متعدد تقریری مقابلوں میں پہلا انعام جیتنے کا اعزاز حاصل کر چکی تھی۔ آج بھی سب حاضرینِ جلسہ اس توقع کے ساتھ اس کی تقریر سننے کے لیے ہمہ تن گوش تھے کہ وہ اس موضوع پر کماحقہ اپنے خیالات کا اظہار کرے گی۔ ثنا نے اپنی تقریر کا آغاز کرتے ہوئے تاریخ کے اس دَور کا حوالہ دیا جو دین اسلام کی ہدایت کی روشنی آنے سے پہلے سرزمین حجاز پر جہالت کی تاریکی کا دور مانا جاتا ہے۔ اس دور میں کسی خاندان میں لڑکی کی پیدائش پر سوگ کا سماں طاری ہو جاتا تھا۔ بعض بدنصیب تو اپنی بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے سے بھی گریز نہ کرتے تھے۔ کہتے ہیں کہ ہر تاریک رات کے بعد روشن صبح آتی ہے۔ بالکل اسی طرح ہمارے پیارے نبی کریم صلَّی اللہ علیہ وآلِہٖ وَسلم کے اعلانِ نبوت کے بعد جب دینِ اسلام کی تعلیمات کی روشنی ہر سو پھیلنے لگی تو حالات میں یکسر تبدیلی نظر آنے لگی۔ اب بیٹی کو خاندان کے لیے باعثِ رحمت اور اسے اپنے والدین کے لیے آخرت میں باعثِ شفاعت کی نوید سنائی گئی۔ ہمارے پیارے نبی کریم صلَّی اللہ علیہ وآلِہٖ وَسلم نے اپنی پیاری بیٹی حضرتِ فاطمہ رَضیَ اللہ تعالیٰ عنھا کی پرورش جس شفقت و پیار سے کی اور امہاتُ المومنین رَضیَ اللہ تعالیٰ عنھا سے جس عزت و تکریم کا سلوک روا رکھا، وہ قیامت تک سب کے لیے بہترین مثال ہے۔ اپنے اہلِ خاندان کے علاوہ بھی خواتین سے آپؐ جس عزت و احترام کا سلوک فرماتے، اس کی بے شمار مثالیں تاریخ کی زینت ہیں۔ ایک دفعہ حاتم طائی کی بیٹی آپؐ کے پاس لائی گئیں تو آپؐ نے نہ صرف کھڑے ہو کر اس کا استقبال کیا بلکہ اپنی چادر اتار کر فرش پر بچھائی اور نہایت احترام سے اسے اس پر بیٹھنے کے لیے کہا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام میں خواتین کے لیے کس قدر احترام اور عزت کی تاکید ہے۔ ایک ماں کی حیثیت سے اس کے قدموں میں جنت کی نوید سنا کر اسے وہ عزت و تکریم بخشی ، جو کسی اور معاشرے یا مذہب میں نہیں۔ اسلام میں خاوند کو اس بات کا پابند کیا گیا ہے کہ وہ نا صرف اپنی شریکِ حیات کے نان و نفقہ کا پورا خیال رکھے بلکہ اس کے ساتھ نرمی اور شفقت سے پیش آئے۔ بیٹی اور بیٹے کی تربیت میں کوئی امتیاز نہ کرے۔ اسلام میں تو یہاں تک خواتین کو عزت بخشی ہے کہ جو والدین اپنی بیٹیوں کی صحیح پرورش اور تعلیم و تربیت کرتے ہیں اور شادی کر کے اپنے فرائض پورے کرتے ہیں وہ جنت میں نبی کریم صلَّی اللہ علیہ وآلِہٖ وَسلم کے ساتھ اس طرح کھڑے ہونگے جیسے ہاتھ کی دو انگلیاں۔

ثنا نے موجودہ دور میں کئی ایسے حقائق کی طرف اشارہ کیا جن میں خواتین نے مردوں کے شانہ بشانہ کام کرتے ہوئے بہت سے قابلِ فخر کارنامے سرانجام دیئے۔ مثال کے طور پر تحریکِ پاکستان میں خواتین کے کردار کے حوالے سے اس نے کئی نامور خواتین کا نام لیتے ہوئے ان کے کارناموں کا ذکر کیا۔ اس نے حاضرین کو یاد دلایا کہ دینِ اسلام کس طرح عورت کو برابری کے سلوک کا پورا حق دیتا ہے۔ پاکستان اور بنگلہ دیش جیسے اسلامی ممالک میں خواتین وزرائے اعظم کے اعلیٰ مناصب پر فائز ہوئیں۔ زندگی کے ہر میدان میں خواتین مردوں کے شانہ بشانہ کام کر رہی ہیں۔ یہاں تک کہ فائٹر پائلٹ اور افواجِ پاکستان کے دوسرے شعبوں میں بھی خواتین نے اپنی قابلیت، بہادری اور جرأت کا لوہا منوایا ہے۔ حال ہی میں سکواڈرن لیڈر مریم مختار نے دورانِ پرواز جامِ شہادت نوش کیا اور پاک فضائیہ کی پہلی شہید پائلٹ ہونے کا اعزاز پایا اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے میدان میں کم سن ارفع کریم نے حیرت انگیز کارنامے سرانجام دے کر ثابت کر دیا کہ ذہانت اور علم و فن سے لگن، عمر یا جنس کی تفریق سے آزاد ہے۔

ثنا نے چند ایسے واقعات اور رسوم و رواج کا حوالہ بھی دیا کہ جن میں خواتین پر تشدد اور بدسلوکی کی نہایت بری مثالیں ملتی ہیں۔ پاکستان کے کچھ پسماندہ علاقوں میں ونی کی رسم کا ذکر کرتے ہوئے اس نے بتایا کہ کیسے خواتین کے جائز حقوق کو غیرت کے نام پر ان کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ کئی خواتین پر تیزاب ڈال کر ان کے چہروں اور جسم کو مسخ کر دیا گیا۔ کئی پسماندہ علاقوں یا خاندانوں میں خواتین کو والدین کے ترکے میں سے ان کے جائز حق سے محروم رکھنے کے واقعات سامنے آتے ہیں۔ ایسے واقعات ہمارے معاشرے پر بدنما داغ سے کم نہیں۔ خوش قسمتی سے ہمارے قانون ساز اداروں اور فلاحِ معاشرہ کے لیے کام کرنے والی تنظیموں نے نہایت مثبت کردار ادا کرتے ہوئے قابلِ تحسین کارنامے سرانجام دیئے ہیں۔ عائلی قوانین میں سے ناانصافی پر مبنی اور امتیازی شقوں کو ختم کر کے انھیں اسلامی تعلیمات کے مطابق بنانے کے لیے مناسب تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ آئینِ پاکستان میں مناسب ردوبدل کر کے اسے عین اسلامی رنگ میں بدل دیا گیا ہے۔ ان قوانین کی روشنی میں خواتین کو برابری کی سطح پر وہ تمام حقوق دیئے گئے ہیں جن کے ملنے سے اب وہ بھی مردوں

کے شانہ بشانہ باعزت اور باوقار طریقے سے زندگی بسر کر سکتی ہیں۔

معاشرے میں خواتین کو عدمِ تحفظ کا شکار ہونے سے بچانے کے لیے کئی نجی ادارے بھی قابل ستائش خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ یہ ادارے ان خواتین کا سہارا بنتے ہیں جو وسائل کی کمی یا قوانین سے ناآشنائی کی وجہ سے اپنے حقوق کا تحفظ کرنے سے قاصر رہتی ہیں۔ اب وہ خواتین جو روزگار کے سلسلے میں دفاتر اور کارخانوں میں کام کرتی ہیں، انھیں پورے اعتماد اور احساسِ تحفظ کے ساتھ کام کرنے کے لیے قانونی تحفظ دیا گیا ہے تاکہ انھیں کوئی بھی حراساں کرنے کی جسارت نہ کر سکے۔ ثنا نے اپنی تقریر کے اختتام پر حاضرین سے مخاطب ہو کر کہا کہ عورتوں پر عدمِ تشدد کے قوانین اپنی جگہ نہایت مفید ہیں لیکن جب تک خواتین خود بیدار نہیں ہوں گی اور اپنے حقوق کا تحفظ نہیں کریں گی، اس وقت تک ان قوانین کو موثر ہونے پر سوالیہ نشان قائم رہے گا۔ ثنا نے قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر اپنی تقریر ختم کی کہ:

لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَاسَعٰی۔

یعنی انسان کو وہی ملتا ہے جس کے لیے وہ کوشش کرتا ہے۔ ثنا کی اس نہایت پُرتاثیر تقریر پر پورا ہال تالیوں سے گونج اٹھا۔

مشق

۱ سبق "خواتین کا مقام اور ان کے حقوق" کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) سکول کے ہال کو کیوں سجایا گیا تھا؟

(ب) تقریری مقابلے کا موضوع کیا تھا؟

(ج) ثنا نے کس تاریک دور کا حوالہ دیا؟

(د) نبی کریم صلَّی اللہ علیہ وآلِہٖ وَسلّم نے بیٹی کے والدین کو کیا نوید سنائی؟

(ہ) اسلام میں خواتین کو کیا مقام دیا گیا ہے؟

(و) پاک فضائیہ کی پہلی شہید خاتون پائلٹ کا کیا نام ہے؟

(ز) عورت کے حقوق کے تحفظ کے لیے حکومتِ پاکستان نے کیا خاص اقدامات کیے ہیں؟

۲ سبق 'خواتین کا مقام اور ان کے حقوق' کے مطابق درست جواب کی نشاندہی (✓) سے کریں۔

(الف) تقریری مقابلے کا اہم موضوع کیا تھا؟

(i) محنت کی عظمت (ii) خواتین کا مقام اور ان کے حقوق

(iii) پابندیِ وقت (iv) معاشرے میں عدم مساوات

(ب) زمانہ جاہلیت میں بیٹی کی پیدائش پر گھر میں:

(i) جشن کا سماں ہوتا تھا۔ (ii) سوگ کی کیفیت ہوتی تھی۔

(iii) مہمان بلائے جاتے تھے۔ (iv) نذر و نیاز بانٹی جاتی تھی۔

۳ (ا) 'خواتین کا مقام اور ان کے حقوق' میں سے لیے گئے درج ذیل الفاظ کی مدد سے جملے مکمل کریں:

عائلی	گہما گہمی	اہتمام	مدلل
کماحقہ	شفاعت	عزت و تکریم	نان و نفقہ

(i) ثنا کے سکول میں ہر سال تقریری مقابلوں کا .... کیا جاتا ہے۔

(ii) ہمیں خواتین کو .... عزت کا مقام دینا ہوگا۔

(iii) ثنا نے عورت کے مقام اور احترام پر نہایت .... تقریر کی۔

(iv) جلسہ کے موقع پر سکول کی .... میں اضافہ ہو گیا۔

(v) بچی کی پرورش اور اچھی تربیت کرنے پر آخرت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی .... نصیب ہوگی۔

(vi) اسلام نے عورت کی .... میں بے مثال اضافہ کر دیا۔

(vii) عورت اور بچوں کے .... کا خاطر خواہ انتظام والد کی ذمہ داری ہے۔

(viii) پاکستان میں .... قوانین میں بہت سی اچھی تبدیلیاں کر دی گئی ہیں۔

۴ سبق 'خواتین کا مقام اور ان کے حقوق' کے مطابق درست جواب کی نشاندہی (✓) سے کریں۔

(الف) سکول میں جلسہ تقسیمِ انعامات کا اہتمام کیا گیا تھا۔ درست/غلط

(ب) تقریری مقابلے کا عنوان تھا 'خواتین کا مقام اور ان کے حقوق۔ درست/غلط

(ج) سرزمین حجاز میں زمانہ قبل از اسلام کو دورِ جہالت کہا جاتا تھا۔ درست/غلط

(د) ثنا نے اپنی تقریر میں نبی کریم صلَّی اللہ علیہ وآلِہٖ وَسلم کے بارے میں مثالیں دی۔ درست/غلط

(ہ) ہمارے ملک میں خواتین پر عدمِ تشدد کے لیے قانون سازی کی گئی ہے۔ درست/غلط

(و) پاک فضائیہ میں ابھی تک کوئی خاتون پائلٹ شامل نہیں ہوسکی۔ درست/غلط

(ز) اللہ تعالیٰ انسان کو وہی دیتا ہے جس کے لیے انسان کوشش کرتا ہے۔ درست/غلط

۵ سبق 'خواتین کا مقام اور ان کے حقوق' کے مطابق مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) وجودِ زَن سے ہے تصویر۔۔۔۔۔۔۔۔میں رنگ۔

(ب) حاضرینِ جلسہ تقریر سننے کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔تھے۔

(ج) بعض بدنصیب تو اپنی بیٹیوں کو زندہ۔۔۔۔۔۔کرنے سے بھی گریز نہ کرتے۔

(د) کئی پسماندہ علاقوں یا خاندانوں میں خواتین کو والدین کے ترکے میں سے ان کے جائز حق سے۔۔۔رکھنے کے واقعات سامنے آتے ہیں۔

(ہ) اسلام میں خواتین کے لیے عزت و احترام کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہے۔

(و) عائلی قوانین میں سے نا انصافی پر مبنی اور امتیازی۔۔۔۔۔کو ختم کر کے انھیں اسلامی تعلیمات کے مطابق بنانے کے لیے مناسب تبدیلیاں کی گئی ہیں۔

(ز) انسان کے لیے وہی ہے جس کے لیے وہ۔۔۔۔۔۔کرتا ہے۔

۶ سبق 'خواتین کا مقام اور ان کے حقوق' کے مطابق اوپر کی سطر میں دیئے گئے الفاظ کو نیچے کی سطر میں موجود متعلقہ الفاظ سے ملائیں:

انسان کے لیے وہی ہے	تقریب کا آغاز ہوا	ثنا نے حوالہ دیا	اسلام میں بیٹی ہے	قدموں تلے جنت ہے

دورِ جہالت کا	باعثِ رحمت	ماں کے	تلاوت کلامِ پاک سے	جس کے لیے کوشش کرتا ہے

سرگرمیاں

۱۔ خواتین کے حقوق کے بارے میں قوانین تلاش کر کے چارٹ کی صورت میں کمرۂ جماعت میں آویزاں کریں۔

۲۔ اسلام میں خواتین کے مقام کے بارے میں کوئی حدیث مبارک چارٹ پر لکھ کر کمرۂ جماعت میں آویزاں کریں۔

برائے اساتذہ

۱۔ جماعت میں مذاکرہ کرائیں جس میں خواتین کا مقام اور ان کے حقوق پر بحث کی جائے۔

۲۔ طلبہ کو بتایا جائے کہ دینِ اسلام سے پہلے اور اسلام کی روشنی آنے کے بعد عورتوں سے سلوک کے بارے کیا کیا تبدیلیاں آئیں۔

۳۔ طلبہ کو خواتین پر ہونے والے امتیازی سلوک اور تشدد کے خلاف تحفظ فراہم کرنے والے قوانین سے آگاہ کیا جائے۔

گرلز گائیڈ

تدریسی مقاصد

اِس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اِس قابل ہو جائیں گے کہ:

۱۔ مختلف قسم کی صحت مند سرگرمیوں سے آگاہ ہو سکیں۔

۲۔ سکاؤٹنگ کے شعبے سے واقفیت حاصل کر پائیں۔

۳۔ نظم وضبط، خدمتِ خلق اور حسنِ سلوک کی اہمیت اور ضرورت سمجھ لیں۔

۴۔ دُنیا میں ہونے والی اَخلاقی اور فلاحی سرگرمیوں سے آشنا ہو جائیں۔

خاص الفاظ

اِلہامی	مُعاشرہ	اِجتماعی
اَوصاف	حَلف	لِسانی
اِختصار	ترویج	تَعَصُّبات
مُشاوَرَت	مِیثاق	رَغبَت
اقامتی	نوعیت	فریضہ

دُنیا کا ہر اِلہامی مذہب خیر، محبت اور انسان دوستی کی تعلیم دیتا ہے۔ دُنیا کا نظام ایک دوسرے کی بھلائی اور مخلوقِ خدا کی خدمت ہی پر قائم ہے۔ اِس مقصد کے حصول کے لیے دُنیا میں بے شمار تنظیمیں وجود میں آئیں جو انسانوں کی بے لوث خدمت کا فرض انجام دے رہی ہیں۔ اسی طرح کی باقاعدہ اور منظّم تنظیموں (Associations) میں ''بوائے سکاؤٹ'' (Boy Scout)، '' گرلز گائیڈ'' (Girls Guide) اور گرلز سکاؤٹس (Girls Scouts) کا بھی شمار ہوتا ہے۔

بوائے سکاؤٹ اور گرلز گائیڈ دونوں بین الاقوامی تنظیمیں ہیں، جن کا آغاز برطانیہ سے ہوا۔ لارڈ بیڈن پاول بوائے سکاؤٹ تنظیم کے بانی ہیں جب کہ گرلز گائیڈ تنظیم کے بانی لارڈ بیڈن پاول اور اُن کی بہن ایگنس ہیں۔ اِن تنظیموں کا مقصد عام شہریوں کی تربیت کر کے اُنھیں معاشرے کے لیے مفید بنانا اور اُن میں اخلاقی اقدار کو اُجاگر کرنا ہے۔

۱۹۰۹ء میں بوائے سکاؤٹس (Boy Scouts) نے اپنی پہلی بڑی اجتماعی کارروائی (Rally) کی۔ اِس ریلی میں کچھ لڑکیاں بھی شریک ہوئیں جنھیں اِس ریلی میں شرکت کی دعوت نہیں دی گئی تھی۔ اُنھوں نے جب بوائے سکاؤٹس تنظیم کی اہمیت اور فائدہ مند مقاصد دیکھے تو اُن کے دِل میں بھی یہ خواہش پیدا ہوئی کہ وہ بھی اِس تنظیم میں شامل ہو کر بنی نوعِ انسان کی خدمت کریں۔ اُنھوں نے اپنی اِس خواہش کا وہاں اظہار کیا۔ لڑکیوں کے جوش و ولولے اور انسانی خدمت کے جذبے سے متاثر ہو کر لارڈ بیڈن پاول نے اپنی بہن ایگنس سے مشاورت کی اور بہن کے تعاون سے لڑکیوں کے لیے ابتدا میں چھوٹی سطح پر ایک تربیتی منصوبہ بنایا۔ یہ منصوبہ آہستہ آہستہ ایک بڑی اور باقاعدہ تنظیم کی صورت اختیار کر گیا، جسے ''گرلز گائیڈ'' کا نام دیا گیا۔

''گرلز گائیڈ'' تنظیم نے تھوڑے ہی عرصے میں اتنی اہمیت اور مقبولیت حاصل کر لی کہ ۱۹۲۳ء میں اِسے شاہی میثاق میں شامل کر لیا گیا اور ۱۹۲۸ء میں ''گرلز گائیڈ'' باقاعدہ عالمی ایسوسی ایشن کے طور پر سامنے آ گئی۔ آزاد اور خود مختار ممالک اِس کی رُکنیت کے اہل قرار پائے۔ اِس تنظیم کا مقصد یہ تھا کہ ہر ملک، اپنے علاقائی حالات، رہن سہن، معاشرتی تقاضوں اور اپنی ضروریات کے مطابق ترقی کر سکے اور یہ تنظیم اِس سلسلے میں اُن کی راہ نمائی کرے۔

گرلز گائیڈ تنظیم، ایک غیر سیاسی بین الاقوامی تنظیم ہے، اِس لیے ہر مذہب اور ہر قوم کی لڑکی اِس میں بلا تفریق شریک ہونے کی اہل ہے۔ وفاداری، دیانت داری، خوش مزاجی، انسان دوستی اور قابلِ اعتماد ہونا ہر گرل گائیڈ کے بنیادی اوصاف ہیں نیز وہ اپنے پرائے سب کا خیال رکھنے والی، تمام انسانوں کی بلا امتیاز عزت کرنے والی اور اپنے وعدوں کی پابند ہوتی ہے۔ اِس تنظیم کا سب سے اہم اُصول یہ ہے کہ ہر گرل گائیڈ اپنے حلف کی پاس دار ہوتی ہے۔ گرلز گائیڈ کے اُصول و ضوابط میں یہ بات بھی شامل ہے کہ یہ کسی بھی قسم کی علاقائی، مذہبی، لسانی اور سیاسی سرگرمی کا حصہ نہ ہو اور اِس تنظیم میں شامل ہر لڑکی رنگ، نسل، ملک و ملت اور مذہبی عقاید میں تعصّبات سے بالاتر ہو کر اپنے فرائض انجام دے۔ یہ بات دل چسپ اور اہم ہے کہ عالمی سطح پر لفظ: ''گائیڈ'' ایک اصطلاح بھی ہے، جس سے مراد ایسی لڑکی ہے، جو ''گرلز گائیڈ تنظیم'' کی رُکن ہو۔ گرلز گائیڈ تنظیم میں قائد خاتون کو ''گائیڈر'' کہا جاتا ہے۔

جدید تقاضوں اور حالات کو سامنے رکھتے ہوئے ۱۹۶۶ء میں گرلز گائیڈ کے بنیادی اُصولوں پر نظرِ ثانی کی گئی،

جس کے تحت ایک درج ذیل پروگرام مرتّب کیا گیا، جس کے اہم نکات یہ ہیں:

۱۔ لڑکیوں کی جسمانی تربیت کرنا
۲۔ لڑکیوں کی تخلیقی صلاحیتوں کو نکھارنا
۳۔ لڑکیوں کے کردار کو پختہ بنانا
۴۔ لڑکیوں میں خدمتِ خلق کا جذبہ اُبھارنا
۵۔ لڑکیوں میں گھر کے کاموں میں دل چسپی اور مہارت پیدا کرنا
۶۔ لڑکیوں میں گھر سے باہر تفریحی اُمور میں رغبت اور تنظیمی سُوجھ بوجھ پیدا کرنا
۷۔ لڑکیوں میں درج بالا اوصاف کے فروغ کے سلسلے میں نمایاں کردار ادا کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا

گرل گائیڈ تنظیم، تین شعبوں پر مشتمل ہے:

۱۔	براؤن گائیڈز	(Brown Guides)	سات سے گیارہ سال تک کی عمر کی لڑکیاں
۲۔	گائیڈز	(Guides)	دس سے سولہ سال تک کی عمر کی لڑکیاں
۳۔	رینجرز گائیڈز	(Rangers Guides)	چودہ سے بیس سال تک کی عمر کی لڑکیاں

لڑکیاں اپنی اپنی عمر کے مطابق گرل گائیڈ کے درج بالا تینوں شعبوں میں سے کسی ایک میں رُکنیت حاصل کرتی ہیں۔ رُکنیت حاصل کرنے کے بعد اُن کی تربیت کے مراحل شروع ہو جاتے ہیں۔ براؤن گائیڈز اپنے نظریات (Ideas) اور مشاہدات (Observations) پیک کونسل کے سامنے لاتی ہیں۔ چھوٹے چھوٹے گروہوں کی شکل میں بحث ومباحثہ کا کام گائیڈز کرتی ہیں، جب کہ اِن گروہوں کی لیڈر ایک کمیٹی تشکیل دے کر اِن معاملات کے حوالے سے فیصلے کرتی ہیں۔ رینجرز گائیڈز کے ذریعے سے لڑکیوں میں جمہوری طرزِ حکومت کے حوالے سے شعور بیدار کیا جاتا ہے۔ اُنھیں اُن فرائض اور ذمہ داریوں سے آگاہ کیا جاتا ہے نیز اُنھیں عالمی سطح پر دوسرے ممالک کے اراکین سے میل جول رکھنے، دوسرے ممالک کے دَوروں (Visits)، بین الاقوامی کیمپوں، سیمناروں اور کانفرنسوں میں شرکت کے آداب بھی سکھائے جاتے اور اِن کے مواقع بھی مہیا کیے جاتے ہیں۔

یہ ایک اہم بات ہے کہ گرلز گائیڈ تنظیم کے کسی بھی شعبے اور درجے سے وابستہ گرل گائیڈ کے پاس ایک دستی کتاب (Handbook) ضرور ہوتی ہے۔ یہ ایک راہ نما کتاب ہوتی ہے اور اِس میں مختلف قواعد وضوابط اختصار سے درج ہوتے ہیں۔ لڑکیوں کی خواہشوں، دل چسپیوں، جوش اور ولولے کا اندازہ اِس مخصوص دستی کتاب میں درج ہدایات

پر عمل سے لگایا جا سکتا ہے۔ اِس راہ نما کتاب پر عمل کر کے کوئی لڑکی جتنی زیادہ ترقی کی منزلیں طے کرتی ہوئی آگے بڑھتی ہے، اُسے اُسی قدر انعامات اور تمغے میسر آتے ہیں۔ یہ سارا عمل دراصل گرل گائیڈ کی حوصلہ افزائی اور تحسین کے لیے ہوتا ہے۔ جہاں اِس طرزِ عمل سے گرل گائیڈ تحریک اور اِس کے مقاصد کے فروغ اور ترویج و اشاعت میں بھی مدد ملتی ہے، وہاں لڑکیوں میں ایک گرل گائیڈ کے طور پر اپنے فرائض نبھانے میں زیادہ لگن اور رغبت پیدا ہوتی ہے۔

گرلز گائیڈ تنظیم نے دنیا میں اپنی بے لوث خدمات کے عوض بہت نیک نامی اور شہرت حاصل کی ہے۔ حُبُّ الوطنی اور خدمتِ خلق اِس تنظیم کی بنیادی خوبیاں ہیں جو ہر گرل گائیڈ میں موجود ہوتی ہیں۔ ہر گرل گائیڈ عموماً دوسرے لوگوں اور خصوصاً لڑکیوں میں حُبُّ الوطنی، خدمتِ خلق، اچھا شہری اور اچھا انسان بننے کا جذبہ اُجاگر کرتی ہے اور اِس سلسلے میں اُن کی راہ نمائی اور تربیت کا فریضہ انجام دیتی ہے۔

مشق

۱ سبق ''گرلز گائیڈ'' کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) بوائے سکاؤٹ تنظیم کے بانی کا نام کیا ہے؟

(ب) بوائے سکاوٹ اور گرل گائیڈ تنظیموں کا مقصد کیا ہے؟

(ج) کس تنظیم کو اس کی مقبولیت کے پیشِ نظر شاہی میثاق میں شامل کر لیا گیا؟

(د) گرل گائیڈ تنظیم کے تین شعبوں کے نام لکھیں۔

(ہ) گرل گائیڈ باقاعدہ عالمی ایسوسی ایشن کے طور پر کب سامنے آئی؟

۲ سبق ''گرلز گائیڈ'' کے مطابق درست جواب کی نشان دہی (✓) سے کریں:

(الف) بوائے سکاؤٹ اور گرل گائیڈ دونوں تنظمیں ہیں:

(i) قومی (ii) صوبائی

(iii) بین الاقوامی (iv) ضلعی

(ب) حبُّ الوطنی اور خدمتِ خلق بنیادی خوبیاں ہیں:

(i) اقوام متحدہ کی (ii) یونیسف کی

(iii) گرل گائیڈ کی (iv) بوائے سکاؤٹ کی

(ج) جدید تقاضوں اور حالات کو سامنے رکھتے ہوئے گرل گائیڈ کے اصولوں پر نظر ثانی کی گئی:

(i) ۱۹۷۷ء میں (ii) ۱۹۸۹ء میں

(iii) ۱۹۶۷ء میں (iv) ۱۹۶۶ء میں

(د) بوائے سکاؤٹ تنظیم کے بانی ہیں:

(i) محمد علی جوہر (ii) قائدِ اعظم رحمتہ اللہ علیہ

(iii) لارڈ بیڈن پاول (iv) شبلی نعمانی رحمتہ اللہ علیہ

(ہ) گرلز گائیڈ تنظیم بین الاقوامی سطح کی:

(i) مذہبی تنظیم ہے (ii) لِسانی تنظیم ہے

(iii) غیر سیاسی تنظیم ہے (iv) سیاسی تنظیم ہے

(و) گرلز گائیڈ تنظیم مشتمل ہے:

(i) دو شعبوں پر (ii) آٹھ شعبوں پر

(iii) چھے شعبوں پر (iv) تین شعبوں پر

۳ درج ذیل الفاظ کے معنی لکھیں:

بےلوث، بانی، میثاق، رغبت، راہ نما، تحسین، حبُّ الوطنی

۴ سبق ''گرلز گائیڈ'' کے مطابق اُوپر والی سطر کے الفاظ کو نیچے والی سطر کے متعلقہ الفاظ سے ملائیں:

مفید	ضروری	آ گاہ	خوبیاں	جزا	حوصلہ افزائی	اِختصار
سزا	خامیاں	غیر ضروری	بے خبر	مضر	تفصیل	حوصلہ شکنی

۵ درج ذیل الفاظ کی جمع لکھیں:

قدر، خدمت، وَصف، اصل، مُلک، لفظ، خواہش، نکتہ، نظریہ، جذبہ، مرکز

۶ درج ذیل الفاظ وتراکیب کو جملوں میں استعمال کریں:

بےلوث، اَخلاقی اَقدار، آہستہ آہستہ، بلاامتیاز، بحث ومباحثہ، راہ نمائی، شہرت

۷ سبق ''گرلز گائیڈ'' کے مطابق مناسب لفظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں:

(الف) دنیا کا نظام ایک دوسرے کی بھلائی اور.................کی خدمت ہی پر قائم ہے۔

(ب) لڑکیاں اپنی اپنی عمر کے مطابق گرل گائیڈ کے تینوں شعبوں میں...........حاصل کرتی ہیں۔

(ج) گرل گائیڈ تنظیم میں قائد خاتون کو.................کہا جاتا ہے۔

(د) ۱۹۰۹ء میں بوائے سکاؤٹس نے اپنی پہلی بڑی.................کارروائی کی۔

(ہ) گرل گائیڈ تنظیم ایک غیر.................بین الاقوامی تنظیم ہے۔

۸ سبق ''گرلز گائیڈ'' کے مطابق درست اور غلط کی نشان دہی (✓) سے کریں:

(الف) دنیا کا ہر الہامی مذہب خیر، محبت اور انسان دوستی کی تعلیم دیتا ہے۔ درست/غلط

(ب) رینجرز گائیڈز میں دس سے سولہ سال تک کی عمر کی لڑکیاں ہوتی ہیں۔ درست/غلط

(ج) بوائے سکاؤٹ اور گرل گائیڈ دونوں کا آغاز فرانس سے ہوا۔ درست/غلط

(د) رینجرز گائیڈز کے ذریعے سے لڑکیوں میں جمہوری طرزِ حکومت کے حوالے سے شعور بیدار کیا جاتا ہے۔ درست/غلط

(ہ) گرل گائیڈ تنظیم نے بےلوث خدمات کے عوض نیک نامی اور شہرت حاصل نہیں کی ہے۔ درست/غلط

۹ لفظ ''پنجاب'' سے دس الفاظ ردیف وار وضع کریں۔

۱۰ مندرجہ ذیل سابقوں کی مدد سے تین تین الفاظ بنائیں:

شمار	سابقے	الفاظ
(الف)	پُر	
(ب)	خود	
(ج)	کم	
(د)	اہل	

۱۱ اپنے دوست/سہیلی کے نام خط لکھیں، جس میں اُسے گرمیوں کی چھٹیوں میں اپنے شہر کی سیر کی دعوت دیں۔

سرگرمیاں

۱۔ گرل گائیڈ کے آٹھ نکاتی پروگرام پر مشتمل ایک خوب صورت چارٹ بنائیں اور اُسے جماعت کے کمرے میں نمایاں جگہ پر آویزاں کریں۔

۲۔ خدمتِ خلق کے موضوع پر تقریری مقابلہ کا اہتمام کیا جائے۔

برائے اساتذہ

۱۔ طلبہ کو سکاؤٹنگ کی عالمی تنظیم کے بارے میں طلبہ کو تفصیلی تعارف کراتے ہوئے اُس کے اغراض و مقاصد بتائیں۔

۲۔ طلبہ کو بتائیں کہ قائداعظم محمد علی جناح رحمتہ اللہ علیہ نے کس طرح پاکستان میں سکاؤٹنگ کی سرپرستی کی اور اس سلسلے میں نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کی۔

۳۔ طلبہ کو پاکستان میں سکاؤٹنگ اور اُس کی مختلف تنظیموں کی کارکردگی کے بارے میں بتائیں۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

تدریسی مقاصد

اِس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ اِس قابل ہو جائیں گے کہ:

۱۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں شاعرِ مشرق ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ کے تصوّرِ خودی کی پہچان کر پائیں۔
۲۔ دینِ اسلام کے بنیادی اصولوں کے مطابق اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اہمیت کا شعور حاصل کر پائیں۔
۳۔ علامہ اقبالؒ کی شاعری میں دیے گئے پیغام کو سمجھ سکیں۔

خاص الفاظ

متاع، پیوند، زناری، تیغ، فصلِ گل، آستین، حکم اذاں، خودی

خودی کا سرِّ نہاں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ
خودی ہے تیغ، فساں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ
یہ دَور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ
کیا ہے تُو نے متاعِ غرور کا سودا
فریبِ سود و زیاں، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ
یہ مال و دولتِ دنیا، یہ رشتہ و پیوند
بُتانِ وہم و گماں، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ
خرد ہوئی ہے زمان و مکاں کی زُنّاری
نہ ہے زماں نہ مکاں، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

یہ نغمہ فصلِ گُل و لالہ کا نہیں پابند
بہار ہو کہ خزاں، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ
اگرچہ بُت ہیں جماعت کی آستینوں میں
مجھے ہے حکمِ اذاں، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

(ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ)

مشق

۱ نظم "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ" کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) مردِ مومن کی خودی کا راز کس کلمہ میں پوشیدہ ہے؟
(ب) نظم کے دوسرے شعر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کس واقعہ کا حوالہ دیا گیا ہے؟
(ج) فریبِ سود و زیاں سے کیا مراد ہے؟
(د) شاعر نے بُتانِ وہم و گماں کس چیز کو قرار دیا ہے؟
(ہ) نظم کے آخری شعر میں ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ نے مردِ مومن کو کیا پیغام دیا ہے؟

۲ (ا) 'لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ' میں سے لیے گئے درج ذیل الفاظ کی مدد سے جملے مکمل کریں:

سرِنہاں | صنم کدہ | زمان | تلاش | فصلِ گل
خودی | تیغ | وہم | فساں

(i) کلمہ حق 'لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ' میں..........کا راز پوشیدہ ہے۔
(ii) اگر خودی کا..........جاننا چاہتے ہو تو کلمہ حق کی حقیقت جاننے کی کوشش کرو۔
(iii) یہ دور اپنے ابراہیم علیہ السلام کی .... میں ہے۔
(iv) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے..........کے سارے بت توڑ کر کعبۃ اللہ کو ان سے پاک کر دیا۔

(v) مسلمان کے لیے خودی............ ہے تو اس کی دھار کلمہ حق ہے۔

(vi) ایک سچے مسلمان کے لیے کلمہ حق کہنے کے لیے .... یا خزاں کی کوئی قید نہیں۔

(vii) کلمہ حق پر ایمان ہر قسم کے............ وگمان مٹا دیتا ہے۔

(viii) تلوار کی تیزی اور کاٹ بڑھانے کے لیے جو آلہ استعمال ہوتا ہے اسے............ کہتے ہیں۔

(ix) دین اسلام کی رو سے کلمہ حق کی طاقت............ ومکاں کی محتاج نہیں۔

۳ درج ذیل الفاظ کے معنی لکھیں:

فریب، متاع، فصلِ گل، زُنّاری، تیغ، فساں، سرِنہاں

۴ درج ذیل الفاظ کی جمع لکھیں:

دَور، بت، سر، نغمہ، جماعت، بہار، حکم

۵ نظم "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" کے مطابق مناسب الفاظ کو ترتیب دے کر مصرعے بنائیں:

(الف) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ سرِنہاں خودی کا

(ب) متاعِ غرور کا کیا ہے تو نے سودا

(ج) زُنَاری ہوئی ہے خرد زمان ومکاں کی

(د) اگرچہ جماعت کی آستینوں میں بُت ہیں۔

(و) فصل گُل والا لہ کا یہ نغمہ پابند نہیں۔

۶ درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیں:

دنیا، غرور، بہار، پابند، عقلمندی، مکاں

۷ نظم "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ" کے مطابق مناسب لفظ چُن کر مصرے مکمل کریں:

(الف)	خودی ہے ــــــــ، فساں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ	(تیز، تیغ، دریغ)
(ب)	کیا ہے تُو نے متاعِ ــــــــ کا سودا	(سرور، ضرور، غرور)
(ج)	بُتانِ وہم و ــــــــ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ	(فساں، مکاں، گماں)
(د)	یہ نغمہ فصلِ گل و لالہ کا نہیں ــــــ	(پابند، پیوند، پسند)
(ہ)	اگرچہ بُت ہیں ــــــ کی آستینوں میں	(جماعت، ہندوؤں، مشرکین)

۸ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں:

تلاش، جہان، وہم و گماں، بُت، نغمہ، غرور، تیغ

۹ ایک جیسی آواز والے الفاظ کو ہم آواز الفاظ، یعنی قافیے کہتے ہیں۔ سطر: الف میں دیئے گئے ہم آواز الفاظ کو سطر: ب کے متعلقہ الفاظ سے ملائیں:

سطر: الف	سودا	لالہ	غرور	اگر	مال	زماں
سطر: ب	جال	ضرور	پودا	ہالہ	مکاں	مگر

۱۰ نظم "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ" کے مطابق درست اور غلط کی نشان دہی (✓) سے کریں:

(الف)	جماعت کے ہاتھوں میں بُت ہیں۔	درست / غلط
(ب)	یہ جہاں صنم کدہ ہے اور اسے ابراہیم علیہ السلام جیسے بت شکن کی ضرورت ہے۔	درست / غلط
(ج)	انسانی عقل زمانے اور وقت کی مرہونِ منّت ہو چکی ہے۔	درست / غلط
(د)	کلمہ حق کہنے کے لیے کسی موزوں وقت یا موسم کی پابندی لازم ہے۔	درست / غلط
(ہ)	مردِ مومن کو ہر قسم کے حالات میں کلمہ حق کہنے کا حکم ہے۔	درست / غلط

۱۱ کالم: الف میں درج فعل مجہول والے جملوں کو فعل معروف میں تبدیل کر کے کالم: ب میں لکھیں:

	کالم: الف	کالم: ب
(الف)	نئی سڑک بنائی گئی۔	
(ب)	سوال حل کیا گیا۔	
(ج)	نیا موبائل فون خریدا گیا۔	
(د)	دودھ پیا جائے گا۔	
(ہ)	دوسورنز بنائے گئے۔	

۱۲ مندرجہ ذیل لاحقوں کی مدد سے تین تین الفاظ بنائیں:

شمار	لاحقے	الفاظ
(الف)	پسند	
(ب)	مند	
(ج)	پرست	
(د)	گیر	

سرگرمیاں

۱۔ طلبہ ڈاکٹر علامہ اقبالؒ کی نظم 'لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ' کے تناظر میں مردِ مومن کی صفات بیان کریں؟

۲۔ طلبہ ایک سچے مسلمان کی اولیں خوبی پر پیراگراف لکھیں؟

۳۔ طلبہ یہ نظم اپنے ہم جماعتوں سے مل کر ترنم کے ساتھ پیش کریں۔

برائے اساتذہ

۱۔ طلبہ کو بتایا جائے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ پر یقین کیسے ہر خوف سے نجات کا سبب بن جاتا ہے۔

۲۔ طلبہ کو بتایا جائے کہ کیسے ہر قسم کے حالات میں کلمۂ حق کہنا ایک سچے مومن کی نشانی ہے۔

۳۔ خودی اور کلمۂ حق لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا مفہوم وضاحت کے ساتھ طلبہ کو سمجھایا جائے۔

مناظرِ پاکستان

تدریسی مقاصد

اِس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اِس قابل ہو جائیں گے کہ:

۱۔ پاکستان کے مختلف صوبوں سے متعارف ہو سکیں۔
۲۔ مختلف علاقوں کے رہن سہن اور وہاں کی روایات سے واقفیت پیدا کر پائیں۔
۳۔ مختلف علاقوں کے لوگوں کے درمیان اتحاد اور یک جہتی کا سبق سیکھ سکیں۔

خاص الفاظ

ناشکرے	دَنگ	بلتستان	ہیبت
جاذبِیّت	سنگین	پَرتو	زیارت
لَق ودَق	چٹیل	ہچکولے	آمیزش

مناظر: لفظ ،منظر کی جمع ہے جس کے معنی ہیں دیکھنے کی چیز۔ وہ چیز جو دیکھنے کے قابل ہو یعنی ایسی چیز جس میں اتنی اور ایسی خوبیاں ہوں کہ انھیں دیکھنے کو جی چاہے۔

ہمارے ملک پاکستان میں بہت سی چیزیں قابلِ دید ہیں۔ ان میں کچھ تاریخی عمارات اور مقامات ہیں اور بہت سے قدرتی مناظر ہیں۔ ہمارے ملک کے بعض ناسمجھ اور ناشکرے لوگ اکثر یہ کہتے سُنائی دیتے ہیں کہ ہم تو سیر وسیّاحت کے لیے یورپ جارہے ہیں، یہاں پاکستان میں کیا رکھا ہے؟ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان میں اللہ تعالیٰ کے کرم سے جو کچھ ہے وہ دنیا کے بہت کم ممالک میں ہے۔ پاکستان میں دنیا کا ہر موسم اپنے وقت پر اپنا رنگ جماتا اور دکھاتا ہے۔ دنیا کی بلند ترین پہاڑی چوٹیوں میں سے کچھ چوٹیاں پاکستان میں ہیں، جن کے دامن میں پھیلی ہوئی وادیوں میں ایسے ایسے قدرتی پھول اُگتے ہیں اور اس کثرت سے اُگتے ہیں کہ دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ ایسے علاقے ہیں جہاں چند ماہ چھوڑ کر سال بھر برف باری ہوتی ہے اور کوئی دن ایسا نہیں گزرتا، جب بارش نہ ہو۔

ہمارے شمالی پہاڑی علاقوں میں ایسے ایسے خوب صورت اور حیرت انگیز قدرتی مناظر ہیں کہ دنیا میں بہت کم ملکوں میں ہوں گے۔

پچھلے سال ایک روز ہماری اُردو کی ٹیچر نے کلاس میں لڑکیوں سے کہا کہ آج میں یہ چاہتی ہوں کہ لڑکیاں پاکستان کے قابلِ دید مناظر و مقامات کے بارے میں اپنے مشاہدات بیان کریں۔ مختلف لڑکیوں نے مناظرِ پاکستان کا آنکھوں دیکھا حال بیان کیا۔ سعدیہ نے بتایا کہ ایک سال اس کے ابّو نے اگست کے مہینے میں سب بہن بھائیوں کو سکردو کی سیر کروائی۔ سکردو، بلتستان کا صدر مقام ہے۔ یہ پاکستان کے انتہائی شمال میں واقع ہے۔ سعدیہ نے بتایا کہ سکردو تک سڑک کے ذریعے بھی جایا جا سکتا ہے لیکن وہ اپنے ابّو اور بہن بھائیوں کے ساتھ ہوائی جہاز کے ذریعے گئی تھی۔ سعدیہ نے بتایا کہ اُس کے ابّو سکردو سے انھیں ''شِگر'' لے گئے۔ یہ ایک خوب صورت وادی ہے جو بلند و بالا پہاڑوں کے دامن میں واقع ہے۔ شِگر تک آدھا سفر دریائے سندھ کے ساتھ ساتھ ہوتا ہے۔ دائیں طرف خشک اور بلند سیاہ پہاڑ ہیں، جن کے پہلو میں سڑک ہے اور سڑک کے ساتھ نشیب میں لدّاخ کی طرف سے بہتا ہوا دریائے سندھ آتا ہے۔ یہاں دریا کا پاٹ اتنا چوڑا ہے کہ اسے دیکھ کر ہیبت طاری ہو جاتی ہے۔ دریا کے اُس پار بھی پہاڑی سلسلہ ہے۔ پہاڑ کے دامن میں سے دریا کے کنارے تک ریت ہی ریت نظر آتی ہے۔ یہ منظر ایسا پُرعظمت ہے کہ دیکھنے والا حیرت اور ہیبت سے گُنگ ہو جاتا ہے۔ ایک مقام پر ایک مُعلّق پُل کے ذریعے دریا کو پار کر کے بائیں طرف شِگر کی طرف راستہ جاتا ہے۔ پُر پیچ پہاڑی راستہ بتدریج بلند ہوتا جاتا ہے اور انتہائی بلندی پر پہنچ کر یہ راستہ شِگر کی طرف اُترنا شروع ہوتا ہے۔ یہاں سے پھر دریائے سندھ نظر آنے لگتا ہے۔ دریا کیا ہے، لگتا ہے سمُندر ہے۔ سکردو سے شِگر تک کے سفر میں ایسے ایسے پُرعظمت اور شان دار مناظر دیکھنے کو ملتے ہیں کہ انسان متحیر رہ جاتا اور اللہ کی عظمت کا قائل ہو جاتا ہے۔

سعدیہ وادیِ شِگر کے مناظر کا ذکر کرتے کرتے ذرا رُکی تو معاذہ نے اُس سے پوچھا: ''سعدیہ تم نے سکردو سے شِگر تک کے مناظر کا تو بتایا لیکن اس علاقے میں واقع جھیل ''سَد پارہ'' کی منظرکشی نہیں کی۔ سعدیہ جواباً کچھ بولنا چاہتی تھی کہ مِس نے اُسے روک کر کہا: ''مَیں یہ چاہتی ہوں کہ صرف ایک علاقے ہی کے مناظر کے بارے میں گفتگو نہ ہو، بلکہ پاکستان کے دوسرے علاقوں کے مناظر کے بارے میں بھی بات ہونی چاہیے۔'' اس پر ایمن نے ہاتھ بلند کیا کہ اُسے بھی کچھ کہنے کا موقع دیا جائے۔ مِس نے کہا: ''ہاں ایمن! تم کیا کہنا چاہتی ہو؟'' ایمن اپنی جگہ کھڑی ہوگئی اور بولی: ''جی مِس! میں اپنی کلاس فیلوز کو ایک ایسے علاقے کے تاریخی مناظر کے بارے

میں بتانا چاہتی ہوں جو بہت دلچسپ ہے۔'' مِس نے پوچھا: ''آپ پاکستان کے کس خطے کے مناظر کے بارے میں اپنے مشاہدات بیان کرنا چاہتی ہیں؟''

ایمن نے کہا: ''مِس! اگر آپ کی اجازت ہو تو مَیں بہاول پور کے پاس صحرائے چولستان کے ایک مشہور قلعے دراوڑ کے بارے میں کچھ عرض کروں؟''

مِس نے کہا: ''ہاں ایمن! آپ ضرور اس قلعے کا چشم دید حال سنائیں۔ یہ بہت مشہور قلعہ ہے۔ مَیں نے اس کی تصویریں دیکھی ہیں؛ اس کے بارے میں سُنا بھی ہے، لیکن اسے دیکھنے کا موقع نہیں ملا۔ وجہ یہ کہ یہ قلعہ ایک گرم علاقے میں واقع ہے۔ وہاں تک پہنچنے کا راستہ بھی دشوار ہے۔ گرمیوں میں تو وہاں جانے کا سوچا بھی نہیں جا سکتا اور ہمیں گرمیوں کی چھٹیوں ہی میں گھر سے نکلنے کا موقع ملتا ہے۔''

ایمن نے بتایا: ''وہ اپنے ابّو کے ساتھ دسمبر میں یہ قلعہ دیکھنے گئی تھی۔ اس مہینے میں پاکستان کے گرم علاقوں میں بھی موسم خوش گوار ہوتا ہے۔ قلعہ دراوڑ بہاول پور سے تقریباً ستر کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ جوں جوں قلعے کا فاصلہ کم ہوتا جاتا ہے، سبزہ اور ہریالی ختم ہوتی جاتی ہے، پھر صحرا شروع ہو جاتا ہے۔ چاروں طرف ریت ہی ریت نظر آتی ہے۔ ویرانی ہی ویرانی۔ درختوں کا نام و نشان بھی نظر نہیں آتا۔ ہر طرف ریت کے ٹیلے اور جھاڑیاں۔''

ایمن نے مزید بتایا: ''لوگ اکثر سیر و تفریح کے لیے پہاڑی مقامات پر جاتے ہیں اور ان ہی مقامات کو خوب صورت اور قابلِ دید سمجھتے ہیں، جب کہ صحرا بھی دیکھنے کے قابل ہوتے ہیں۔ صحرائی مناظر بھی حسین ہیں۔ ان کی ایک اپنی کشش اور جاذبیت ہے، جس طرح پہاڑوں کی بلندی دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی شان کا نقش دل پر قائم ہوتا ہے، اسی طرح صحراؤں کی وُسعت اور پھیلاؤ سے بھی اللہ کی قدرت کا احساس ہوتا ہے۔

ایمن بتا رہی تھی: ''جب قلعے کے قریب پہنچتے ہیں تو اس کی فصیل نظر آنے لگتی ہے۔ قلعہ کے پاس ہی ایک عظیم الشّان مسجد ہے، جسے نواب محمد بہاول خاں عباسی نے ۱۸۲۵ء میں تعمیر کروایا تھا۔ مسجد فنِ تعمیر کا اعلیٰ نمونہ ہے۔ اس میں دہلی کی بادشاہی جامع مسجد کا پَرتو نظر آتا ہے۔ سیکڑوں لوگ دراوڑ کے علاقے میں قلعے کے ساتھ اس مسجد کی

زیارت کے شوق میں آتے ہیں۔ مسجد ایک بلند چبوترے پر تعمیر کی گئی ہے اور ساری کی ساری پتھر سے بنی ہے۔ حیرت ہے کہ اتنی بڑی مسجد کی تعمیر کے لیے اس لق و دق صحرا میں پتھر کہاں سے لایا گیا ہوگا اور کن دقتوں سے پہنچایا گیا ہوگا؟ مسجد اور قلعہ، دونوں دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں، لیکن ان کی دیکھ بھال کا کوئی مناسب انتظام نہیں۔ افسوس! ہم پاکستانی بحیثیت قوم اپنے تہذیبی وَرثے کی حفاظت سے غافل ہیں۔ قلعہ دراوڑ کی بلند و بالا اور شان دار فصیل ابھی تک قائم ہے، البتہ قلعے کے اندر کی عمارتیں آہستہ آہستہ ختم ہوتی جا رہی ہیں۔''

قلعے کے بارے میں ایمن کا بیان ابھی جاری تھا کہ مس صاحبہ نے ایمن کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا: ہماری یہ خواہش ہے کہ آج ہم پاکستان کے سبھی صوبوں کے مناظر کے بارے میں گفتگو کر لیں؛ اس لیے کسی اور طالبہ نے کوئی قابلِ دید جگہ دیکھی ہو تو ہمیں اس کے بارے میں بتائے۔ مِس کی یہ بات سُن کر ماجدہ نے کہا: ''مس! مَیں کچھ کہنا چاہتی ہوں۔'' اجازت ملنے پر اس نے بتایا: ''اُسے کئی دفعہ اپنے ابّو، امّی اور بہن بھائیوں کے ساتھ لاہور سے کراچی تک ریل گاڑی میں سفر کرنے کا اتفاق ہوا ہے۔ اس طویل سفر کے راستے میں بہت سے میدانی مناظر دیکھے ہیں لیکن حیدر آباد سے آگے کراچی تک ریلوے لائن کے دونوں طرف کے وسیع میدانوں کے مناظر نے اُسے بہت متاثر کیا۔ بظاہر یہ چٹیل میدان ہیں، بنجر اور بے آباد۔ زمین پتھریلی ہے، دُور دُور تک کوئی آبادی نظر نہیں آتی۔ کہیں کہیں جھاڑیاں ہیں۔ میلوں تک گاڑی چلتی چلی جاتی ہے تو کہیں کوئی چرواہا بکریاں چراتا نظر آ جاتا ہے۔ عجیب ویران علاقہ ہے لیکن اس علاقے کی وسعت میں بھی ایک خوب صورتی ہے۔ کراچی کے سمندری مناظر کی دل کشی کا تو ہر کوئی گرویدہ ہے۔ کلفٹن، منوڑہ، ہاکس بے، کہیں چلے جائیے اللہ کی عظمت کے نشان دکھائی دیتے ہیں۔ سمندر کے کنارے کھڑے ہوں تو حدِّ نظر پانی ہی پانی نظر آتا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ جیسے آسمان نے جھک کر پانی کو چُھو لیا ہے۔ جب سمندر میں بڑی بڑی لہریں اُٹھتی ہیں، جو بیچ سمندر سے کنارے کی طرف بڑھتی ہیں تو پہلی دفعہ سمندر دیکھنے والے خوف زدہ ہو جاتے ہیں۔ یہ لہریں اتنی بلند ہوتی ہیں کہ انھیں اپنی طرف بڑھتا ہوا دیکھ کر دل دہل جاتا ہے۔''

کراچی میں یوں تو اور بھی کئی دیکھنے کی جگہیں ہیں مثلاً: مزارِ قائد کی منفرد عمارت اور اُس کے گرد باغات کی خوب صورتی دل کو بھاتی ہے لیکن سمندری مناظر کو دیکھنے میں بڑا لطف آتا ہے، مثلاً منوڑہ تک موٹر بوٹ کا سفر دل میں جوش پیدا کر دیتا ہے۔ سمندر میں کشتی کے سفر کا تجربہ بڑا عجیب ہوتا ہے۔ چاروں طرف بے حد گہرا پانی، اس میں اٹھتی ہوئی لہریں، کشتی کا ہچکولے کھانا، یہ سب مناظر لطف تو دیتے ہیں لیکن ایسا لطف! جس میں خوف کی آمیزش ہوتی ہے کہ کہیں کشتی اُلٹ گئی تو کیا ہوگا؟

ماجدہ بڑے جوش وخروش سے مناظرِ پاکستان بیان کر رہی تھی کہ اردو کی استانی صاحبہ نے اسے شاباش دی اور ثنا کی طرف اشارہ کیا جو حال ہی میں اپنے چچا جان کے ہاں کوئٹہ میں چھٹیاں گزار کر واپس آئی تھی۔ وہاں اس نے بلوچستان کے مشہور مقامات کی خوب سیر کی تھی۔ چنانچہ استانی صاحبہ نے اسے کہا کہ وہ بلوچستان کے بارے میں اپنے تاثرات بیان کرے۔

ثنا کہنے لگی کہ ہمارے ملک کے سب سے بڑے صوبے بلوچستان میں بڑے شان دار قدرتی مناظر ہیں۔ ہمارے تہذیبی ورثے کی عکاسی کرنے والی عمارتیں اور تفریحی مقامات ہیں۔ گوادر اور پسنی وغیرہ کی بندرگاہیں ہیں۔ بڑے بڑے وسیع میدانی علاقے اور پہاڑ ہیں۔ زیارت جیسے سرسبز مقامات ہیں۔ بہت سے ایسے مناظر ہیں کہ دیکھنے والا دیکھتا رہ جائے۔

مشق

۱ سبق ''مناظرِ پاکستان'' کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) استانی صاحبہ نے لڑکیوں سے کس علاقے کے منظر بیان کرنے کو کہا؟

(ب) کراچی کے مشہور مقامات کے نام لکھیں۔

(ج) کس علاقے کی مسجد میں دہلی کی بادشاہی جامع مسجد کا پرتو نظر آتا ہے؟

(د) ہم بحیثیت قوم کس چیز کی حفاظت سے غافل ہیں؟

(ہ) بلوچستان کی بندرگاہوں کے نام لکھیں۔

۲ سبق ''مناظرِ پاکستان'' کے مطابق درست جواب کی نشان دہی (✓) سے کریں:

(الف) چولستان کا مشہور قلعہ ہے:

(i) موج گڑھ (ii) دیدار سنگھ

(iii) دراوڑ (iv) روہتاس

(ب) منظر کے معنی ہیں:

(i) ہنسنے کی چیز (ii) تجربے کی چیز

(iii) دیکھنے کی چیز (iv) سونگھنے کی چیز

(ج) سکردو صدر مقام ہے:

(i) گلگت کا (ii) کوہستان کا

(iii) خیبر پختون خوا کا (iv) بلتستان کا

(د) سعدیہ نے منظر کشی نہیں کی:

(i) مانسرور جھیل کی (ii) منچھر جھیل کی

(iii) سدپارہ جھیل کی (iv) سیف الملوک جھیل کی

(ہ) سکردو واقع ہے پاکستان کے:

(i) انتہائی مغرب میں (ii) انتہائی مشرق میں

(iii) انتہائی شمال میں (iv) انتہائی جنوب میں

۳ درج ذیل الفاظ و تراکیب کے معنی لکھیں:

کثرت، رنگ جمنا، دنگ رہ جانا، حیرت انگیز، جاذبیت

۴ درج ذیل الفاظ کی جمع لکھیں:

منظر، ملک، مشاہدہ، موقع، مسجد، صوبہ، صحرا، قدرت، سمندر

۵ درج ذیل الفاظ و تراکیب کو جملوں میں استعمال کریں:

آہستہ آہستہ، حفاظت، غافل، بلند و بالا، شان دار، مناظر

۶ درج ذیل الفاظ کے متضاد الفاظ لکھیں:

کم، آغاز، اتفاق، بنجر، چھاؤں

۷ سبق "مناظرِ پاکستان" کے مطابق مناسب لفظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں:

(الف) پاکستان میں بہت سی چیزیں قابلِ دید ہیں جن میں کچھ تاریخی عمارات اور بہت سے ...... ہیں۔

(ب) جب قلعے کے قریب پہنچتے ہیں تو اس کی اونچی .... نظر آنے لگتی ہے۔

(ج) سمندر میں کشتی کے سفر کا................بڑا عجیب ہوتا ہے۔

(د) ماجدہ بڑے جوش سے تجربات سنا رہی تھی کہ................نے یہ اعلان کیا۔

(ہ) قلعہ دراوڑ کی بلند و بالا اور شان دار................ابھی تک قائم ہیں۔

۸ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کی تذکیر و تانیث واضح ہو جائے:

مسجد، حفاظت، فصیلیں، دیوار، تجربہ، عظمت، وادی، دامن

۹ سبق "مناظرِ پاکستان" کے مطابق درست اور غلط کی نشان دہی (✓) سے کریں:

(الف) صحرائی مناظر بھی حسین ہوتے ہیں۔ درست/غلط

(ب) عظیم الشان مسجد نواب محمد بہاول خاں عباسی نے تعمیر کروائی تھی۔ درست/غلط

(ج) ہم پاکستانی بحیثیتِ قوم اپنے تہذیبی وَرثے کی حفاظت سے غافل نہیں ہیں۔ درست/غلط

(د) سمندر کے کنارے کھڑے ہوں تو ہمیں دور تک پانی نظر نہیں آتا۔ درست/غلط

(ہ) قلعہ دراوڑ کی بلند و بالا اور شان دار فصیلیں ابھی تک قائم ہیں۔ درست/غلط

سرگرمیاں

۱۔ اپنی کاپی پر مینارِ پاکستان اور مزارِ قائد کی تصویریں بنائیں اور اُن میں مناسب رنگ بھریں۔

۲۔ اپنے اُستاد سے پوچھ کر پاکستان کے کوئی سے پانچ مشہور اور قابلِ دید مقامات کے نام لکھیں۔

۳۔ آبادی کے اعتبار سے پاکستان کے نقشے پر پانچ بڑے شہروں کی نشان دہی کریں۔

۴۔ طلبہ میں سے اگر کسی نے کوئی ایسا سفر کیا ہو، جس میں متنوّع معلومات ہوں، تو وہ جماعت کے کمرے میں اُس سفر کی رُوداد لکھ کر سنائے۔

برائے اساتذہ

۱۔ طلبہ کو مختلف صوبوں کے رہن سہن، زبانوں اور وہاں کے مشہور مقامات سے آگاہ کریں۔

۲۔ اساتذہ کرام طلبہ کو صوبوں کے متعلق مزید معلومات دے کر بتائیں کہ ہر صوبہ پاکستان کا خوب صورت حصہ ہے۔ ہم چاہیے کہ جس صوبے میں بھی رہیں، دوسروں سے محبت کا رشتہ برقرار رہنا چاہیے۔

ریل کہانی

تدریسی مقاصد

اِس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اِس قابل ہو جائیں گے کہ:

۱۔ ریلوے کے حوالے سے پاکستان کے مواصلاتی نظام سے متعارف ہو سکیں۔
۲۔ ریلوے کی افادیت، ضرورت اور اہمیت سے روشناس ہو سکیں۔
۳۔ پاکستان کے مختلف علاقوں میں موجود ریلوے کے نظام سے آگاہی حاصل کر لیں۔
۴۔ پاکستان ریلوے کے عملی طریقہ کار سے متعلق معلومات فراہم کر سکیں۔

خاص الفاظ

پنشن — نقل و حمل — مال بردار — بتدریج
کوچ — اِستحکام — نیٹ ورک — مَعیشَت

بہت زیادہ عرصے پہلے کی بات نہیں، آج سے تقریباً پونے دو سو سال پہلے انسان خود ایک شہر سے دوسرے شہر اور ایک قصبے یا گاؤں سے دوسرے قصبے یا گاؤں تک جانے کے لیے پیدل سفر کیا کرتے تھے۔ گدھے، گھوڑے یا اونٹ استعمال کرتے تھے۔ گدھا یا گھوڑا گاڑی، بیل گاڑی یا اونٹ گاڑی تب استعمال ہوتی تھی جب سفر کرنے

والے کچھ زیادہ ہوتے تھے۔ یقیناً آپ سب نے اُردو کے بہت بڑے اور مشہور شاعر مرزا غالبؔ کا نام سُن رکھا ہوگا۔ مرزا غالب کو اپنی پنشن کے سلسلے میں کلکتہ جانا پڑا، اس لیے کہ اُن دنوں ہندوستان کا صدر مقام (Capital) یہی شہر تھا۔ مرزا غالبؔ دہلی میں رہتے تھے اور کلکتہ وہاں سے ہزار میل سے بھی زیادہ فاصلے پر ہے۔ مرزا غالب کو یہ طویل سفر طے کرنے کے لیے مہینوں لگ گئے، اِس لیے کہ انھیں منزل تک پہنچنے کے لیے بیل گاڑی سے جانا پڑا۔

گھوڑے پر زیادہ تیزی سے سفر کیا جا سکتا تھا لیکن ضُعفِ عمر کے باعث اتنا طویل سفر گھوڑے پر بیٹھ کر کرنے کی مرزا غالبؔ میں ہمّت نہیں تھی۔ غالب کے زمانے میں لوگ دریاؤں میں کشتی کے ذریعے بھی سفر کرتے تھے۔

آج سائنسی ایجادات کی وجہ سے ایک جگہ سے دوسری جگہ سامان پہنچانے یا خود جانے کے لیے موٹر کاریں، لاریاں، بسیں، ٹرک اور ریل گاڑیاں میسر ہیں۔ ذرائع مواصلات اور نقل وحمل اتنے تیز رفتار اور آرام دہ ہو گئے ہیں کہ پرانے زمانے کا انسان ان کا تصوّر بھی نہیں کر سکتا تھا۔

پاکستان میں اس وقت لوگوں کے خود ایک مقام سے دوسرے مقام تک جانے اور ان کا نجی یا تجارتی سامان پہنچانے کے لیے چار قسم کے ذرائع استعمال کیے جاتے ہیں: ہوائی جہاز، سڑکوں پر چلنے والی سواریاں، (کاریں، بسیں، ویگنیں یا بار برداری کی گاڑیاں مثلاً: چھوٹے بڑے ٹرک) بحری جہاز، ریل گاڑیاں۔

۱۹۴۷ء سے پہلے پاکستان، بھارت اور بنگلہ دیش کے علاقوں پر انگریزوں کی حکومت تھی۔ اس پورے علاقے کو جنوبی ایشیا بھی کہتے ہیں اور برِّصغیر پاک و ہند بھی۔ بہر حال اس علاقے میں مسافر لے جانے والی پہلی ریل گاڑی ۱۶۔ اپریل ۱۸۵۳ء کو بمبئی سے چلی تھی اور مقام تھانہ تک گئی تھی۔ اس کے تقریباً نو سال بعد بمبئی سے دہلی تک ریلوے لائن بچھا دی گئی اور دونوں شہروں کے درمیان ریل گاڑیاں چلنے لگیں۔

پاکستان میں کراچی سے لاہور اور لاہور سے پشاور تک ریل گاڑیاں چلتی ہیں۔ ان بڑے شہروں کے درمیان متعدد مقامات سے دائیں بائیں مشرق مغرب اور شمال جنوب کی طرف بھی ریلوے لائنیں نکلتی ہیں، ایسے مقامات کو ریلوے جنکشن کہتے ہیں مثلاً لاہور، خانیوال، ملتان، وزیر آباد، کوٹری اور روہڑی وغیرہ۔ انگریزوں نے اپنے زمانے میں افغانستان اور ایران کے سرحدی مقامات تک ریلوے لائن بچھا دی تھی اور اس پر گاڑیاں چلتی تھیں۔ مسافر آتے جاتے تھے اور مال بردار ریل گاڑیوں کے ذریعے ان ممالک کا سامانِ تجارت آتا تھا۔ غرض کہ پورے ملک میں ریلوے لائنوں کا ایک جال سا بچھا ہوا تھا۔ ہر اہم شہر تک بذریعہ ریل گاڑی آیا جایا جا سکتا تھا اور ہر قسم کا ہلکا یا بھاری سامان بھی پہنچایا جا سکتا تھا۔

ریلوے لائنوں پر مسافر گاڑیوں کے علاوہ مال بردار گاڑیاں بھی چلتی ہیں۔ یہ گاڑیاں بھاری اور نازُک سامان کو دور دراز مقامات تک حفاظت کے ساتھ پہنچانے کا بہترین ذریعہ ہیں۔ مال گاڑیوں کے ڈَبّے اتنے بڑے بڑے، کھلے اور مضبوط ہوتے ہیں کہ ہر قسم کا سامان ان میں محفوظ رہتا ہے اور انھیں دُور دراز کے مقامات تک آسانی سے پہنچایا جا سکتا ہے۔

پاکستان میں ریلوے کا نظام بتدریج خراب ہوتا جا رہا ہے جس کی وجہ سے بطورِ ذریعۂ نقل و حمل اس پر سے لوگوں کا اعتماد اٹھتا جا رہا ہے، جب کہ اس کے برعکس ترقی یافتہ ممالک میں ریل گاڑیوں کو مسافر اپنے سفر کے لیے سب سے زیادہ آرام دہ اور محفوظ سمجھتے ہیں۔ بھاری سامان کو ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہنچانے کے لیے بھی اسی کو دوسرے ذرائع نقل و حمل پر فوقیت دیتے ہیں۔

لمبے سفر کے لیے، خاص طور پر، ریل گاڑی کے سفر سے زیادہ آرام دہ اور محفوظ وسیلۂ سفر اور کوئی نہیں۔ یہ درست ہے کہ اب کراچی سے لاہور تک کے طویل سفر کے لیے بسیں بھی چلنا شروع ہوگئی ہیں۔ وہ خاصی آرام دہ بھی ہیں لیکن جیسا آرام ایک اچھی ریل گاڑی میں مسافر کو مل سکتا ہے وہ بس میں ممکن نہیں۔ ریل گاڑی کی مسافر بردار کوچ میں سفر کرتے ہوئے اپنی نشست پر بیٹھے بیٹھے اگر کوئی تھک جائے تو وہ بآسانی نشستوں کے درمیان کھڑا ہو سکتا ہے۔ اِدھر اُدھر پھر کر بیٹھے رہنے کے سبب اکڑ جانے والی ٹانگوں کو سکون پہنچا سکتا ہے اور ضرورت پڑنے پر کوچ کے واش روم میں بھی جا سکتا ہے۔ سفر کے دوران سہولت سے کھا پی سکتا ہے اور اگر اُس نے سلیپنگ برتھ محفوظ (Reserve) کروائی ہو، تو سو بھی سکتا ہے۔

سفر خواہ کتنا ہی آرام دہ ہو، اس میں گھر جیسے آرام کا تو سوچا بھی نہیں جا سکتا، لیکن ریل گاڑی کا سفر ایسا سفر ہے کہ اس میں گھر سے ملتا جلتا آرام سفر کے دوران بھی مل جاتا ہے۔ بچوں کے ساتھ اگر سفر کرنا ہو تو ریل گاڑی سے زیادہ بہتر ذریعۂ سفر کوئی نہیں۔ ریل کے ڈبے اتنے کشادہ ہوتے ہیں کہ نشستوں کے درمیان خالی جگہ بس کی نسبت زیادہ ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ نشستوں کے ساتھ ایک لمبی راہ داری ہوتی ہے جس میں بچے آسانی سے چل پھر سکتے ہیں۔

ریل کا سفر ہر اعتبار سے آرام دہ اور محفوظ ہے۔ کار یا بس کتنی بھی آرام دہ اور کشادہ ہو، ریل کی مسافر کوچ جیسی آرام دہ اور کشادہ نہیں ہو سکتی۔ سڑک پر سفر میں ہچکولے لگتے ہیں۔ سڑک کہیں خراب بھی ہو سکتی ہے اور ناہموار بھی، مگر ریل کا سفر ایسا ہموار کہ یوں لگتا ہے، سفر نہیں کر رہے، گھر میں بیٹھے ہیں۔

پاکستان میں ریل کا نظام انگریزوں کے زمانے میں قائم ہوا تھا۔ انگریز تو چلے گئے لیکن یہ نظام موجود ہے۔ ہم اس سے بے شمار فوائد حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کے ذریعے فوج اور فوجی ساز و سامان کو آسانی سے سرحد تک پہنچایا جا سکتا ہے۔ یوں ملک کے دفاع کو مضبوط بنانے میں ریلوے کی بڑی اہمیت ہے۔ تجارتی سامان کی تیزی اور حفاظت سے ایک مقام سے دوسرے مقام تک منتقلی میں جتنی سہولت ریل گاڑیوں سے مل سکتی ہے اور کسی ذریعے نہیں مل سکتی۔ اگر ہم اپنی ریلوے کو ترقی دیں تو ہماری معیشت میں اِنقلاب آ سکتا ہے۔ ہماری تجارت دن دوگنی رات چوگنی ترقی کر سکتی ہے۔

ریلوے ہماری معاشرت میں بھی انقلاب برپا کر سکتی ہے۔ اس کے ذریعے ایک علاقے کے لوگوں کو دوسرے علاقے تک جانے میں، ملنے ملانے میں جتنی سہولت ہے وہ اور کسی ذریعے ممکن نہیں۔ ملنے ملانے کے مواقع جب سہولت سے حاصل ہوں تو اس سے غلط فہمیاں دور ہوتی ہیں۔ محبت بڑھتی ہے۔ اِتحاد اور یگانگت کو فروغ ملتا ہے اور یہی وہ چیزیں ہیں جو کسی قوم یا ملک کے استحکام کی ضامن ہوتی ہیں۔ پاکستان میں ریلوے کا نظام ایک نعمت ہے۔ کاش! ہم اس نعمت کی قدر کریں اور اس سے فائدہ اُٹھائیں۔

مشق

۱ سبق ''ریل کہانی'' کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) غالبؔ کو کلکتہ تک سفر کرنے میں مہینوں کیوں لگ گئے تھے؟

(ب) بّرِصغیر میں پہلی ریل گاڑی کب اور کہاں سے کہاں تک چلی تھی؟

(ج) پاکستان میں کہاں سے کہاں تک ریل کے ذریعے سے پہنچنا ممکن ہے؟

(د) ریل گاڑی کے سفر اور گھر کے قیام میں کیا مماثلت ہے؟

(ہ) پاکستان میں ریلوے کے نظام کی بنیاد کس نے رکھی تھی؟

۲ سبق ''ریل کہانی'' کے مطابق درست جواب کی نشان دہی (✓) سے کریں:

(الف) سلیپنگ برتھ موجود ہوتی ہے:

(i) ہوائی جہاز میں (ii) ریل گاڑی میں

(iii) کار میں (iv) بس میں

(ب) بھاری سامان کو منتقل کرنے کا سب سے بہتر ذریعہ ہے:

(i) گدھا گاڑی (ii) ہوائی جہاز

(iii) بس (iv) ریل گاڑی

(ج) ممبئ سے دہلی تک ریلوے لائن بچھائی گئی:

(i) ۱۸۵۰ء میں (ii) ۱۸۵۳ء میں

(iii) ۱۸۶۲ء میں (iv) ۱۸۷۲ء میں

(د) بّرِصغیر پاک و ہند کو ایک دوسرے نام سے یاد کیا جاتا ہے:

(i) مغربی ایشیا (ii) شمالی ایشیا

(iii) مشرقی ایشیا (iv) جنوبی ایشیا

(ہ) غالب کو اپنی پنشن کے حصول کے سلسلے میں کون سے شہر جانا پڑا؟

(i) دہلی (ii) لکھنو

(iii) کلکتہ (iv) آگرہ

۳ درج ذیل الفاظ کے معنی لکھیں:

میسّر، مواصلات، باربرداری، اَندیشہ، فوقیت، کُشادہ

۴ درج ذیل الفاظ کی جمع لکھیں:

منزل، مقام، قوم، اِمکان، سہولت

۵ ریلوے ملکی دفاع میں کس طرح کردار ادا کرتی ہے، مختصراً تحریر کریں۔

٦ ایک جیسی آواز والے الفاظ کو ہم آواز الفاظ کہتے ہیں۔ درج ذیل ہم آواز الفاظ کو ایک دوسرے سے ملائیں:

کالم: الف	کالم: ب
آرام	امکان
زمانے	خواب
آسان	بات
سکون	زحمت
عذاب	پرانے
رات	ممنون
نعمت	کام

٨ سبق ''ریل کہانی'' کے مطابق مناسب لفظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں:

(الف) اُنھیں اپنی................کے سلسلے میں کلکتہ جانا پڑا۔

(ب) ۱۹۴۷ء سے پہلے ہندوستان پر................کی حکومت تھی۔

(ج) پاکستان میں ریلوے کا................بتدریج خراب ہوتا جا رہا ہے۔

(د) ریل کا سفر ہر لحاظ سے آرام دہ اور................ہے۔

(ہ) اگر ہم اپنی ریلوے کو ترقی دیں تو ہماری................میں انقلاب آ سکتا ہے۔

٩ سبق ''ریل کہانی'' کے مطابق درست اور غلط کی نشان دہی (✓) سے کریں:

(الف) ریلوے کے نظام کو قائم ہوئے پونے دو سو سال ہو گئے ہیں۔ درست/غلط

(ب) مرزا غالبؔ ریل گاڑی پر کلکتہ گئے تھے۔ درست/غلط

(ج) بّرِصغیر پاک و ہند کو جنوبی ایشیا بھی کہتے ہیں۔ درست/غلط

(د) ریلوے لائن پر صرف مسافر گاڑیاں چلتی ہیں۔ درست/غلط

(ہ) ریلوے کا سفر بہت تکلیف دِہ اور طویل ہوتا ہے۔ درست/غلط

۱۰ درج ذیل الفاظ کے متضاد الفاظ لکھیں:

پیدل، تصوُّر، نازُک، اندیشہ، نقل و حمل، فوائد، ترقی

۱۱ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کی تذکیر و تانیث واضح ہو جائے:

غلط فہمی، نعمت، موجود، ذرائع، حفاظت، اندیشہ، نشست، کُشادہ

۱۲ بعض الفاظ لکھنے اور پڑھنے میں ایک جیسے ہوتے ہیں، لیکن ایک سے زیادہ معنی رکھتے ہیں، مثلاً: بونا (''بیج بونا'' اور ''چھوٹے قد والا'')۔ آپ نیچے دیے گئے الفاظ کے دو دو معنی لکھیں اور انھیں جملوں میں استعمال کریں:

بال، پھل، بھاگ، وار

سرگرمیاں

۱۔ جن طلبہ نے ریل کا سفر کیا ہے تو وہ اُس کی رُوداد لکھ کر جماعت کے کمرے میں دیگر طلبہ کو سنائیں۔

۲۔ طلبہ اپنے والدین اور اساتذہ سے راہ نمائی میں پاکستان کے دس معروف ریلوے سٹیشنوں کے نام اپنی کاپی پر تحریر کریں۔

برائے اساتذہ

۱۔ اساتذہ کرام، طلبہ کو ریلوے کے نظام کی ابتدا اور اس کی اہمیت اور ضرورت کے بارے میں بتائیں۔

۲۔ اساتذہ کرام، طلبہ کو بتائیں کہ ترقی یافتہ ممالک میں عام ریلوے کے ساتھ ساتھ زیرِ زمین ریلوے کا نظام بھی موجود ہے اور اسے عوام میں بے حد مقبولیت حاصل ہے۔

۳۔ ریل کے سفر کے دوران جن احتیاطی تدابیر کی ضرورت ہوتی ہے، مختصراً ان کے متعلق طلبہ کو آگاہ کیا جائے۔

۴۔ اگر آپ کے علاقے کے قریب کوئی ریلوے سٹیشن ہے تو طلبہ کو اس کا مطالعاتی دورہ کرائیں اور انھیں ریلوے کے نظام کے متعلق معلومات فراہم کریں۔

آگہی

تدریسی مقاصد

اِس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اِس قابل ہو جائیں گے کہ:

۱۔ ملکی تعمیر و ترقی میں بطور شہری اپنے کردار سے آگاہی حاصل کر سکیں۔

۲۔ ملکی ترقی کے لیے مثبت سوچ اور عمل سے آگاہ ہو سکیں۔

۳۔ ٹیکس کی ادائیگی کا شعور پیدا ہو۔

۴۔ ملکی ترقی اور عوام کی فلاح و بہبود میں ٹیکس کا عمل دخل۔

خاص الفاظ

اسرار و رموز، وضع دار، نفاست، جانبر نہ ہونا، تفکر، بھانپ لینا، مستفیض، اشتراک

ملکی تعمیر و ترقی میں حصہ لینا ہر ذمہ دار شہری کا فرض ہے۔ اس فرض سے آگہی ضروری ہے۔ بعض اوقات ہمیں ایسے حالات و واقعات پیش آتے ہیں کہ جو ہمارے ضمیر اور احساسِ ذمہ داری میں انقلابی تبدیلیاں لانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ایسی ہی ایک کہانی چودھری قادر بخش کی ہے۔

چودھری صاحب نہایت دلچسپ شخصیت واقع ہوئے ہیں۔ شکوۂ حالات گویا ان کی شخصیت کا اہم جزو ہے۔ گو کہ وہ اپنے دیہات میں کونسلر بھی رہ چکے ہیں۔ یُوں تو چودھری صاحب کافی وضع دار آدمی ہیں اور یہ بھی دعویٰ کرتے ہیں کہ جدی پُشتی زراعت سے گہرا تعلق رہا ہے۔ بدلتے وقت کے ساتھ ساتھ انہوں نے بھی اچھی زندگی کی خاطر شہر کا رخ کیا اور اسی اثناء میں تمام زرعی اراضی بیچ کر شہر میں کاروبار شروع کر لیا۔

جناب ٹھہرے ایک دیہاتی اور سادہ سے انسان۔ لہٰذا اس مد میں کچھ قابلِ بھروسہ دوستوں کا اشتراک بھی حاصل کیا۔ موصوف شہر لاہور میں دو ریستوران اور ایک شادی ہال کے مالک ہیں۔

بات ہو رہی تھی حضرت کے ہمہ وقت شکوۂ حالات کی عادت کی، سو اِسی طرف آتے ہیں۔ آج بھی سویرے

سویرے ہمراہ ڈرائیور جب اپنی شاندار گاڑی میں گھر سے دفتر کے لیے نکلے تو سڑک پر گاڑی آتے ہی گڑھے میں لگنے سے، پہلے تو بڑی نفاست سے بنائی گئی مانگ سے ہاتھ دھو بیٹھے اور پھر انہی دُھلے ہاتھوں سے حکومتِ وقت کو کوسنا شروع کر دیا۔

'بھئی اس ملک کا خدا ہی حافظ ہے' ایک ہاتھ سے اپنے بالوں کو سنوارتے ہوئے چودھری صاحب اپنے ڈرائیور سے مخاطب ہوئے۔"قریب ستر سال ہونے کو ہیں اور ایک سڑک ٹھیک سے بنا نہیں پائے یہ لوگ۔ بات کرتے ہیں ملک سنوارنے کی۔"

بخشو ڈرائیور نے محض 'جی' کہنے پہ ہی اکتفا کیا۔

دفتر پہنچ کر ابھی کرسی پر براجمان ہوئے ہی تھے کہ کلرک نے فائلوں کا پلندہ اُٹھا کے ان کے سامنے موجود میز پر دھر دیا۔

'صبح صبح کیا اُٹھا لائے ہو میاں؟ انہوں نے بھنویں اُچکاتے ہوئے سوال کیا۔

'سر یہ اس سال کی ہمارے ذمہ واجب الادا ٹیکس کی فائلز ہیں' کلرک نے موٴدبانہ انداز میں جواب دیا ناگواری کا احساس چودھری صاحب کے چہرے پہ نمایاں ہو گیا۔'ایک تو یہ سمجھ نہیں آ پائی اب تک کہ ہم اپنی حلال کی کمائی میں سے حکومت کو بھتہ کیوں دیں۔ ویسے بھی لوٹ کا بازار گرم کر رکھا ہے انہوں نے' بیزاری سے فائلز کو دھکیلتے ہوئے بولے' بھئی اختر، ایک طرف رکھ دو یہ اُٹھا کے۔ جب وقت آئے گا تو دیکھا جائے گا۔ یہاں کون پوچھنے والا ہے کسی کو۔'

'وہ بات تو ٹھیک ہے سر لیکن......' اس سے پہلے کہ کلرک اپنی بات مکمل کر پاتا' چودھری صاحب نے اسے جھاڑ پلا دی۔'جتنا بتایا جائے، اتنا ہی کرو۔ زیادہ ہوشیار مت بنا کرو'۔

جی بہتر کہتا ہوا کلرک کمرے سے باہر چلا گیا۔ اتنے میں چودھری صاحب کی میز پر رکھے فون کی گھنٹی بجی۔

'ہیلو' فون اُٹھا کر وہ اپنے مخصوص انداز میں گویا ہوئے۔ دوسری طرف آنسوؤں میں ڈُوبی آواز نے ان کے چہرے کے تاثرات کو یکسر بدل دیا۔ اب وہ قدرے پریشان نظر آ رہے تھے۔'تم فوراً 1122 پر فون کرو، وہ فہد کو جلد از جلد ہسپتال پہنچا دیں گے۔ میں سیدھا ہسپتال آ رہا ہوں، یہ کہتے ہوئے انہوں نے فون نیچے پٹخا اور باہر کھڑی گاڑی کی جانب لپکے۔

'ڈرائیور......ارے ڈرائیور کہاں ہے......؟' تقریباً چلاتے ہوئے انہوں نے آواز دی۔ باہر کھڑے گارڈ

نے بتایا کہ ڈرائیور گاڑی لے کر ورکشاپ تک گیا ہے، شاید کوئی خرابی ہوگئی تھی۔'انتہائی نامعقول آدمی ہے، خبر تو کر جاتا' وہ جھنجلائے انداز میں بولے 'اچھا، کوئی رکشا روکو یا ٹیکسی جنرل ہسپتال کے لیے'۔ وہ گارڈ سے بولے۔

جی سر کہتا ہوا وہ سڑک کی جانب دوڑا اور کچھ ہی لمحوں میں ایک ٹیکسی لیے واپس آ گیا۔ چودھری صاحب جلدی سے اس میں بیٹھے اور اسے ہسپتال کا پتہ سمجھایا۔ جیب سے موبائل نکال کر کوئی نمبر ملایا مگر شاید وہ مصروف تھا۔ وہ بے حد فکر مند نظر آ رہے تھے اور اسی جلد بازی میں موبائل ان کے ہاتھ سے نکل کر نیچے گر گیا۔ انہوں نے موبائل اٹھا کر دوبارہ نمبر ڈائل کیا۔'ہاں بھئی ہیلو...... کدھر پہنچے ہو تم لوگ؟ میں ہسپتال کے قریب ہوں، اور دوسری طرف سے آنے والی آواز سننے لگے۔'ارے ہاں زیادہ سے زیادہ دس منٹ لگیں گے۔ ادھر کوئی پھاٹک بند ہے، ادھر پھنسا ہوں'۔ یہ کہہ کر انہوں نے فون جیب میں ڈال لیا۔ ٹیکسی کے پیچھے آتی ایک ایمبولینس راستہ مانگنے کی خاطر مسلسل ہارن دے رہی تھی مگر راستہ دینا اس لیے بھی ناممکن تھا کہ آگے پھاٹک بند تھا۔ ایک لمحے کے لیے اپنی پریشانی کی وجہ سے ان کے ذہن میں خیال آیا کہ اگر پھاٹک کھلنے میں دیر لگنے کی وجہ سے ایمبولینس میں موجود مریض جانبر نہ ہو سکا...... کاش کہ یہاں کوئی متبادل راستہ ہوتا یا پھر کوئی پُل...... تاکہ وقت اور جان کی بچت ہو پاتی۔ ابھی وہ یہ سوچ ہی رہے تھے کہ پیچھے سے رونے دھونے کی آوازیں آنے لگیں۔ شاید ان کا وسوسہ تلخ حقیقت بن چکا تھا۔ ایمبولینس میں موجود مریض دم توڑ چکا تھا۔ انہوں نے بمشکل ایک گہری سانس لی۔ گاڑی آگے روانہ ہوئی۔ ہسپتال کی ایمرجنسی میں نہایت رش تھا۔ ان کی نظر ایک بورڈ پہ ٹکی جو کہ ایمرجنسی سے متصل تھا '**آپ کا دیا ہوا ٹیکس، لاکھوں مستحق مریضوں میں زندگی کی اُمید جگا سکتا ہے، ہسپتالوں کی حالتِ زار بہتر بنانے میں حکومت کا ساتھ دیجیے۔ ٹیکس ادا کیجیے۔**' وہ ایک لمحے کو رُکے اور پھر آگے بڑھ گئے۔

ان کے بیٹے کا موٹر سائیکل سے ایکسیڈنٹ ہوا تھا اور اُسے ایمبولینس کے ذریعے ایمرجنسی لایا گیا تھا۔ اس وقت وہ ڈاکٹروں کی زیرنگرانی آپریشن تھیٹر میں تھا جبکہ ان کی بیوی باہر کھڑی دوپٹے سے آنکھوں کے کونے صاف کر رہی تھی۔ وہ چودھری صاحب کو آتا دیکھ کر ان کی جانب لپکی اور بولی "ڈاکٹر صاحب نے بتایا ہے کہ اگر ہم فہد کو بروقت یہاں نہ پہنچا پاتے تو خون زیادہ بہہ جانے سے شاید مشکل ہو جاتی"۔

'مجھے بھی یہی فکر تھی کہ ٹریفک میں کہیں دیر نہ لگ جائے' ان کی آواز میں تفکر نمایاں تھا۔ ان کی بیگم پھر سے گویا ہوئیں 'خدا کا شکر ہے کہ ہم بروقت پہنچ گئے۔ آج اُنھیں بے وقعت نظر آتے پلوں اور انڈر پاسز کی اہمیت کا احساس ہوا

ہے، چودھری صاحب کسی گہری سوچ میں گم ہو گئے۔

تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر صاحب باہر تشریف لائے اور ان سے مخاطب ہوئے"پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے، ہم نے کچھ انجیکشن اور دوائیاں مریض کو دی ہیں۔ جیسے ہی وہ ہوش میں آئے، آپ اسے لے جا سکتے ہیں۔" 'شکریہ ڈاکٹر صاحب، فیس باہر جمع کروا دوں؟' انہوں نے ڈاکٹر سے پوچھا۔

'جناب' آپ بس داخلہ پرچی بنوا لیجیے، سرکاری ہسپتال میں اکثر ادویات عوام کے دیے گئے ٹیکس کے پیسوں سے مریضوں تک پہنچائی جاتی ہیں۔ آپ نے شاید باہر اس سے متعلق بورڈ بھی دیکھا ہو' ڈاکٹر نے ان کو بتایا۔ وہ نہایت مشکور نظر آئے اور اندر ہی اندر ایک انجانے احساسِ گناہ نے بھی انہیں گھیر لیا۔

بیوی بچوں کو ہسپتال کی گاڑی پر گھر کے لیے رخصت کر کے وہ ادھر سے ہی دفتر کے لیے نکلے۔ باہر نکل کے پتہ چلا کہ کوئی سواری دستیاب نہیں۔ قریب سو میٹر کے فاصلے پر لاہور میٹرو بس کا اسٹیشن تھا۔ وہ اس جانب چلے۔ آج انہیں یہ احساس بھی ہوا کہ سفری سہولت کی جدید سکیم کس قدر کارآمد ہے۔ اس وقت کہ جب ٹرانسپورٹر حضرات اچانک سے ہڑتال پہ چلے گئے، میٹرو کی بدولت وہ اپنی منزل تک پہنچ سکتے تھے۔

میٹرو کے سٹاپ کے باہر لگے ایک سائن بورڈ پر ان کی نظر ٹھہر گئی۔ **'عوام کا دیا گیا ٹیکس، عوام کی سہولت کے لیے'**۔ احساسِ جرم کہہ لیجیے یا احساسِ گناہ جو بڑھتا جا رہا تھا۔ میٹرو میں بیٹھے ہوئے انھیں وہ دن یاد آ گئے کہ جب اپنے گاؤں سے شہر آتے اِنہیں کئی گھنٹے لگ جایا کرتے تھے مگر ''موٹروے'' بن جانے پر وقت کی کتنی بچت ہوئی۔ یقیناً بہت سے مریضوں کو اسی بدولت بروقت طبی سہولت میسر آئی ہو گی اور بہت سے لوگ اپنے پیاروں سے جلد ملاقات کر پائے ہوں گے۔

دفتر پہنچے تو گیٹ پر کھڑے وردی میں ملبوس دو اہلکار جیسے انہی کے منتظر تھے۔ 'السلام علیکم جناب، آج ادھر کیسے؟' چودھری صاحب نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔ 'والسلام، آپ ہی کے ایک کام کے سلسلے میں حاضر ہوئے ہیں' ایس ایچ او نے جواب دیا۔

'یعنی کہ آج آپ ہمیں شکریہ کا موقع عنایت کر رہے ہیں' چودھری صاحب نے استفسار کیا۔

ایس ایچ او نے نہایت خندہ پیشانی سے جواب دیا 'کیسی باتیں کر رہے ہیں جناب' ہم تو عوام کے خدمت گار ہیں۔ عوام کے دیے ٹیکس سے تنخواہ لیتے ہیں تو عوام کی پریشانیاں دور کرنا تو ہمارا فرض ہے۔

'تو پھر کیا اس فراڈ کمپنی کے خلاف کوئی کارروائی کی آپ نے؟'

ایس ایچ او نے ساتھ کھڑے ماتحت کو ہاتھ میں پکڑی فائل چودھری صاحب کی طرف بڑھانے کا اشارہ کیا اور پر جوش انداز میں گویا ہوا 'اس فائل میں آپ کی بازیاب کرائی گئی رقم ایک بینک چیک کی صورت میں موجود ہے۔ آپ ادھر فائل پہ دستخط کر کے اسے وصول کر لیجیے۔' چودھری صاحب کے چہرے پر حیرت و خوشی کے تاثرات تھے اور عجیب بے یقینی سی بھی جسے شاید ایس ایچ او نے بھانپ لیا اور بولا 'جناب پولیس کا مقصد آپ کی بروقت مدد کرنا ہے اور ہمیں خوشی ہے کہ ہم آپ جیسے ذمہ دار شہری کے کام آئے۔ ہم جلد ہی مالی بے ضابطگیاں کرنے والی ایسی تمام کمپنیوں کے خلاف سخت کارروائی کریں گے۔ صرف قانونی اور ٹیکس ادا کرنے والی کمپنیاں ہی عزت اور کاروبار کرنے کی حقدار ہیں۔'

چودھری صاحب نے فائل پر مطلوبہ جگہ دستخط کیے اور چیک وصول کر کے شکریہ ادا کرتے ہوئے دفتر کے اندر داخل ہو گئے۔

چودھری صاحب کے چہرے پر تفکر، شرمندگی اور احساسِ جرم نمایاں تھا۔ بہت سی باتیں ان کے ذہن میں گھوم رہی تھیں۔ سڑک پہ اس ایمبولینس میں دم توڑتے ہوئے مریض کا احساس انہیں جھنجھوڑ رہا تھا کہ شاید کہیں نہ کہیں وہ بھی اس کی موت کے ذمہ دار ہیں۔ پھر وہ تمام سہولیات جن سے وہ مستفیض ہوئے تھے اور وہ بہت سے اچھے شہریوں کے ٹیکس دینے کی بدولت ہی ممکن ہو پایا۔ شہر میں پھیلا سڑکوں، پلوں اور انڈر پاسز کا جال انھیں اچانک بہت فائدہ مند نظر آنے لگا تھا۔ ایک فون کال پہ آنے والی جدید ایمبولینس، ہڑتال کے باوجود انہیں دفتر بروقت پہنچانے والی میٹرو بس، تعاون کرنے والی پولیس اور ان سے بھی بڑھ کے آج تک ان کا اپنے گاؤں سے تعلق جوڑے رکھنے والی موٹر وے نے انہیں بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر دیا۔

انہوں نے میز پر رکھی گھنٹی بجائی۔ کلرک اندر داخل ہوا۔

نہایت دھیمی آواز میں وہ گویا ہوئے 'اختر، مجھے واجب الادا ٹیکس کی فائل لا کر دو۔'

کلرک نے فائل ان کے سامنے رکھی۔ انہوں نے اس کا بغور جائزہ لیا اور کچھ صفحات پر دستخط کر کے فائل کلرک کی جانب بڑھا دی۔ 'بھئی اختر، بطور ذمہ دار شہری ہمارا فرض بنتا ہے کہ اپنے ذمہ واجب الادا ٹیکس فوری ادا کریں تا کہ وہ پیسہ ہم سب کی فلاح پہ خرچ کیا جا سکے۔'

کلرک سوچ رہا تھا کہ چودھری صاحب کچھ دیر باہر سے ہو کے آئے اور ان کا ذہن بدل گیا۔ وہ اس بات

سے بے خبر تھا کہ چودھری صاحب آ گہی کا طویل سفر طے کر کے دفتر پہنچے ہیں۔ چودھری صاحب نے سامنے دیوار پر لگی بانیِ پاکستان محمد علی جناحؒ صاحب کی تصویر کی جانب دیکھا اور ایک اطمینان بھری مسکراہٹ ان کے ہونٹوں پر کھیل گئی۔ شاید بانیِ پاکستان جناح صاحب بھی چودھری صاحب کے اس مثبت رویے پر فخر سے مسکرائے ہوں۔

مشق

۱ سبق ''آ گہی'' کے مطابق درج ذیل سوالوں کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) چودھری صاحب کے آباؤ اجداد کس پیشے سے منسلک تھے؟

(ب) چودھری صاحب نے اپنے واجب الادا ٹیکس کی فائل دیکھنے پر بیزاری کا اظہار کیوں کیا؟

(ج) فون پر چودھری صاحب کو کیا خبر دی گئی؟

(د) کس چیز نے چودھری صاحب کے ضمیر کو جھنجھوڑا کہ وہ ٹیکس چوری کے جرم میں ملوث رہے ہیں؟

(ہ) اس 'آ گہی' کی کہانی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

۲ سبق 'آ گہی' کے مطابق درست جواب کی نشاندہی (✓) سے کریں۔

(الف) چودھری صاحب لاہور آنے سے پہلے کس پیشے سے تعلق رکھتے تھے؟

(i) تجارت (ii) صنعت

(iii) زراعت (iv) سرکاری ملازمت

(ب) لاہور میں چودھری صاحب نے کاروبار شروع کیا:

(i) جائیداد کی خرید و فروخت کا (ii) شادی گھر اور ہوٹل کا

(iii) جنرل اسٹور کا (iv) سبزیاں اور پھل بیچنے کا

(ج) چودھری صاحب اپنے ذمہ واجب الادا ٹیکس:

(i) باقاعدگی سے دیتے تھے (ii) کبھی کبھی دیتے تھے

(iii) ہرگز نہیں دیتے تھے (iv) ادا کرنے سے گریز کرتے تھے

(د) اپنے بیٹے کے زخمی ہونے اور سرکاری ہسپتال میں مفت علاج سے چودھری صاحب کا:

(i) ضمیر جاگ اٹھا (ii) رویہ بالکل نہ بدلا

(iii) احساس ذمہ داری نہ بدلا (iv) کاروبار ختم ہو گیا

(ہ) یہ کہانی ہمیں آگہی دیتی ہے کہ ہم ملکی ترقی میں:

(i) حصہ نہیں لیتے (ii) اپنا کردار ادا کریں

(iii) حائل ہوں (iv) لاتعلق رہیں

۳ سبق 'آگہی' کے مطابق درست جوابات کی نشاندہی (✓) سے کریں۔

	درست	غلط
(الف) چودھری صاحب گاؤں سے شہر میں آئے تھے۔		
(ب) چودھری صاحب اپنے ذمہ واجب الادا ٹیکس شوق سے دیتے تھے۔		
(ج) فلاح و بہبود کے کام ہمارے ٹیکسوں سے ممکن ہیں۔		
(د) اپنے بیٹے کے حادثے پر مفت علاج نے چودھری صاحب کا رویہ بدل ڈالا۔		
(ہ) زخمی مریض کی موت کی ذمہ داری کسی نہ کسی طرح ٹیکس سے بچنے والوں پر بھی آتی ہے۔		

سرگرمیاں

ا۔ 'ہم ایک ذمہ دار شہری کیسے بن سکتے ہیں' کے موضوع پر دس جملے لکھ کر جماعت کے کمرے میں آویزاں کریں۔

۲۔ فلاحی کاموں کی فہرست تیار کر کے چارٹ کی صورت میں جماعت کے کمرے میں آویزاں کی جائے۔

برائے اساتذہ

ا۔ جماعت میں 'ذمہ دار شہری' کے موضوع پر مذاکرہ کرایا جائے جس میں اچھے شہری کے فرائض پر بحث کی جائے۔

۲۔ فلاح و بہبود کے کاموں میں حصہ لینے کے مختلف طریقوں سے طلبہ کو آگاہ کیا جائے۔

ننھّا مجاہد

اعتزاز حسن (شہید)

''تمغائے شجاعت''

تاریخ میں ایسے لوگوں کی ان گنت مثالیں موجود ہیں جنھوں نے دوسروں کی خاطر اپنی زندگیاں قربان کر کے موت کو گلے لگالیا۔ اُن کی یہ قربانیاں دوسروں کے لیے زندگی اور آزادی کا پیغام بن گئیں۔ ایسی ہی ایک مثال ہماری قوم کے ایک ننھے ہیرو کی ہے جس نے اپنی زندگی قربان کر کے اپنے سیکٹروں ساتھی طالبِ علموں کو ایک نئی زندگی بخش دی۔

آیئے آج ہم آپ کو اُس ننھے قومی ہیرو کے متعلق بتاتے ہیں جو میدانِ جنگ میں نہیں بلکہ سکول کے میدان میں شہید ہوا۔ جس کے بروقت فیصلے نے بے شمار ساتھی طالبِ علموں کی زندگیوں کو بچالیا۔ جنگ کے میدانوں میں ہماری بہادر فوج کے جوانوں نے جرأت اور بہادری کی بہترین مثالیں قائم کی ہیں مگر اس چھوٹے سے طالبِ علم نے اپنی جان دوسروں پر قربان کر کے ایثار اور قربانی کی ایک ایسی عظیم مثال قائم کی ہے کہ بے اختیار ہر کوئی اس کو سلام پیش کر رہا ہے۔

جی ہاں! یہ ہنگو کے علاقے ابراہیم زئی گاؤں کے سکول میں شہید ہونے والا نویں جماعت کا طالبِ علم اعتزاز حسن ہے۔

ہر والدین کی طرح اعتزاز کے والدین کی بھی یہ خواہش تھی کہ ان کا بیٹا بڑا ہو کر خوب علم حاصل کرے، اسے اچھا روزگار ملے

اور وہ ان کے بڑھاپے کا سہارا بنے۔ یہی خواب لیے اعتزاز کے والدین اسے روزانہ سکول بھیجتے۔
انھوں نے تو کبھی یہ سوچا ہی نہ تھا کہ ان کا بیٹا اتنی چھوٹی عمر میں اتنا بڑا کام کر جائے گا کہ ان کا سر فخر سے بلند ہو جائے گا اور ملکی تاریخ میں ان کا ننھا سا بیٹا شجاعت کی ایسی داستان چھوڑ جائے گا جو تمام بچوں کے لیے ہمت اور بہادری کا نشان ہو گی۔
اعتزاز حسن کی شہادت کا واقعہ کچھ یوں ہے کہ:

6 جنوری 2014ء کو اعتزاز کے والدین نے اپنے بچے کو معمول کے مطابق سکول بھیجا۔ وہ اپنے دوستوں کے ساتھ سکول جا رہا تھا کہ سکول کی وردی پہنے ہوئے ایک مشکوک لڑکے نے اس سے سکول کا پتا پوچھا، وہ بھی ٹھیک سکول کے سامنے، تو اعتزاز کو شک ہوا کہ یہ لڑکا سکول پڑھنے نہیں بلکہ کسی اور ہی ارادے سے آیا ہے۔ اعتزاز نے اس مشکوک لڑکے کا پیچھا کیا اور اُسے للکار کر رُک جانے کو کہا۔ اس مشکوک لڑکے نے رکنے کی بجائے سکول میں گھسنے کی کوشش کی تو اعتزاز نے قریب پڑا پتھر اس کو دے مارا اور جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے پکڑ لیا۔ اس سے مشکوک لڑکا گھبرا گیا اور اُس نے اپنے آپ کو دھماکے سے اڑا لیا۔ اس دھماکے سے وہ خودکش حملہ آور موقع پر ہی ہلاک ہو گیا اور اس کو پکڑنے والا ننھا طالبِ علم اعتزاز حسن بھی شہید ہو گیا۔ اعتزاز کی بہادری کی وجہ سے خودکش حملہ آور کو مجبوراً سکول کے گیٹ پر ہی دھماکا کرنا پڑا، اگر وہ سکول کے اندر ایسا کرتا تو بہت سے دیگر معصوم بچے اور اساتذہ بھی شہید ہو جاتے کیونکہ اس وقت سکول میں اسمبلی ہو رہی تھی اور سارا سکول اسمبلی گراؤنڈ میں جمع تھا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ اس وقت اسمبلی میں تقریباً دو ہزار کے لگ بھگ اساتذہ اور طلبہ موجود تھے۔

اعتزاز نے اپنی جان دے کر اپنے دو ہزار ساتھی طالبِ علموں اور اساتذہ کو زندگی کا تحفہ دیا ہے اور ایک ایسی مثال قائم کی ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اس بہادری کی وجہ سے اسے ہنگو اور پاکستان میں ہی نہیں بلکہ دنیا بھر میں ہیرو کہا جا رہا ہے۔

پاک فوج کے سپہ سالار جنرل راحیل شریف نے اعتزاز کی بہادری کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا:

"اعتزاز حسن ایک قومی ہیرو ہے جس نے اپنا آج قوم کے کل کے لیے قربان کر دیا ہے"۔

خودکش حملہ آور کے سامنے دیوار بننے والے قوم کے اس بہادر بیٹے اعتزاز حسن کو اُس کی بے مثال جرأت، بہادری اور قربانی کے اعتراف کے طور پر حکومتِ پاکستان نے ملک کے سب سے بڑے سول اعزاز "تمغائے شجاعت" سے نوازا۔

اعتزاز حسن-------------- انسانیت کی پہچان-------------- تجھے قوم کا سلام

شہید اعتزاز حسن کو پاک فوج کی جانب سے سلامی دی جا رہی ہے۔

مشق

1 ہر سوال کے چار جوابات دیے گئے ہیں، دُرست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں:

i- اعتزاز حسن کا تعلق ہنگو کے کس علاقے سے تھا؟

(ا) آدم زئی (ب) کگے زئی
(ج) یوسف زئی (د) ابراہیم زئی

ii- اعتزاز حسن کی شہادت کس تاریخ کو ہوئی؟

(ا) 6 جنوری 2014 (ب) 15 جنوری 2014
(ج) 16 جنوری 2014 (د) 17 جنوری 2014

iii- دہشت گردوں کی آمد پر اسمبلی میں کتنے اساتذہ اور طلبہ موجود تھے؟

(ا) ایک ہزار (ب) دو ہزار
(ج) تین ہزار (د) چار ہزار

iv- پاک فوج کے کس سپہ سالار نے کہا کہ اعتزاز حسن ایک قومی ہیرو ہے جس نے اپنا آج قوم کے کل کے لیے قربان کر دیا۔

(ا) جنرل کیانی (ب) جنرل عارف
(ج) جنرل حمید گل (د) جنرل راحیل شریف

۷- حکومتِ پاکستان نے اعتزاز حسن کو بہادری کے اعتراف پر کس بڑے سول ایوارڈ سے نوازا؟

(الف) تمغائے بسالت (ب) ستارۂ جرأت

(ج) تمغائے شجاعت (د) نشانِ حیدر

۲ درست جملے کے سامنے (✓) اور غلط جملے کے سامنے (×) کا نشان لگائیں:

i- اعتزاز حسن کی شہادت سکول اسمبلی میں ہوئی۔

ii- اعتزاز حسن نویں جماعت کا طالبِ علم تھا۔

iii- اعتزاز حسن نے مشکوک لڑکے کو پتھر مارا۔

iv- اعتزاز حسن کی بہادری کی وجہ سے سکول تباہی سے بچ گیا۔

v- دھماکے کے وقت سکول کے تمام بچے اپنے کمرۂ جماعت میں تھے۔

۳ مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں:

کل
بہادری
شہید
روزانہ
ہیرو

i- اعتزاز حسن سکول کے میدان میں ________ ہوا۔

ii- اعتزاز حسن کو ہر کوئی ________ کے طور پر پیش کر رہا ہے۔

iii- اعتزاز حسن کے والدین اُسے ________ سکول بھیجتے تھے۔

iv- اعتزاز حسن نے اپنی جان دوسروں پر قربان کر کے ________ کی عظیم مثال قائم کی۔

v- اعتزاز حسن نے اپنا آج قوم کے ________ کے لیے قربان کر دیا۔

۴ نیچے دیے گئے کالم (ا) کو کالم (ب) سے ملائیں کہ اُن کا مفہوم واضح ہو جائے:

پاکستان میں بہادری کا سب سے بڑا سول اعزاز	ہنگو میں واقع ہے۔
ابراہیم زئی گاؤں	کو شہید ہوا۔
اعتزاز حسن 6 جنوری 2014ء	قوم کے کل کے لیے قربان کر دیا۔
اعتزاز حسن نے اپنا آج	تمغائے شجاعت ہے۔

۵ درج ذیل الفاظ کی مدد سے ایسے جملے بنائیں جو اُن کا مفہوم واضح کر دیں:

i- جرأت : ....

ii- مشکوک : ....

iii- انسانیت : ....

iv- اعتراف : ....

۶ سبق کے متن کو سامنے رکھ کر درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں:

i- اعتزاز حسن کا تعلق کس گاؤں سے تھا؟

ii- اعتزاز حسن کی تاریخِ شہادت کیا ہے؟

iii- اعتزاز حسن نے خود کش حملہ آور کو کہاں روکا؟

iv- اعتزاز حسن کو کون سے سول اعزاز سے نوازا گیا؟

v- اعتزاز حسن کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے جنرل راحیل شریف نے کیا فرمایا؟

فرہنگ

۱۔ حمد

اُجالا : روشنی

اصلا : ہرگز، کسی طرح

اندھیاؤ : اندھیرا، تاریکی

اوساں/اوسان : ہوش وحواس

بیاباں : جنگل، ریگستان، ویرانہ

پیڑ : درخت، شجر

پُرہَول : خوف ناک، ڈراوَنا

جھونکا : ہوا کا تھپیڑا

خطر : خطرہ

سحر : سویرا، صبح، تڑکا

سنّاٹا : مکمل خاموشی، ہُو کا عالم

شب : رات

گُھپ اندھیرا: بہت زیادہ اندھیرا، جس میں کچھ دکھائی نہ دے

لیک : لیکن

مَرگھٹ : جس جگہ ہندو اپنے مُردوں کو جلاتے ہیں۔

مِینْہ : بارش

۲۔ نعت

اَسرار : راز، بھید، سِر کی جمع

بزمِ کونین : دونوں جہانوں کی محفل

بھٹکے ہوئے : راستہ بھولے ہوئے

توحید : خدا کو ایک ماننا، وحدانیت

چشمِ بیدار : جاگنے والی آنکھ

شمع : چراغ، موم بتی

مرکز : وسط، درمیان، قلب

ناخدا : ملاح، کشتی بان، کشتی کا مالک

۳۔ دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو

اپاہج : معذور، ایسا شخص جس کے جسم کے کسی حصے میں نقص ہو

اشرف المخلوقات: تمام مخلوقات سے اعلیٰ اور افضل، انسان

ایثار : دوسروں کے فائدے کے لیے قربانی دینا

اُخُوَّت : بھائی چارہ، بھائی بندی

اُنس : محبت، ہمدردی

آڑے وقت: مشکل وقت

بدرجۂ اتم : کامل ترین درجہ، بھرپور درجے تک، مکمل

بَنوں : بَن کی جمع، جنگل

بےمثل : جس کی کوئی مثال نہ ہو

ترجیح : فوقیت، فضیلت، برتری

تفریق : فرق

تمتما اٹھنا : چمک اٹھنا، روشن ہو جانا

حاجت : ضرورت، غرض

خاطر خواہ : قابلِ ذکر، اچھا خاصا، کافی

خلوصِ نیّت : نیک نیتی، خالص نیت

خوشنودی : رضا، ایسا عمل جس میں دوسرے کی خوشی ہو

خوشی کی لہر دوڑ نا : بہت زیادہ خوش ہونا

دارِفانی : فنا ہونے والی جگہ، دُنیا

دام : قیمت، مول

دستیاب : موجود، میّسر

ذوالنورین : حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب، دو نُوروں والا

رُوح پرواز کرنا : وفات پا جانا، مر جانا

سخاوت : فیّاضی، کھلے دل سے خیرات دینا

سلوک : برتاؤ، طرزِ عمل

شیرازہ : اکٹھ، اتحاد

صدیق : سچا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب

صِفت : خوبی

غنی : دولت مند، بے پروا، آسودہ

فاروق : حق و باطل میں فرق کرنے والا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب

فروغ : بڑھانا

فعل : عمل، کام

قحط : خشک سالی، کم یابی

قلب : دل

کارآمد : مفید، فائدہ مند، بے کار کا متضاد

کراہنا : درد سے ہائے ہائے کرنا

کرّوبیاں : فرشتے، کرّوبی کی جمع

گہوارہ : ہنڈولا، بچوں کے سُلانے کا جھولا

مانند : مشابہ، ہو بہو، مثل

مبتلا ہونا : پکڑا ہوا، گرفتار، مشغول، گھِرا ہوا

مخلوق : پیدا کیا گیا، پیدا کیا ہوا، خلقت

مداوا کرنا : علاج کرنا، تدبیر کرنا، چارہ کرنا

مربوط : ربط کیا گیا، وابستہ، بندھا ہوا

ممتاز : نمایاں، معزز، اعلیٰ، مشہور

مُنھ مانگے دام : حسبِ خواہش قیمت، جو قیمت مُنھ سے نکل جائے

ناتے : رشتے، تعلقات

نچھاور کرنا : نثار کرنا، بکھیرنا

نذرانہ : تحفہ، ہدیہ

نزع : جان کنی، دم ٹوٹنا، موت کا عالم

نظیر : مثال، نمونہ، تمثیل

۴۔ پاکستان کے چند اہم تہوار

آشنا : واقف، جاننے والا

اُخوّت : بھائی چارہ، دوستی، یگانگت

اِشتراک : شرکت، میل جول، ساجھا

اَطوار : طور کی جمع، طریقے

اکائی : واحد، ایک

باعث : وجہ، سبب، عِلّت

بالعموم : عام طور پر

پوشاک : لباس

تشکیل : شکل دینا

تہذیب : رہنے سہنے کے اصول اور رسم و رواج

تہوار : خوشی کا دن، سالانہ رسم کا دن جو برسوں سے چلا آ رہا ہو

ثقافت : طرزِ تمدّن، تہذیب

جمال : حُسن، جوبن، روپ، خوب صورتی

حریف : دشمن، مخالف، رقیب

دست کاری : کاری گری، ہنرمندی

دل رُبا : دل لُبھانے والا، معشوق

دہانہ : مُنھ، موری، دریا کے سمندر یا جھیل میں گِرنے کا مقام

رہن سہن : معاشرت، طرزِ زندگی

سنگم : جہاں دو دریا ملیں، دو آدمیوں کا میل

سیّاح : سیر کرنے والا، مسافر

فروغ : بڑھانا، ترقی، اضافہ

مسافت : سفر، فاصلہ

مویشی : چوپائے

میّسر : دستیاب، موجود

نفیس : عمدہ، اعلیٰ، قیمتی

نمائش : دکھاوا، نمود، پیش کش

۵۔ ہمارے وطن کا نشان

آب : پانی

ابد : ہمیشہ، مدام، روزِ قیامت

بخت : قسمت، نصیب، بھاگ

بیدار : جاگنا

ترساں : ڈرا ہوا، خوف زدہ

تھرّانا : ڈر سے کانپنا

تیغ : تلوار، شمشیر

جبین : پیشانی، ماتھا

خم دار : ٹیڑھا، ترچھا، مُڑا ہوا

دشت : جنگل، بیاباں، صحرا

رشک : کسی کے برابر ہونے کی خواہش

زرّیں : سنہرا، چمکتا ہوا، بیش قیمت، سونے کا بنا ہوا

سَرنگُوں : سر نیچے کیے ہوئے، جُھکا ہوا

سطوت : شان و شوکت، رعب، دبدبہ

ضو : روشنی، پرتو، چمک، نور

ضوفشاں : روشن، منور، روشنی دینے والا

غازی : میدانِ جنگ سے فاتح بن کر آنے والا، بہادر سپاہی

فروزاں : روشن

فلک : آسمان

قوی : طاقت ور، توانا، مضبوط، مستحکم

کرامت : نوازش، بزرگی، جو بات کسی نیک شخص سے خلافِ عادت ظاہر ہو

کوہ ودمن : پہاڑ اور دامن یا وادی

لرزاں : لرزنے والا، ڈرنے والا، کانپنے والا

مُنوَّر : روشن، چمکیلا، چمک دار، تاباں

ہیبت : دہشت، رعب، ڈر

۶۔ خون کا بدلہ

آرزو : تمنا، خواہش

انتقام : بدلہ، عوض، پاداش

بپھرا ہونا : سخت ناراض، سخت غصے میں، آگ بگولا

بدبخت : بدنصیب، بدقسمت، کم بخت

حُجرہ : کمرا، کوٹھڑی

حسرت : افسوس، تاسُّف، ایسی خواہش جو پوری نہ ہو

دستک : دروازہ کھٹکھٹانا، تالی

دستور : قاعدہ، بنیادی قانون، بنیادی اصول

دیوانہ وار : پاگلوں کی طرح، سودائی کی طرح

رفع کرنا : دور کرنا، مکمل کرنا، ختم کرنا، اُٹھانا

شدّت : سختی، تیزی، جوش، کثرت

ضبط : برداشت، تحمل

ضرب : چوٹ، صدمہ

غافل : بےفکر، بے پروا، بےخبر

کاری : مہلک، گہری

لَت پَت : آلودہ، خستہ حال، خراب حال

لحظہ بہ لحظہ : دَم بہ دَم، لمحہ بہ لمحہ

ملال : رنج، غم، تکلیف

مہلک : ہلاک کرنے والا، مارنے والا، ضرر رساں

ندامت : شرمندگی، پشیمانی، خجالت، افسوس

نڈھال : تھکا ماندہ، مضمحل، ناتواں

نقاہت : کمزوری، ناتوانی، ضعف، ناطاقتی

۷۔ شہری دفاع

آگاہ کرنا : واقف کرنا، خبردار کرنا

جمگھٹا : ہجوم، بھیڑ

حمائل : گلے میں ڈالنے یا پہلو میں لٹکانے کی چیز

دشواری : مشکل، دِقّت، سختی

رونما ہونا : ظاہر ہونا، سامنے آنا

سرجن : آپریشن کرنے والا ڈاکٹر، جراح

شعور : دانائی، عقل، سلیقہ، ہوش، پہچان

عوض : بدلہ، معاوضہ، بجائے

گامزن ہونا: چلنا، تیز رفتار سے چلنا

لپکنا : دوڑنا، تیزی سے جانا

لرزادینا : کپکپادینا، تھرّا دینا

۸۔ ریل کا سفر

آشنائی : دوستی، جان پہچان، واقفیت، شناسائی

باہم : ایک دوسرے کے ساتھ، آپس میں

جلوس نکلنا : لوگوں کا اکٹھے ہو کر نکلنا، بُرا حال ہونا

دسترخوان : رومال یا چادر جس پر کھانا چنتے ہیں۔

رضائی : روئی دار موٹا کپڑا جو سردیوں میں سوتے وقت اوڑھتے ہیں۔

صراحی : پانی وغیرہ رکھنے کی لمبی گردن والا برتن

صفائی ہونا : ختم ہونا، چُرا لینا

عَبَث : فضول، بے فائدہ، بے وجہ

گَھڑ : بڑی گٹھڑی

گُنجائش : جگہ، ٹھکانا، سمائی

لاؤلشکر : فوجی بھیڑ بھاڑ، ہجوم

للکارنا : نعرہ مارنا، دھمکانا، کڑک کر بولنا

مردُم شماری : آدمیوں کی گنتی

مقبول : مشہور، معروف، قبول کیا گیا

مورچہ : چھپ کر حملہ کرنے کی جگہ، وہ گڑھا جو قلعے کے چاروں طرف کھودتے ہیں، خندق، کھائی

نشتر : تیز دھار کا چاقو، سرجری کرنے والا ایک آلہ

نُفُوس : افراد، لوگ، نفس کی جمع

۹۔ لانس نائیک لال حسین شہید

آگاہ ہونا : خبردار ہونا، واقف ہونا

بوچھاڑ : بھرمار، کثرت، کسی چیز کا کثرت سے ہونا

پیش قدمی : آگے بڑھنا

تاک تاک کر: چن چن کر، نشانہ لگا کر

تدبیر : بندوبست، منصوبہ، حکمت

جرأت : دلیری، شجاعت، بہادری

جوان مردی: دلیری، شجاعت، عالی ہمتی

جیالے : بہادر، دلیر، جرات مند

خاک میں ملانا: ضائع کرنا، تلف کرنا، مٹانا

خندقی مورچا : قلعے کے اردگرد کھودی گئی مٹی کی کھائی

سنسناتی : خاموشی اور تیزی سے آتی

صفایا کرنا : ختم کرنا، مار دینا

فراموش کرنا: بھول جانا، خیال نہ رکھنا

قدم اکھڑنا : بھاگنا، فرار ہونا

کھلبلی مچنا : ہل چل مچنا، ہنگامہ ہونا

منڈلانا : چکر لگانا، اردگرد گھومنا

میلی آنکھ : بُری نظر

۱۰۔ ہاکی

توانا: طاقتور، تنومند، ہٹا کٹا

جہدِ مسلسل: مسلسل محنت کرنا، مُسلسل کوشش سے

تنبیہ: آگاہ کرنا، خبردار کرنا، واضح کرنا

سنگین: سخت، لغوی معنی پتھریلا، بڑا جُرم

نُقرئی: چاندی، چاندی کا تمغا

طلائی: سُنہری، سونے کا تمغا

طُرّۂ امتیاز: نمایاں ہونے کی وجہ، فائق ہونا

دورانیہ: وقت، کھیل کا کُل وقت

برق رفتاری: تیزی، چُستی، ہوشیاری

ہیلمٹ: لوہے/ فائبر کا خول جو سر کی حفاظت کے لیے پہنا جاتا ہے

۱۱۔ دریا کی کہانی

افسانہ : کہانی، فرضی کہانی

چاک کرنا : چیرنا، پھاڑنا، تراشنا

خاک : مٹی

خوش حالی : آسودگی، خوشی، خوش نصیبی، شادمانی

دھاک : شہرت، دھوم، رُعب، دبدبہ

دیوانہ : پاگل، سودائی، مجنوں، عاشق

راحت : آرام، سکھ، آسودگی، آسائش

روانی : تیزی، بہاؤ، صفائی

رہ گزر : راستہ، سڑک

زرخیز : سرسبز، شاداب

سستانا : آرام کرنا، تازہ دم ہونا

گھبرانا : پریشان ہونا، ڈر جانا، تلملانا، بے قرار ہونا

۱۲۔ پاکستان کے موسم

افادیت: فائدہ، نفع، بھلائی

افزائش: بڑھوتی، کسی چیز کا پھیلنا پھولنا

مُتنوّع: مختلف طرح کے، کئی قسم کے

انقطاع: کاٹنا، ختم کرنا، الگ ہو جانا

حِدّت: گرمی، سوزش

چولا: لباس، گھیردار کپڑا

تواضع: خاطر مدارت، آؤ بھگت

مُعتدل: اعتدال والا، درمیانہ، اوسط درجہ کا

سیاحت: سیر و تفریح، گھومنا پھرنا

اُودا: سیاہی مائل سُرخی، ایک طرح کا رنگ

۱۳۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ

عبرت: نصیحت، غفلت سے نکلنا، خوفِ خُدا کرنا

اعمالِ خیر: اچھّے عمل، نیک عمل، خُوبیاں

ہوس پرستی: لالچ، طمع، بُری عادتیں

نفاذ: لاگو کرنا، کسی چیز کو رواج دینا

مُتّقی: تقوے والا، نیک، پارسا، حق کی راہ پر چلنے والا

توسیع: وسعت دینا، پھیلانا، اضافہ کرنا

صیغۂ راز: راز میں رکھنا، کسی کو نہ بتانے والی بات

ملوکیت: بادشاہت
وصیت: مرنے سے پہلے کی جانے والی بات/نصیحت
رُسوائی : بے عزتی، بدنامی، ذلت، خواری
رنجش : رنج، آزردگی، اَن بَن، بگاڑ، ناراضی

باز پرس: پوچھ گچھ، سوال جواب کرنا
فلاح و بہبود: بھلائی، بہتری، لوگوں کے لیے آسانیاں پیدا کرنا

۱۴۔ ادب کی اہمیت

فیچر: ہلکا پھلکا مضمون، اخبار میں عام قاری کے لیے لکھا جانے والا مضمون
اسلوب: طریقہ، لکھنے کا ڈھنگ، زندگی کرنے کا طریقہ
روگردانی: مُنھ پھیرنا، انکار کرنا، پلٹنا
مُروّت: رواداری، بھلائی، نیکی، اچھائی
قطع تعلق: تعلق ختم کرنا، میل جول توڑنا
تقلید: پیچھے جانا، پیروی کرنا
منکشف: کُھلنا، واضح ہونا، پتا چلنا
مترادف: ہم ردیف، ہم معنی، ایک جیسا
موروثی: ورثے میں ملا ہوا۔ ماں باپ سے کسی شے کا مِلنا
تکریم: عزت، ادب کرنا، احترام کرنا
عبور: پاٹنا، طے کرنا، گزر جانا
اصناف: صنف کی جمع، اقسام، ایک ہی نسل کی چیزیں

۱۵۔ مِل کے رہو

آبا : باپ دادا، بزرگ، اب یعنی باپ کی جمع
برباد کرنا : تباہ کرنا، ضائع کرنا
چمن : باغ، سبزہ زار
فولاد : نہایت سخت لوہا، مضبوط
لُہو : خون
مِلّت : قوم، فرقہ، دین، مذہب
ناز : نخرہ، پیار، لاڈ، فخر

۱۶۔ ملّی وحدت

تشویش: پریشانی، فکر، اُلجھن
مخاطب: بات کرنا، گفتگو کرنا، مکالمہ کرنا
مُظاہرہ: ظاہر کرنا، احتجاج کرنا
نہتّے: خالی ہاتھ، ہتھیار کے بغیر
تفرقہ: فرقہ بندی کرنا، فرق ڈالنا، لوگوں کو لڑانا
پرستش: پُوجنا، عبادت کرنا، بہت عزّت دینا
اِنتشار: مُنتشر کرنا، الگ الگ کرنا، تفرقہ پیدا کرنا
وحدت: یکتائی، ایک ہونا، اکٹھا ہونا
مفادات : فائدے، بھلائی دینے والے کام
سینہ سپر: جنگ کرنا، مقابلہ کرنا، سامنے آنا
کوشاں: کوشش کرنا، کسی کام میں لگے رہنا

۱۷۔ مثالی طالب علم

ہمہ تن گوش: غور سے سُننا، پوری طرح مُتوجّہ ہونا
خوش اُسلوبی: اچھّی طرح سے، اچھے طریقے سے
خوش گفتار: اچھّی گفتگو کرنے والا، خوش کلام

اَسراف: فضول خرچی، بے وجہ دولت کا ضیاع کرنا

معاشی بوجھ: وہ ذمہ داری جس کا تعلق مال و دولت سے ہو

ایثار: قربانی، کسی کے لیے اپنی ضرورت کو ترک کرنا

ترجیح: اوّلیت دینا، فوقیت دینا

اوّلین: پہلا، سب سے آگے والا

توفیق: طاقت، اللہ کی طرف سے عطا کردہ صلاحیّت

۱۸۔ تفریح کی اہمیت

کُشادہ: کُھلا، پھیلا ہوا، چوڑا

فرحت: خوشی، شادمانی، لُطف

باربردار: بوجھ اٹھانے والا، وزن لے کر جانے والا

رفع: دور، بھاگ جانا، الگ ہونا

پژمُردہ: مرجھایا ہوا، نڈھال، دُکھی

گُریز: بچنا، پیچھے ہٹنا، دور رہنا

اعصاب: رگیں، عقل و دانش، قوتِ فیصلہ

راحت رساں: راحت دینے والا، فائدہ پہنچانے والا

مُضر: نقصان دہ، بُرا، ضرر رساں

بے زاری: تنگ ہونا، بُرا محسوس کرنا، بے سُود

نعمت: انعام، اللہ کی طرف سے عطا کردہ شے

میل ملاپ: مِلنا جلنا، بھائی چارہ

۱۹۔ اپنا پرچم ایک

آس : اُمید، خواہش

بھاگ بھرے: خوش نصیب

راس : آسمان کے بارہ برجوں میں سے ہر برج، بلندی، ستارہ

رچانا : مقرر کرنا، خوشی منانا، معطر کرنا

ساز : باجا، سامان، میل جول

سانجھی : دوست، مشترک، شریک

شبنم : رات کی نمی، اوس

کھلیان : وہ جگہ جہاں غلے کا ڈھیر لگاتے ہیں

مضراب : ستار بجانے کا چھلا، زخمہ

نگری : شہر، قصبہ

نوبت بجنا : شادیانہ بجنا، نقارہ بجنا، خوشی ہونا

۲۰۔ خدا اس وقت یہ چاہتا ہے کہ......

آدم زاد : آدمی، انسانوں کی نسل سے

انگشت : انگلی

اُمرا : امیر کی جمع، مال و دولت والا

بدستور : مسلسل، طریقے کے مطابق

بے تحاشا : مسلسل، بہت زیادہ

پروان : پرورش

پیادہ : پیدل چلنے والا

ترکش : جس میں تیر رکھے جاتے ہیں

تعاقب : پیچھا
تن تنہا : بالکل اکیلا
ٹھان لینا : نیّت کر لینا
جمِ غفیر : بہت بڑا ہجوم
چوب دار : لکڑی تھامے ہوئے، پہرے دار
چوکڑیاں بھرنا: تیز تیز بھاگنا، ہرنوں کے بھاگنے کا انداز
چُلّو : ایک مُٹھی کے برابر
داب : دبدبہ، رُعب، جلال
دارُالسلطنت: صدر مقام، Capital
دانش مند : عقل مند
دُھن : ضد، لگن، خواہش
ڈیل ڈول : حُلیہ
سرپٹ : بہت تیز
ظرافت : مذاق، ہنسی
فقط : صرف، محض
فی الفور : فوراً
فَبِہا : کافی، بس
کاری : نشانے پر، درست
کرخت : سخت، کُھردرا
کوس : فاصلے کا پیمانہ
کُجا : کہاں
گونج دار : اونچے، رُعب والے انداز سے

لجاجت : منت، خوشامد کے ساتھ
مستعدی : ہوشیاری، پھرتی
ملبوس : لباس، پہنے ہوئے
نمودار : ظاہر
نیام : تلوار کا خول، جس میں تلوار رکھی جاتی ہے
وُزرا : وزیر کی جمع، حکومت کا نمایندہ
ہیئت : شکل، وضع قطع

۲۱۔ خواتین کا مقام اور ان کے حقوق

سپوت : لائق بیٹا
متعصّبانہ : مخالفانہ، جانب داری والا
مرکوز : ایک نقطے پر جمع کیا ہوا
خاک میں ملانا: ناکام کر دینا
آہنی عزم : پکا ارادہ
بامِ عروج پر : ترقی کی بلند سطح پر
معتمد : جس پر پورا اعتماد ہو
تہلکہ مچانا : ہلچل مچانا
دوش بدوش : ساتھ ساتھ کام کرنا
تعینات : فرائض ادا کرنے پر مقرر
زیرِ کفالت : پرورش کے لیے نگرانی میں
دور اندیش : مستقبل کے بارے میں شعور رکھنے والا
دستگیری : مدد، حمایت
شفاعت : گناہوں کی معافی کی سفارش کرنا

۲۲۔ گرلز گائیڈ

اِختصار : مختصر
اراکین : رُکن کی جمع، ممبر
اِلہامی : نازل کیا ہوا، غیبی
بلاتفریق : کسی بھی فرق اور امتیاز کے بغیر
تحسین : تعریف
خود مختار : اپنی مرضی کا مالک، آزاد
مشاورت : مشورہ، صلاح
نظرِ ثانی : دوبارہ غور کرنا

۲۳۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

سرِّ نہاں : پوشیدہ راز
فِساں : تلوار تیز کرنے کی سان یا آلہ
زُنّاری : گلے میں دھاگے ڈالنے والا (مراد تو ہم پرستی کرنے والا)
متاع : دولت
فصلِ گل : بہار کا موسم
پیوند : جوڑ، الفاظ کی بندش، جوڑ لگانا

۲۴۔ مناظرِ پاکستان

آمیزش : ملاوٹ، مِلا ہوا
بتدریج : درجہ بدرجہ، آہستہ آہستہ، ایک ایک کرکے
چشم دید : آنکھوں دیکھا
حدِّ نظر : نظر آنے کی آخری حد تک
سیّاحت : گھومنا پھرنا، سیر، سفر
قابلِ دید : دیکھنے کے قابل
گرویدہ : کسی چیز کو بہت زیادہ پسند کرنے والا
متحیّر : حیرت میں مبتلا، حیران
مشاہدات : مشاہدے کی جمع، نہایت غور سے دیکھنا

۲۵۔ ریل کہانی

پنشن : ریٹائر ہونے کے بعد ملنے والی ماہانہ رقم
حمل : اُٹھانا
ذرائع : ذریعے کی جمع، واسطہ، وسیلہ
ضامن : ضمانت دینے والا، ذمہ دار، جواب دہ
ضُعفِ عمر : عمر کا بڑھ جانا، ضعیف ہو جانا، کمزوری
فروغ ملنا : پھیلنا، بڑھنا
مال بردار : سامان لے جانے والی/ والا
معاشرت : معاشرتی نظام، مِل کے رہنے کے آداب
نَقل : ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا
یگانگت : اِتفاق، محبت، ایک ہونا

۲۶۔ آگہی

اسرار و رموز : بھید اور پوشیدہ باتیں
وضع دار : ظاہری شکل و صورت بہتر رکھنے والا
نفاست : صفائی اور ترتیب
جانبر نہ ہونا : زندہ نہ رہ سکنا
تفکر : فکرمندی، پریشانی
استفسار : پوچھ گچھ
خندہ پیشانی سے : خوشی خوشی

۲۷۔ ننھا مجاہد

شجاعت : بہادری
نظر انداز کرنا : توجہ نہ کرنا، ناپسند کرنا
داستان : قصہ، کہانی
خراجِ تحسین ادا کرنا : (محاورہ) داد دینا، تعریف کرنا